فہرست مضامین

تمہید

ہندوستان میں جیسے جیسے تعلیم ترقی کرتی جاتی ہے لوگونکا رجحان پولٹکس کیجانب بڑہتا جاتا ہے اور ہندوستانمیں جسقدر مختلف قومیں آباد ہیں وہ یکے بعد دیگرے پولٹکس کیطرف متوجہ ہوکر اپنی بیداری کا ثبوت دینے میں کوشاں نظر آرہے ہیں۔ اس حالت کو دیکھکر اگر یہ غلط فہمی واقع ہو تو کچھہ بعید نہیں ہے کہ پولیٹکل سائنس کی نعمت انگریزی تعلیم کی بدولت ہندوستان کو نصیب ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلے ہندوستانکے باشندے اس سے بالکل ہی محروم اور پولٹکس کے مَالہٗ وماعلیہ سے مطلقاً ناواقف اور نابلد تھے۔ جو لوگ مغربی تعلیم حاصل کرنیکی کوشش میں منہمک ہیں اور جنہوں نے انکھیں کھولنے کے ساتھہ ہی اپنے ہاتھہ میں انگریزی زبان کی پرائمر دیکھی ہے جنکی زبان۔ جنکی معاشرت اور جنکی قومیت تک انگریزی میں جذب ہو رہی ہے۔ جن کو اپنی قومی روایات اور کھوئی ہوئی قومی عظمت کی کچھہ بھی خبر نہیں ہے وہ اگر اس غلطی پر جمے رہیں تو قابل معافی ہیں تاہم ضرورت اسکی پائی جاتی ہے کہ ہم ان کو قابل معافی سمجھہ کر ویسے ہی نہ چھوڑدیں بلکہ ہم سے جہانتک ہوسکے اُنکے سامنے آریہ ورت کے اُنکے خزانوں سے جو ان کی آنکھوں سے اولوپ ہیں۔ راج نیتی (پولٹکس) کے انمول جواہر کو چنکر رکھیں اور ان کو دکھائیں کہ باوجود اتنے ہزار برس گزرنیکے بھی انکی چمک دمک میں فرق آنا تو کیا معنی گرد وغبار تک بھی انکو چھونے نہیں پایا ہے۔ جو آب و تاب انمیں اُسوقت تھی جبکہ بھیشم پتامہ اور نارد مُنی نے اُنکو ایک سلک میں پرو کر انکا مالا راجہ یودہشٹر (دہرم راجہ) کے زیب گلو کیا تھا وہی آب و تاب انمیں اسوقت بھی ہے اور ہزارہا سال گزرنے پر بھی انسے صداقت اور واقفیت کی شعاعیں اُسطرح نکلرہی ہیں جسطرح کہ راجہ یودہشٹر کے عہد فرمانروائی میں نکلکر انہوں نے آریہ ورت کو چار چاند لگا دئے تہے۔ اگر ان اصول حکمرانی کو انکی قدامت کے لحاظ سے موجودہ پولٹکس یا سیاست مدن کا ماخذ سمجھا جائے تو شاید خلاف واقعہ نہ ہوگا۔

آریہ ورت کی تہذیب اُن ممالک کی تہذیب سے بہت پہلے کی ہے جو تہذیب کی روشنی کے آفتاب بنے ہوئے آج تمام دنیا کو تہذیب شایستگی کی روشنی سے منور کر رہے ہیں لیکن بمصداق "الفضل للمتقدم" مخزن تہذیب و شایستگی ہونے کے لحاظ ان سب پر برتری آریہ ورت ہی کو حاصل ہے۔

اس برتری حاصل ہونے پر بھی جو لوگ اپنی غفلت و لاپروائی سے اپنی نظروں میں آریہ ورت کی کسی قسم کی وقعت و عظمت نہیں رکھتے ہیں اُسکا (دوش) خود اُنپر ہے۔

پولٹکس یا سیاست مدن سے جو لوگ ابھی ناموں سے واقف ہوئے ہیں وہ بھلا کیا جان سکتے ہیں کہ آریہ ورت میں یہ سائنس ایسے ہزارہا سال قبل راج نیتی کے نام سے شہرت پا چکی ہے۔ اس مختصر سے رسالہ میں ہمنے مہابھارت جیسے اُس معرکتہ الآرا کتاب سے جسکے ترجمے دنیا کی اکثر زبانوں میں ہو چکے ہیں راج نیتی کے وہ اُصول جمع کئے ہیں جو آج سے پانچ ہزار برس پہلے مہابھارت کی جنگ عظیم کے خاتمہ پر راجہ یودہشٹر کے تخت نشین ہونے کے وقت آخری استدعا پر آریہ ورت کے نامی گرامی جرنیل اور نہ صرف جرنیل بلکہ حکیم، مدبر یعنے بھیشم پتامہ نے تیروں کی سیج پر زخموں سے لہولہان چت لیٹے ہوئے اور نارد جی مہاراج نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان کئے تھے اور جو انکی زبان سے نکلکر راجہ یودہشٹر کے صفحہ دل پر اسطرح مرتسم ہوگئے تھے جسطرح آجکل پتھر کے چھاپہ سے صفحہ کاغذ پر حروف مرتسم ہوتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ اور جنکو راجہ یودہشٹر نے اپنا دستور العمل قرار دیکر ملک رانی اور جہانبانی میں وہ شہرت اور عظمت حاصل کی تھی کہ دنیا کے کسی بادشاہ کو شاذ و نادر ہی نصیب ہوتی ہے۔

۱۵ آبان ۱۳۲۲ ف
حسینی علم
حیدرآباد دکن

خاکسار
مانک راؤ

بھیشم پتامہ کی زندگی کے مختصر حالات

بھیشم - راجہ شانتنو والئی ہستناپور کا بڑا لڑکا گنگا کے بطن سے تہا - اسلئے اسکے نام شانتنو گا نگینہ - اور ندیج یعنے دریا سے پیدا شدہ ہیں - جب اسکی والدہ گنگا بباعث عہد شکنی کے ناراض ہو کر راجہ سے چلی گئی اُسوقت اسکا باپ یعنے راجہ بوڑہا تہا - اور اس نے جوان خوبصورت عورت مسماۃ ستیہ وتی سے شادی کرنی چاہی - اسکے والدین نے شادی کر دینے سے بدیں وجہ انکار کیا کہ راجہ کے بعد بھیشم وارث تاج و تخت ہوگا - اگر ستیہ وتی کی اولاد ہوئی تو وہ محروم از تخت رہیگی - تب بھیشم نے یہ اقرار کیا تہا کہ میں باپ کے بعد راج کا مالک نہ بنونگا - بلکہ میرے بہائی جو کہ میرے سوتیلی والدہ ستیہ وتی کے بطن سے تولد ہونگے مالک تاج و تخت ہونگے - سوائے ازیں میں شادی بہی نکرونگا - یہ اقرار اُسنے صرف باپ کی خواہش پورا کرنے کے لئے کیا تہا - پس شانتنو نے ستیہ وتی سے بیاہ کر لیا اور اس سے دو لڑکے پیدا ہوئے - ایک چترانگد - دوسرا - وچتر ویریہ - اسلئے اسنے بعد مرنے باپ کے اپنے سوتیلے بہائی چترانگد کو راج تلک دیا - جب وہ ایک لڑائی میں مارا گیا - تب اسکے چہوٹے بہائی وچتر ویریہ کو تخت سلطنت پر بٹہلایا - اور خود بھیشم بطور سربراہ اور اتالیق کے کاروبار کرنے لگا - اور اسکے واسطے راجہ کاشی کی تین لڑکیاں سویمبر میں سے جیت لایا - ایک ان میں سے مسماۃ امبا چلی گئی - اور دونوں امبکا اور امبالکا کا بیاہ وچتر ویریہ سے کر دیا - جب وہ بہی جوان مر گیا - اور رانی سوتیلی والدہ ستیہ وتی کو کہا کہ میں اپنے وعدہ کو ایفا کرنے کے خاطر نہ بیاہ کرونگا اور نہ سلطنت لونگا - پس وچتر ویریہ کے دو لڑکے پانڈو دہرا شٹر تہے بھیشم نے ان دونوں کی پرورش اور تعلیم بخوبی کی - اور ہستناپور میں بطور انکے قایم مقام کے حکومت کرتا رہا - انکی اولاد کورو اور پانڈو کے نام سے مشہور ہوئی - انکی خبرگیری

کرتا رہا۔ جسوقت ہر دو فریق کے درمیان نفاق پیدا ہو رہا تھا۔ تو یہ دونوں کو صلح کا مشورہ دیتا تھا۔ جنگ مہابھارت کے شروع ہونے پر یہ دہرتراشٹر کی اولاد کورو کا طرفدار ہوا اور اُنہوں نے کل فوج کا سپہ سالار اس کو قایم کیا۔ جنگ کے خطرات کم اور آسان کرنے کو اسنے قوانین مرتب کیے اور قسم کہا کر کہا کہ مجھکو ارجن کے مقابل نہ لڑانا۔ لڑائی کے دسویں روز دریودہن سے جگائی ہوئی نے ارجن پر حملہ کیا۔ شکھنڈن کے ہاتھ سے سخت زخمی ہوا۔ ارجن کے بیشمار تیروں سے اس کا جسم چھیدا گیا۔ یہاں تک کہ اسکے جسم پر دو انگل جگہ سوائے زخموں کے دکھلائی نہ دیتے تھے جسوقت رتھ سے نیچے گر پڑا۔ تب تیروں کو کھڑا کر کے اُنپر اُسکو سلایا گیا۔ گویا کہ برچھیوں کے پلنگ پر سویا ہوا تھا۔ اُس کو مہلک زخم لگے تھے تاہم اس میں اسقدر طاقت تھی کہ وقت مرگ کا منتظر بمستقل مزاجی رہا۔ اسی حالت میں اٹھاون یوم گذر گئے۔ اور اس عرصہ میں عمدہ اور نصایح آمیز گفتگو کرتا رہا بھیشم اپنے ایام زندگی میں ایماندار۔ اور عابد بنا رہا اسکے یہ نام تھے (۱) تال کیتو (۲) ترتہجہو یعنے کہجور کا علم۔ مہابھارت میں بھیشم پرب کے نام ایک خاص پرب ہے اوسمیں آپ کے مفصل حالات درج ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اوم

باب (۱)

آئین حکمرانی کے متعلق راجہ یودھشٹر کو بھیشم پتامہ کی نصیحت

ویشم پاین بیان کرتے ہیں کہ راجہ یودھشٹر سری کرشن جی مہاراج اور بھیشم پتامہ کے ودیس ہوئے اور دوسرے واجب التعظیم بزرگوں سے اجازت حاصل کرکے بھیشم پتامہ سے آئین حکمرانی کے متعلق سوال کرنا شروع کئے۔

یودھشٹر "اے جہاں پناہ بزرگان دین کا خیال ہے کہ آئین حکمرانی کا مرتبہ نہایت اعلیٰ اور عالم کی بہبودی کا اصلی جوہر ہے۔ اسلئے اے پتامہ ان آئین حکمرانی کے اہم اصول سے مجھکو آگاہ کیجئے دھرم ارتھ اور کام ان تینوں کا شمار انہیں آئین حکمرانی میں ہے اور تمام موکش دھرم بھی انہیں صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ روک پیدا کرنے کے لیے جسطرح گھوڑے کو لگام اور ہاتھی کو آنکس کی ضرورت ہوا کرتی ہے اسیطرح عام لوگوں کے ناجائز عادات واطوار کی روک تھام کے لئے سوائے آئین حکمرانی کے کوئی اور ذریعہ نہیں ہوسکتا جس آئین حکمرانی سے راج رشی نفع حاصل کر چکے ہیں اگر اُن سے عام لوگ بیخبر رہیں تو اونہیں کسی قسم کے اعتدال کی حالت باقی نہ رہیگی۔ اور عالمگیر خرابی برپا ہوگی آفتاب کے طلوع ہونیسے جسطرح اسکی منور ہونیوالی شعائیں منحوس تاریکی کو دفع کر دیتی ہیں اسیطرح نیک طریقہ بتانے والے آئین حکومت اون برائیوں کو رفع کر دیتے ہیں۔ اسلئے سب سے پہلے آپ مجھکو آئین حکمرانی سے

آگاہ کیجئے۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دینی طریقہ میں آپکا اعلیٰ رتبہ ہے اور سری کشن جی مہاراج کو بھی اسکا اعتراف ہے۔ اسلئے آئین حکمرانی کے اوس افضل طریقے سے آپ ہم سب کو واقف کیجئے۔

بھیشم پتامہ "تمام مخلوق کے خالق بھگوان سری کشن جی مہاراج اور برہمن (خدا رسیدہ بزرگ) کو نمسکار کرکے دوامی طور پر قایم رہنے والے آئین حکمرانی کو میں بیان کرتا ہوں۔ اے یودھشٹر جن آئین حکمرانی کو میں بیان کرنا شروع کرتا ہوں وہ اور اونکے علاوہ اور جو کچھ سننے کی تیری خواہش ہو اوسکو ابتدا سے آخر تک طہارت کیساتھ سن! سب سے پہلے فرمانروا کو لازم ہے کہ تمام دیوتا اور برہمنوں (خدا رسیدہ بزرگوں) کی نسبت نیک خیال پیدا ہوں۔ اس ارادے سے اپنے دینی احکام کے مطابق عمل رکھے۔ اور اس طریق سے دیوتا اور برہمن (خدا رسیدہ بزرگ) کی خدمت بجالانے سے انسان دینی فرائض کے قرضہ سے سبکدوشی حاصل کرتا ہے۔ اور عام لوگ بھی اوسکو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اے یودھشٹر تو ہمیشہ ہر ایک کام میں دلی ارادہ کیساتھ کوشش کیا کر اور چونکہ اسکے بغیر فرمانروا کے طالع نفع بخش نہیں ہوسکتے۔ مقسوم اور کام کا کرنا ان دونوں کا مساوی مرتبہ ہے۔ تاہم بہ نسبت مقسوم پر شاکر ہونے کے کام کرنا نہایت اعلیٰ درجہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور کام کرنے والا کاہل الوجود اور حیلہ ساز سمجھا جاتا ہے" ہمارے مقسوم میں یہی لکھا ہے۔ "حیلہ جو را بہانہ بسیار" یہ بات قرار دیکر وہ الزام سے بری ہونا چاہتا ہے۔ لیکن تیرے کام میں چاہے جسقدر دقتیں حایل ہوں۔ تو اس سے ہراساں نہو اور ہمیشہ کوشش کیا کر۔ اور اسطرح کوشش کرنا اعلیٰ درجہ کی آئین حکمرانی میں داخل ہے فرمانروا کو اپنے مقصد میں کامیاب کرنیوالی سوائے سچائی کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر فرمانروا راستی پسند ہے تو وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ خوش و خرم رہتا ہے۔ اے شاہوں کے سرتاج سچائی رو شنیوں کا اعلیٰ خزانہ ہے۔ اور علیٰ ہذا فرمانروا کیلئے بھی سچائی کے مانند دوسرا قابل اعتبار کوئی طریقہ نہیں ہے دانشمند، نیک سیرت، نفس امارہ پر قابو رکھنے والا، رحم دل، پابند عقائد، مجرد، خندہ رو اور فیاض دل ان صفات سے موصوف شخص کسی حالت میں مفلس نہیں ہوسکتا۔ اے راجہ تو ہر ایک کام میں سیدھا طریقہ

اختیار کر؟ اپنے عیوب کو پوشیدہ رکھنا ۔ دوسرونکے عیوب ظاہر کرنا ۔ اپنے افعال اور منتر پوشیدہ رکھنا
ان تینوں باتوں پر اخلاقی نظر سے غور کرتے وقت راستی کا طریقہ اختیار نکر؟ فرمانروا اگر رحم دل ہے تو لوگ
اوسپر اپنا سکہ جماتے ہیں ۔ اور وہ سخت مزاج ہو تو اوس سے لوگ ناراض ہوتے ہیں ۔ اسلئے تو نرمی اور سختی
دونوں طریقوں کو اعتدال کیساتھ اختیار کر ۔ اے فیاض دل راجہ ۔ برہمن (خدارسیدہ بزرگ) دنیا میں
پربرہم نا ہے ۔ اسلئے تو انہیں سزا ندیا کر ۔ چھتری دہرم کے بارہ میں مہاتما منو مہاراج نے دو اشلوک
بیان کئے ہیں ۔ جنکا مطلب یہ ہے ۔ اوسکو ذہن میں رکھہ" پانی سے آگ ۔ برہمن سے چھتری ۔ پتھر سے
لوہا پیدا ہوتا ہے ۔ اور ان تینونکا جزو ایک دوسرے میں شامل ہے ۔ اور وہ جنمیں سے پیدا ہوتے ہیں
اُنہیں میں شامل ہو جاتے ہیں ۔ اسلئے اگر لوہا پتھر پر ۔ آگ پانی پر ضرب لگائے اور چھتری برہمن
(خدارسیدہ بزرگ) سے مخالفت شروع کرے تو وہ مذکورالصدر لوہے وغیرہ کی طرح خراب اور برباد ہو جاویگا
اسلئے اے راجہ تو ان باتونکو پیش نظر رکھکر برہمن (خدارسیدہ بزرگ) کی عزت اور وقعت کیا کر ۔ اگر
فرمانروا اُنکی عزت و وقعت کیا کریں تو وہ خدارسیدہ بزرگ تمام عالم کی محافظت کرینگے ۔ علی ہذا اے راجہ
وہ بدکار جو انسان کی دنیا اور آخرت کو برباد کرنیوالے ہوتے ہیں ۔ اونکی مشکیں کسکر سزا دیا کر ۔ اے
جہانپناہ ۔ زمانہ سابق میں مہارشی شکر اچاریہ دو اشلوک بیان کئے ہیں ۔ جنکا مطلب یہ ہے
اوسکو غور کیساتھ سن" آئین حکمرانی کا لحاظ رکھنے والے فرمانروا کو لازم ہے کہ اگر کوئی باوجود علم تصوف
میں کامل ہونیکے بھی مسلح ہو کر جنگ کرنے پر آمادہ ہو جاوے تو اوسکو سزا دینا چاہئے" اگر اپنے مذہب کی تباہی
اور بربادی ہوتی ہو تو ایسے حالت میں اُسکی حفاظت کرنیوالا آئین حکمرانی کی رو سے مذہب کا محافظ کہلائیگا
اگر دوسری نظر سے اسپر غور کیا جائے تو اس قسم کا محافظ مذہب کو برباد کرنیوالا نہیں کہا جا سکتا ۔ قاعدہ ہے
کہ غصہ ہی سے غصہ مٹا جاتا ہے ۔ مگر اے راجہ باوجود ان تمام حالتونکے بھی اگر برہمن (خدارسیدہ بزرگ)
سے اس قسم کی کوئی غلطی سرزد ہو جاوے تو اوسکو معاف کرنا ضروری ہے ۔ اگر وہ قصور مند ثابت ہوں تو انہیں
اپنے حدود سے خارج کر دینا کافی ہے ۔ خواہ صحیح ہو یا غلط اگر کسی قسم کا الزام بھی لوگ اُنپر قایم کریں تو
اونکے ساتھ رحم کا برتاؤ کرنا چاہئے ۔ خدارسیدہ بزرگونکا قتل کرنا، مرشد، اُستاد، اور آقا کی بیوی کیساتھ

ناجائز تعلقات رکھنا۔ استقرار حمل اور بچہ کی جان لینا۔ حاکم وقت سے مخالفت کرنا وغیرہ وغیرہ کا اگر کسی
برہمن (خدا رسیدہ بزرگ) سے قصور سرزد ہو جائے تو خارج البلد کر دینا چاہئے۔ جسمانی سزا دینا کسی حالت میں
بھی مناسب نہ ہوگا۔ عام لوگوں کی دلی محبت اور عقیدت حاصل کرنے سے سوا فرمانروا کے لئے کوئی اور مستحکم حصار
نہیں ہو سکتا۔ اے راجہ عالمانہ نظر سے جو چھ قسم کے قلعے قائم کئے گئے ہیں منجملہ انکے انسان کی دلی محبت
کا قلعہ تعمیر کرنا نہایت مشکل کام سمجھا جاتا ہے اسلئے لائق فرمانروا کو لازم ہے کہ چاروں فرقوں پر ہمیشہ نظر عنایت
رکھا کرے۔ اگر فرمانروا رحمدل اور راست گو ہے تو رعایا اُس سے خوش وخرم رہتی ہے۔ لیکن اے میرے عزیز
تو ہمیشہ اور ہر کام میں صرف رحم ہی سے کام نہ لیا کر۔ متحمل مزاج ہاتھی کیطرح فرمانروا کا بھی ہمیشہ رحیم بنا رہنا انصاف
کے بالکل خلاف ہے۔ اے راجہ اسکی نسبت زمانہ سابق میں برہسپتی نے بیان کئے ہیں جنکو شاستر میں اشلوک بیان کیا گیا ہے
جسکا مطلب میں تجھ سے بیان کرتا ہوں سن لے "اگر فرمانروا ہمیشہ ماتحتین کے قصور کو برداشت کرتا ہے
تو نہایت ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اوس حاکم کی بیعزتی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ صرف اسی پر منحصر نہیں بلکہ
ہاتھی کی گردن پر سوار ہونیوالے مہاوت کیطرح وہ فرمانروا کے سر پر سوار ہونیکے خواہشمند ہوتے ہیں" اسلئے
حاکم کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اعتدال کا برتاؤ رکھے۔ اے راجہ ذاتی مشاہدے اور قاعدہ کے مطابق
ہر ایک کی نسبت اس بات کا اچھی طرح امتحان کر لیا کر کہ کون اپنا اور کون پرایا ہے؟ تو تمام بری عادات
کو ترک کر دے۔ دشمن کو شکست دینے کے کام میں ہمیشہ شجاع اور بہادر کو مقرر کرنا چاہئے۔ بری عادات
میں گھرا ہوا فرمانروا عام لوگوں کی نظر میں ہمیشہ نفرین کے قابل ہوتا ہے۔ فرمانروا کو لازم ہے کہ جسطرح
حاملہ عورت حسب دلخواہ عمل کرنیوالے خاوند کی مرضی کا کوئی پاس ولحاظ نکرتے ہوئے اپنے حمل کے بچاؤ
کے لئے جو بات مفید ہوتی ہے وہی کیا کرتی ہے۔ اسی طرح شاستر کے مطابق عمل رکھنے والے فرمانروا
کو بھی حسب بیان صدر اپنا عمل درست رکھنا چاہئے۔ جو شخص اپنی ذات کے لئے مفید ہے اوسکو ترک کرکے
جو باتیں مفید خلایق ہوں اُنہیں کو اختیار کرنا چاہئے۔ اے راجہ تو کسی وقت اپنی حرکات کو ہاتھ سے
نہ دے۔ جو فرمانروا جری اور قصورمند کو انصاف کیساتھ سزا دینے کے کام میں بے لوث ہوتا ہے اوسکو
کسیطرح کا خوف نہیں ہے۔ اے راجہ تو اپنے ملازمین کیساتھ زاید ہنسی مذاق نہ کیا کر۔ اس سے کون

کون نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ اسکو میں بیان کرتا ہوں جن لئے ماتحتین کیساتھ زیادہ ارتباط رکھنے کے
باعث وہ لوگ اپنے آقا کے مرتبہ کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کرتے بلکہ اُن سے گستاخانہ پیش آتے ہیں۔ اُن کے
حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاتے ہیں۔ اگر اُنہیں کسی کام کی پروا نہ کرنا چاہیں تو وہ ٹال
جانے کے لئے عذر و حیلہ پیش کرتے ہیں۔ راز کے معاملات کی نسبت سوال کر بیٹھتے ہیں جن چیزوں کا
مانگنا مناسب نہیں اونکو مانگتے ہیں۔ آقا کے خاصہ میں داخل ہونیوالی اشیاء کو خود اپنا لقمہ بناتے ہیں
اور آواز ے کستے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آقا ہر طرح انکی ہر طرح پرورش کرتا ہے۔ پھر بھی وہ ذرا ذراسی بات
پر برہم ہوتے ہیں۔ رشوت لیکر یا مکر و فریب کرکے کام میں اولجھن پیدا کر دیتے ہیں۔ جعلی احکامات
تیار کرکے رئیس کے تمام علاقہ جات کی رعایا کو تنگ کرتے ہیں۔ سازش کا بازار گرم کرتے ہیں۔ محلات مبارک
پر جو محافظ مقرر کئے جاتے ہیں اون سے وہ روابط اور یگانگت پیدا کرتے ہیں۔ رئیس اپنے شان کے
لحاظ سے جس قسم کا لباس پہنتا ہے وہ لوگ بھی اوسی قسم کا لباس پہننا شروع کرتے ہیں۔ حاکم کے قریب
تھوکتے اور ٹھٹھے کرتے ہیں اور آقا کیطرح اپنا لب ولہجہ بناتے ہیں۔ اگر آقا زیادہ رحم دل اور مذاق
پسند ہے تو ماشاء اللہ پھر تو وہ لوگ اوسکی مرضی کی کوئی پروا ہی نہیں کرتے بلکہ بلا اجازت اوس کے
ہاتھی گھوڑے اور دوسری قسم کی سواریوں اور اشیاء کو حسب لخواہ اپنے تصرف میں لاتے ہیں وہ
حاکم سے و بدو کہہ دیتے ہیں کہ آپ سے یہ کام ہونا محال ہے اور آپکی یہ کوشش ٹھیک نہیں ہے اسطرح
وہ ساوی مرتبہ والے کی مانند گفتگو کرتے ہیں۔ اور اگر حاکم خفا ہوجائے تو وہ بلا لحاظ خفگی ہنس دیتے
ہیں۔ اور عزت وقعت کرنے پر بھی وہ خوش نہیں ہوتے۔ اگر اونکے آپس میں کوئی خلش پیدا ہو تو وہ
ایک دوسرے کو شکست دینے کے لئے ہمیشہ تاک میں لگے رہتے ہیں۔ راز کے باتونکو فاش کرتے ہیں۔ آقا کی
برائیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اوسکے حکم دئے ہوئے کام کو لاپروائی اور ایام گزاری کے ساتھ ادا کرتے ہیں
زیورات پہننے' کھانا کھانے' حمام اور خوشبویات وغیرہ کے ملنے میں وہ آقا کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ اور
کسی قسم کی گفتگو کو باوجود اُسکے کہ حاکم خود سن رہا ہو وہ بیخوف رہتے ہیں اور اپنے ذمہ داری کی
خدمات کی شکایت کرتے ہیں۔ اور اونکو وہ اپنی مرضی سے چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ مقررہ تنخواہ سے خوش

نہیں رہتے۔ حاکم کے خزانہ میں داخل ہونیوالے رقومات کو اپنے تصرف میں لاتے ہیں جسطرح کل کے بنے ہوئے کٹھپتلے کو کھلاڑی اپنی مرضی کے موافق نچا سکتا ہے۔ اوسیطرح ایسے لوگ اپنے قابو میں آ جیسے ہوئے آقا کو جسطرح چاہتے ہیں نچاتے ہیں اور وہ عام لوگوں میں بیان کرتے ہیں کہ حاکم ہمارے قابو میں ہے۔ اسلئے اے راجہ یودھشٹر[2] مذاق پسند اور نرم دل ہونے پر مذکورالصدر کے علاوہ اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

باب (۳)

آئین حکمرانی

بھیشم پتامہ بیان کرتے ہیں "اے راجہ یودھشٹر[3] فرمانروا کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ کام میں مصروف رہا کرے۔ عورت کیطرح بیکار بیٹھنا اوسے زیبا نہیں ہے۔ اسبارے میں بھگوان شکراچاریہ نے جو اشلوک کہا ہے۔ اوسکے مطلب کو میں بیان کرتا ہوں دلی اطمینان کیساتھ سن لے" بل میں غراتے ہوئے پڑے رہنے والے جانور کو جسطرح سانپ اپنا لقمہ بنا لیتا ہے اوسی طرح دشمن سے مقابلہ نکرنے والے حکمران اور سیاحت (تیرتھ جاترا) نکرنے والے برہمن کو بھی دنیا اپنا شکار بنا لیتی ہے۔" اے راجہ تو اس شلوک کے مطلب کو یاد رکھ۔ اور جس سے صلح کرنا مناسب ہے اوس سے صلح کر اور جس سے جنگ کرنا مناسب ہے اوس سے جنگ کر۔ رئیس۔ مشیر مملکت۔ خیر خواہ۔ فصیل۔ قلعہ۔ سلطنت۔ اور فوج ان سات میں سے کسی ایک کے لئے بھی اگر کوئی مخالفانہ برتاؤ کرے تو وہ خواہ پیر و مرشد ہی ہو یا عزیز دوست اُسے قتل کر دینا چاہئے۔ اے راجہ زمانہ سابق میں برہسپتی[12] نے راجہ مروت[13] کو اجازت دینے کے بعد ایک قدیم اشلوک بیان کیا ہے جسکا مطلب یہ ہے "جو فرض ادا کرنیکے قابل ہو اوسکو ادا نکرے۔ اور جو نہ ادا کرنیکے قابل ہو اوسکو ادا کرے۔ جاہل مطلق۔ اور بدروش۔ اس قسم کے

پیر و مرشد کو بھی دوامی طور پر سزا دینا چاہیئے" **اسنجز** نامی راجکمار باشندگان شہر کے بچوں کو دریائے **سرجو**[14] میں غرق کر دیا کرتا تھا اسلیئے اوسکے والد **ساگر راجہ**[15] نے اوس راجکمار کو اپنی فرزندی سے عاق کر دیا اور اسکے سوا بہت کچھہ لعنت و ملامت کر کے اپنی سلطنت سے نکال باہر کیا۔ بڑے تپسی **شیوت کیتو**[16] کو ایک برہمن (خدا رسیدہ بزرگ) کے ساتھہ راستی کے خلاف برتاؤ کرنیکے باعث اوسکے محترم والد **اوداّلک**[17] **موُنی** نے بھی عاق کر دیا تھا" رعایا کو خوش و خرم رکھنا۔ راستی کی مخالفت نکرنا۔ اور کاروبار میں سیدھا طریقہ برتنا ہی فرمانروا کا قدیم طریقہ ہے۔ دوسروںکے مال و متاع کی تباہی نہونے دے۔ موقع اور محل دیکھکر خیر خیرات کرے۔ بہادر۔ راست گو۔ رحم دل۔ حد اعتدال سے تجاوز نکرنے والا۔ آزادمنش۔ غصہ کو قابو میں رکھنے والا۔ علمی طریقہ سے اصول قایم کر چکا ہوا۔ دہرم ارتھہ۔ کام اور موکش۔ ان چاروں (پورشارتھ) میں ہمیشہ مشغول رہا ہوا۔ اور د سابق میں بیان کر چکی ہوئی) تینوں باتوںکی نسبت پوشیدہ طور پر رد و قدح کرنے والا۔ ان صفات سے جو موصوف ہوگا وہی حکمراں بننے کے قابل سمجھا جائیگا۔ اپنے زیر اثر رعایا کی محافظت نکرنا اس سے بڑھکر حکمراں کے لیئے اور کوئی گناہ نہیں ہے۔ فرمانروا کو لازم ہے کہ برہمن (خدا رسیدہ بزرگ) چہتری بنجارا اور شودر (خدمتی) ان چاروں فرقوںکی محافظت کرے۔ مذہبی طریقہ میں خرابی برپا ہونے دینا قدامت سے فرمانروا کے فرض میں داخل ہے۔ حکمراں کسی پر اعتبار نرکہے۔ اگر بالفرض رکھنا بھی جائے تو ضرورت سے زائد نہو۔ صلح کرنا۔ زائد تعلقات نرکھنا ان باتوںکی نسبت تجربہ کیا تہ اوسکی بھلائی اور برائی کے بارہمیں ہمیشہ عقل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ ہمیشہ دشمن کی غلطیوں پر نظر رکھنے والا دہرم ارتھہ اور کام ان تین پرشارتھہ کے اصول سے واقفیت حاصل کر چکا ہوا مخبروں کا انتظام رکھنے والا۔ رشوت کے طور پر مال دولت وغیرہ دیکر مخالفین کیطرفداروں کو اپنے جانب ہموار کرنیوالا۔ دولت کیجمع کرنے میں مصروف رعایا کی نسبت قانون مرتب کرنے اور دولت کو فراہم کرنے کے بارے میں قریب قریب **کوبیر**[18] اور **جم**[19] کا ہمعصر۔ اپنے اور مخالف کے وزیر سلطنت۔ قلعہ۔ فصیل اور فوج کے حالات کے متعلق رفتہ رفتہ اوسکے عروج و زوال

کے باعث ہونیوالی مذکورالصدر دس باتونکے نسبت کافی علم رکھنے والا جو حکمران ہوتا ہے اوسکی ہمیشہ
ثنا و صفت کیجاتی ہے۔ جبکی گذر اوقات نہوتی ہو فرمانروا کیجانب سے اسکی پرورش ہوا کرے۔ اور جسکی
پرورش ہوتی ہو اوسکا خبر گیراں رہے۔ ہمیشہ بشاش رہا کرے۔ اور کسیقدر خندہ پیشانی کے ساتھ
گفتگو کیا کرے عمر رسیدہ بزرگونکی اطاعت بجالاتا رہے۔ کاہلی ترک کرے۔ زاید حریص نہ بنے بزرگان
دین کی عادات و اطوار پر نظر رکھا کرے۔ اگر کوئی اپنی خدمت بجالائے تو اوس سے خوش ہوا کرے
عام کی نظروںمیں جو لباس خوشنما معلوم ہوتا ہو اوسی قسم کا لباس اختیار کرے۔ کسی وقت اور کسی
حالت میں بھی بزرگان دین سے دولت نہ لیا کرے۔ بدکاروں سے کچھ لے۔ خدارسیدہ نیک بزرگو
صرف خیرات (دان) دے۔ مال کا لینا اور خیرات کرنا یہ فرض اپنی ذاتی نگرانی سے ادا کرے
اور مناسب و موزوں موقع دیکھکر خیرات کرے۔ اپنے دلپر قابو رکھے۔ اعلی درجہ کی فوج رکھے۔ رعایا راحت
کا خط اٹھائے۔ اور اپنا چال و چلن درست رکھے۔ جاہ و حشمت حاصل کئے ہوئے فرمانروا کو
چاہئے کہ وہ دلی خیرخواہ۔ دشمن کے مکر و فریب میں نہ آنے والا خاندانی۔ صحیح المزاج بزرگ اور
اونکے متعلقین وغیرہ کی ہتک نکرنے والا۔ علم دوست۔ دنیوی تجربہ کار۔ آخرت کے نسبت باخبر
رہنے والا۔ دینی احکامات کا پابند۔ پہاڑ کیطرح مستقل مزاج۔ اس قسم کے خدارسیدہ اور معاملہ فہم
شخص کو اپنا مدد و معاون بنائے۔ راحت کے حاصل کرنے میں اپنے ہمعصروں کے برابر رہے اگر اوسے
کچھ زاید رکھا جائے تو چتر اور حکومت یہی دو چیزیں ہونا چاہئیں۔ دنیا اور آخرت کی نسبت فرمانروا
کا چلن مساوی ہو۔ اگر اس قسم کا طریقہ رکھا جائے تو اوس فرمانروا کو دنیا میں ندامت اٹھانیکی
نوبت نہ آئیگی۔ ہر ایک کی نسبت مشکوک ہونیوالا۔ دنیا کی دولت لوٹ لینے والا۔ خراب طریقہ سے
عمل رکھنے والا۔ اس قسم کا فرمانروا عام لوگوںمیں نہ اعتبار کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ اوسکی
عزت و توقیر کیجاتی ہے۔ جس فرمانروا کے آغاز کئے ہوئے کام عمدگی کیساتھ اختتام پاتے ہوئے
نظر آتے ہیں وہی تمام فرماؤںمیں نہایت اعلی درجہ کا شمار کیا جاتا ہے۔ جس قلمرو میں رعایا اپنے
بزرگونکے گھر میں بلا خوف و خطر پھرا کرتی ہے جبکی سلطنت یا قلمرو کے باشندوں کو اخلاق اور بدخلقی

کا علم ہوتا ہے۔ اور چور اور ڈاکو وغیرہ کے خوف سے اپنے مال و متاع کو پوشیدہ رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہی حکمران تمام فرمانرواؤں میں افضل شمار کیا جاتا ہے۔ جسکے قلمرو کی رعایا اپنے فرائض اور ضروری کام میں منہمک رہتی ہو صرف اپنی ہی ذات تک محبت کو محدود نہ رکھنے والے۔ حسب طریقہ پرورش پانے والے بیدیاری۔ سزا و جزا کو قبول کرنے والے۔ اطاعت گزار۔ غیروں کو ایذا رسانی کا ارادہ نکرنے والے۔ اور مستحقین کو خیرات دینے کے خواہشمند لوگ جو ان صفات سے موصوف ہوتے ہیں وہی سچے حکمران کہلاتے ہیں جس فرمانروا کی سلطنت میں ظاہری نمایش۔ جھوٹ۔ دغا۔ مکر و فریب اور جو دوسروں کے عروج کی نسبت حسد نہیں کرتا اوسی کو دوامی طور پر قایم رہنے والی نجات حاصل ہوتی ہے۔ دوسروں کی بہبودی کا خیال رکھنے والا۔ اور علم میں کافی دستگاہ رکھنے والا لیاقت کو وقعت کی نظر سے دیکھتا ہے جو نیک چلن اور فیاض دل ہے وہی فرمانروا حکمرانی کے قابل ہے۔ جسکے مخبروں کی باوجود اونکے ہر گشت لگانے کے بھی لوگونکو خبر نہیں ہوتی۔ اور جسکے راز کی باتوں کا دشمن کو علم نہیں ہوتا۔ وہی فرمانروا قابل حکومت ہے۔ اے راجہ زمانہ سابق میں [۲۱] **بہار گومنی** نے ایک راجہ سے **سری امچندرجی** کی زندگی کے حالات اشلوک میں بیان کئے ہیں اُنہیں کے ایک اشلوک کا مطلب یہ ہے "انسانکو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ فرمانروا کو حاصل کرے۔ بعد ازاں بیوی اور دولت۔ کیونکہ جب کسی فرمانروا کا وجود ہی نہوگا تو پھر لوگونکو بیوی کسطرح حاصل ہوگی۔ اور دولت کوئی کیونکر پیدا کریگا" جس فرمانروا کو سلطنت کی حکمرانی کرنی مقصود ہو اوسکے لئے نہایت کشادہ دلی کیساتھ رعایا کی پرورش کرنے کے سوا کوئی دوسرا مستحکم فرض نہیں ہے۔ رعایا کی پرورش عام لوگونکی زندگی کا سہارا کہلاتا ہے۔ اے راجہ اسبارے میں **پرچیت** کے لڑکے **منو مہاراج** نے آئین حکمرانی کے متعلق دو اشلوک بیان کئے ہیں جنکا مطلب یہ ہے۔ اوسکو دل لگا کر سن لیے "دریا سے گزرنے کے لئے جسطرح سوراخدار کشتی کو ترک کرنا لازم ہے۔ اوسیطرح علمی واعظ نکرنے والے عالم۔ علم حاصل نکرنے والے شاگرد۔ رعایا کا خبر گیراں نہونے والا فرمانروا۔ درشت کلام بیوی۔ آبادی میں رہنیکی آرزو کرنے والے چرواہے۔ اور ویرانی میں سکونت چاہنے والے حجام۔ اِن [۲۲] چھ کو ترک کر دینا چاہئے"۔

(۴)
باب
آئین حکمرانی کا خلاصہ

بہشم پتامہ" اے **یودھشٹر**[۲] آئین حکمرانی کے متعلق بھگوان **برہسپتی**[۲۱] نے منصفانہ طور پر بیان کیا ہے۔ اعلیٰ ہذا واجب التعظیم **شُوکر**[۱۱] اور انکے فرزند **منو مہاراج**[۵] بھگوان **بھاردواج**[۲۲] اور مُنی **گورشیر**[۲۳] آئین حکمرانی کے موجد کہلائے۔ برہمنوں (خدا رسیدہ بزرگوں) کی بہبودی چاہنے والے۔ رعایا کی فلاح و بہبود کے شایق انکی عام طور پر تعریف ہوتی ہے۔ اب میں ان طریقونکو بیان کرتا ہوں سُن لے۔ خفیہ طور پر اور ظاہر میں مخبرونکو مقرر کرنا۔ حسد و کینہ نہ رکھنا۔ موزوں اور مناسب وقت پر خیر خیرات کرنا۔ دوسرونکی اچھی باتوں پر عمل کرنا۔ ناجائز وجوہ قایم کرکے ٹیکس وغیرہ نہ لینا۔ برگزیدہ لوگونکو اپنا جلیس بنانا۔ شجاعت، مستعدی، اور راستی پر عقیدہ رکھنا، رعایا کی فلاح و بہبودی چاہنا۔ راستی یا مکر و فریب دونوں طریق سے دشمن میں نفاق پیدا کرنا۔ بوسیدہ اور شکستہ حال مندروں (خانۂ خدا) کی مرمت کرانا حسب موقع و ضرورت مالی اور جسمانی دونوں قسم کی سزا تجویز کرنا۔ برگزیدہ بزرگونکی صحبت ترک نہ کرنا۔ شریفونکی بسر اوقات کے وسایل فراہم کرنا اور جو قابل استعمال اشیاء ہوں انہیں جمع رکھنا۔ پنڈت اور علماء کا خبر گیراں رہنا۔ فوج کو ہمیشہ خوش و خرم رکھنا۔ رعایا کیساتھ اونکے مفید و مناسب برتاؤ کرنا۔ مشکل و سخت موقع پر مایوس نہ ہونا۔ حصار کو ترقی دینا۔ فصیل وغیرہ تعمیر کرکے شہر کی حفاظت کرنا، صرف محافظین کے اعتبار پر تکیہ کرکے نہ بیٹھنا۔ سلطنت کے باشندے اگر دشمن سے ملگئے ہوں تو اونسے انحراف کرنا۔ دشمن یا دوست اور جو متوسل ہوں اونکا پوری طور پر سراغ لگانا۔ تمام ملازمین میں فیمابین اتفاق و اتحاد کا انتظام رکھنا۔ دشمن کو بھی تسلی و تشفی دیتے رہنا۔ اخلاق و عادات درست رکھنا اور مذہبی طریقہ پر پابندی کیساتھ عمل کرنا۔ ہمیشہ مفید کام میں مصروف رہنا۔ دشمن کی تحقیر نہ کرنا

بدچلن لوگوں کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز کرنا یہ تمام رعایا کی پرورش کیلئے لازم ہیں۔ فرمانرواؤں کے ہمیشہ
کام میں مشغول رہنے کے بارے میں جو برہسپتی[14] نے بیان کیا ہے۔ وہی آئین حکمرانی کی اصل بنا ہے۔ اسکی
بارے میں جو اشلوک ہیں اونکا خلاصہ بیان کرتا ہوں سن لے۔

"کام ہی کرنے کے باعث دیوتاؤں کو امرت (آب حیات) حاصل ہوا۔ کام ہی کرنے سے **راکسون**
کو قتل کیا گیا۔ کام ہی کرنے کے باعث دیوتا اندر[24] نے دنیا اور آخرت دونوں جگہ اعلیٰ رتبہ حاصل کیا۔
کام کرنے کے بارے میں ترغیب دینے والوں کی بہ نسبت کام کو انجام دینے والوں کی وقعت زیادہ ہوتی ہے۔ کام
نہ کرنے والا فرمانروا خواہ وہ کیسا ہی لائق ہوتا ہم ایک بے ضرر سانپ کی طرح دشمن کی نظر میں بے وقعت
سمجھا جاتا ہے"

فرمانروا چاہیے جسقدر زبردست ہوتا ہم وہ ضعیف اور کمزور دشمن کو ہرگز حقیر نہ سمجھے۔ کیونکہ آگ
اگرچہ بالکل کم مقدار میں بھی ہوتا ہم وہ بڑے انبار کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ اور زہر چاہے تھوڑی
مقدار میں ہو تب بھی جان لینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جس فرمانروا کو قلعہ کا سہارا مستحکم ہوتا ہے
اور سپاہ کسی اور اسباب کے ایک بابت بھی درست ہو تو وہ زبردست سے زبردست دشمن کے تمام علاقہ جات
کو فتح کر سکتا ہے۔ فرمانروا کو اپنے راز کی باتوں کے متعلق ظاہر ہونے والی گفتگو دشمن کو شکست دینے کی
غرض سے لوگوں کو مشتہر کرے۔ ولیکن کبھی بھی ضرورت کے وقت کیا ہوا ایک غیر سیاسی طریقہ۔ بلحاظ ضرورت
کیا ہوا گناہ۔ انکے باعث جو عذاب ہوتا ہے۔ اوسکا کفارہ کرنے کیلئے نیک طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ عام
لوگوں کے اتفاق میں ترقی ہو اسکے متعلق نیک کام کیا کرے۔ بار سلطنت کے بار کو اٹھانا یہ ایک
نہایت ذمہ داری کا کام کہلاتا ہے۔ اور غصہ ور شخص اس بار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ کام نہایت محنت و
مشقت کا ہے۔ جو اسکے باعث سختی گوارا نہیں کر سکتا۔ وہ اس بار کو برداشت نہیں کر سکتا۔ عوام کی
حسب مرضی اور انکے حقوق کے لحاظ سے وہی سلطنت اختیار کرتے ہیں۔ جو نیک روش، سلیم الطبع، بہادر
سچے ہمدرد بنی نوع انسان اور اعتدال پسند ہوتے ہیں۔ اور انہیں امور کی وجہ سے سلطنت قبضہ میں
رہ سکتی ہے۔ اسلئے اسے **یودھشٹر** فرمانروا کو چاہیے کہ ہمیشہ ان دونوں طریقوں سے مرکب مزاج بکر

رہا کرے۔ رعایا کی حفاظت کرنے میں گو اسکو بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اس قسم کی مصیبت برداشت کرنے میں اوس سے بہت بڑا فرض ادا ہوتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ فرمانروا کا طریقہ مذکور الصدر بیان کے مطابق ہونا چاہئے۔ اے پانڈو خاندان کے سرتاج آئین حکمرانی کے متعلق میں ابتک تجھ سے جو کچھ بیان کرچکا ہوں وہ اون آئین کا نہایت اختصار ہے۔ اب تجھکو جس بات کے متعلق شک و شبہ ہو اوسکے بنسبت مجھ سے دریافت کر۔

باب (۴)

فرمانروا کی ضرورت

بھیشم پتامہ "اپنی سلطنت کیلئے کسی حکمراں کا قرار دینا۔ اُس سلطنت کا خاص فرض ہے کیونکہ سلطنت کے لئے کوئی مالک نہونیکی صورت میں کمزور رہنیکے باعث دشمن اوسکو اپنا شکار بنالیتے سلطنت کے لئے جبکہ کسی فرمانروا کا وجود نہو تو وہاں اخلاق اور مذہب قایم نہیں رہتا۔ صرف اسی پہ منحصر نہیں بلکہ رعایا آپس میں خانہ جنگی کرکے ایک دوسرے کو برباد کرنا شروع کردیتی ہے۔ اسلئے جس سلطنت پر کسی حکمراں کا وجود نہیں ہوتا اوس سلطنت پر تف ہے۔ ایک **شروتی**[۲۵] ہے کہ فرمانروا کو قبول کرنا گویا بہبودی کو قبول کرنا ہے۔ اسلئے جیسے اپنی بہبودی مقصود ہے۔ وہ راجہ **اندر**[۲۴] کیطرح فرمانروا کی عزت و وقعت کیا کرے۔ میری رائے ہے کہ بغیر فرمانروا کے جو سلطنت ہوا کرتی ہے وہاں سکونت کرنا مناسب نہیں ہے۔ جس سلطنت کا کوئی حکمراں نہو وہاں کی آگ بھی کسی **ہون**[۲۶] کو قبول نہیں کرتی۔ اس قسم کی سلطنت پر اگر کوئی جلیل القدر فرمانروا چڑھائی کرے تو وہاں کے باشندوں کو لازم ہے کہ وہ پیشوائی کرکے اوسکی تعظیم و تکریم کریں۔ یہی گویا اعلیٰ درجہ کا معقول علاج ہے۔ حاصل کلام یہ کہ بغیر فرمانروا کی سلطنت سے بڑھکر رعایا کے لئے کوئی اور بری حالت نہیں ہوسکتی۔ باوجود

تعظیم و تکریم وغیرہ تمام باتیں ادا کرنے ہی اگر اس فرمانروا نے سلطنت کو نظر عنایت سے دیکھا تو اوسکی بہبودی ہوگی ورنہ اوس زور آور فرمانروا کو غصہ آئے تو وہ کسی وقت سلطنت کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیگا۔ اے راجہ جس گائے کے دودھ نچوڑنے میں بہت ہی دقت پیش آتی ہے اُسی گائے کو سخت مصیبت برداشت کرنا پڑتی ہے اور جو گائے بلا دقت دودھ دیتی ہے۔ اوسکو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جو لکڑی بغیر تپائے خم کہا جاتی ہے اوسکو تپانیکی کیا ضرورت اور جو ابتدا ہی سے خمیدہ ہے۔ اوسکو تو کسی نے بھی نہیں جھکایا۔ اے سوریہ پھر اس مثال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو اپنے سے زبردست ہو اوسکے ساتھ عجز و انکسار کا برتاؤ رکھے زبردست کے روبرو سرنگوں ہونا گویا راجہ اندر کے روبرو سر جھکانا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جسکو اپنی بہبودی منظور ہو اُسے کسی فرمانروا کو اپنا سرپرست بنانا ضروری ہے جس سلطنت پر کوئی حکمران نہیں ہوتا وہانکے باشندونکو نہ مال و دولت حاصل ہوتی ہے اور نہ بیوی۔ وہ سلطنت جسپر کوئی حکمران نہیں ہوتا وہانکے بدمعاش غیروں کے مال و دولت کو غصب کیکے چین سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر جسوقت اور لوگ اوسکی بیخ و بنیاد کو اکھاڑنا شروع کرتے ہیں اوسوقت اونکی خواہش ہوتی ہے کہ کسی حکمراں کا وجود ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ ہم کو اس زیادتی سے بچاوے جسوقت سلطنت کے لئے کوئی حکمراں نہیں ہوتا ایسی حالت میں بدمعاشونکی بھی چنداں خیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک کے مال و متاع کو دوسرے دو ملکر لوٹ لیتے ہیں اور اُن دو کی دولت کو اور بہت سے ملکر اوڑالے جاتے ہیں فرمانروا ہونے والے سلطنت میں جو آزاد ہوتا ہے۔ اوسکو غلام بنایا جاتا ہے۔ اور بدمعاش لوگ غیر کی مستورات کو جبراً اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اسلئے پرمیشور نے رعایا کی بہبودی کی خاطر ایک محافظ پیدا کیا۔ سیاست کرنے والے کسی فرمانروا کا اگر دنیا مین وجود نہو تو مچھلیونکی طرح زبردست لوگ ناتوان زیردستونکو اپنا لقمہ بنالیتے ہیں۔ زمانہ سابق میں کوئی حکمراں نہونیکے باعث جسطرح طاقتور مچھلی ناتوان مچھلی کو کہالیتی ہے۔ اوسیطرح لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال و متاع کو لوٹ کہسوٹ کر برباد ہوتے تھے۔ اسکے بعد تمام لوگوں نے مشورہ کرکے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ "سخت کلام کرنے والے سنگ دلی کیساتھ سزا دینے والے، غیر عورت کیساتھ ملوث ہونے والے، اور غیروں کی مال و دولت کو غصب کرنے والے اس قسم سے جو لوگ ہوں اونسے ہم سب لوگ قطع تعلق کریں"۔ کل فرقونکے مابین اعتبار

پیدا ہونیکے غرض سے مذکور الصدر طریقہ کے مطابق سب کے لئے مساوی طور پر قاعدہ مقرر کرکے اُنہوں نے
اوسکے بموجب عمل کرنا شروع کیا۔ تاہم اُنکی مصیبت میں کسیطرح کی کوئی کمی نہوئی۔ اسلئے وہ تمام لوگ متفق ہوکر
برہماجی کے پاس گئے اور عرض کیا کہ "اے بھگوان کوئی سرپرست نہونیکے باعث ہماری تباہی ہو رہی ہے
اسلئے آپ کسی سرپرست کو مقرر کیجئے تاکہ وہ ہماری پرورش کرے اور ہم اُسکی عزت و وقعت کرنے کے لئے مورد
سمجھے جائیں" اس عرض کو سنکر برہماجی نے منوجی کو حکم دیا لیکن منوجی نے اوس حکم کو قبول
کرکے شکریہ کے طور پر کوئی دلی اظہار نہیں کیا۔

منوجی "گناہ کے کام سے میں خوف کرتا ہوں سلطنت کی حکمرانی کرنا اور اوسمیں بھی خاصکر ہمیشہ
خلاف طریقہ عمل کرنے والے انسان پر حکومت کرنا گویا سخت ترین گناہ میں داخل ہے"

بھیشم پتامہ اسکو سنکر اُن لوگوں نے منوجی مہاراج سے کہا کہ "آپ اسبارے میں کسی طرح
خوف نکیجئے۔ اگر سلطنت میں کوئی گناہ سرزد ہوجاتا تو اسکی سزا انہیں کے فاعل پر عائد ہوتی ہے آپکے
خزانہ میں ترقی ہونیکی غرض سے ہم لوگ ہر پچاس جانوروں میں سے ایک جانور سونے کا پچاسواں حصہ
اور غلہ کا دسواں حصہ آپکی نذر کیا کریں گے حسین لڑکی کے لئے اگر دولہا یا اونکی بیاہنے سے روپیہ ملنے
کا موقع آئے۔ یا اوسکی شادی بیاہ کے متعلق کوئی بحث چھڑ جائے۔ تاہم اوسکا آپکی نذر کرینگے۔ تیسرا اعلیٰ
درجہ کے ہتھیار اور سواری رکھنے والے جو خاص لوگ ہیں وہ دھرم شاستر کی رائے کے مطابق عمل
کرنے والے دیوتا کیطرح آپکی حسب رائے عمل کرینگے اس قسم کی فوج حاصل ہونے کے بعد آپ پر دشمن کا غالب آنا
ہونا محال ثابت ہوگا۔ اور آپ فتحمند حکمراں بنیگے راکسوں کو راحت بخشنے والے کوبیر کی طرح آپ
ہم سب کے لئے راحت رساں ثابت ہونگے۔ آپکی حکمرانی قایم ہوجانے کے بعد رعایا کی پوری طور پر پرورش
ہونے سے وہ نیک طریقہ کے ساتھہ عمل پیرا ہوگی اور اُس نیک عمل کا چوتھا حصہ بطور راج آپکو حاصل ہوگا
بغیر تجسس کرنیکے حاصل ہوچکے ہوئے اعلیٰ درجہ کے نیک عمل سے ترقی حاصل کرکے دیوتاؤں کی پرورش
کرنے والے راجہ **اندر** کے مانند آپ بھی ہر طرح ہماری حفاظت کیجئے۔ روشن ہونے والے آفتاب کیطرح
آپ دشمن پر فتح پانیکی غرض سے چڑھائی کرکے اوسکے غرور کو توڑ دیجئے۔ آپکو ہمیشہ کامیابی نصیب ہو

اعلیٰ خاندان میں جنم لے چکے ہوئے شجاع و دلیر منوجی نے اوسکو تنا اور اپنے ہمراہ کثیر فوج لے کر جلوت قایم کرنیکی غرض سے روانہ ہوئے اوسوقت راجہ اندر کے رعب داب سے واقف ہو چکے ہوئے دیوتا کیطرح اونکے رعب داب پر نظر کرکے تمام رعایا نے خوف سے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرنا شروع کی اوسکے بعد منوجی نے گناہ گاروں کو راہ راست پر لاکر اونہیں نیک کاموں کے جانب رجوع کراتے ہوئے تمام جہان کا گشت لگایا۔ حاصل کلام یہ کہ دنیا میں جسے اپنی بہبودی منظور ہے وہ۔ رعایا پر نظر التفات کرنے کی غرض سے پہلے حکمراں کو تجویز کرلے اور جسطرح مرید مرشد کیساتھ عجز و انکساری سے پیش آتا ہے اوسیطرح رعایا حکمراں کیساتھ ہمیشہ دلی محبت اور ادب سے پیش آیا کرے۔ جسطرح دیوتا راجہ اندر کے قریب رہا کرتے ہیں اوسیطرح رعایا حکمراں کی قربت میں رہا کرے۔ دنیا میں قاعدہ ہے کہ ہم ملت جسکی عزت و وقعت کرتے ہیں اوسکو اور لوگ بھی نظر وقعت سے دیکھتے ہیں اور جب اوسکی ملت ہی کے لوگ اوس سے نفرت کریں تو اور ونکا نفرت کی نظر سے دیکھنا کیا تعجب ہے۔ اسلئے رعایا کو لازم ہے کہ اپنے حکمراں کی عزت و وقعت کرتی رہے غیر کی نظر میں اپنے حکمراں کی بیوقعتی ہونا یہ تمام زیر اثر رعایا کے لئے نہایت رنج پیدا کرنے والی شرمناک بات ہے۔ اسلئے چھتر سواری۔ پارچہ۔ جواہر۔ خورونوش کی چیزیں مندر۔ نشست کا سامان۔ مسہری وغیرہ تمام قسم کی چیزیں رعایا فرمانروا کو بطور نذر پیش کرکے عزت وقعت حاصل کرے۔ حکمراں رعایا کیساتھ خندہ روئی سے گفتگو کرے۔ اگر کوئی شخص کوئی بات دریافت کرنا چاہے تو نہایت شیریں کلامی سے اوسکا جواب دے۔ احسان کو مانے۔ رعایا پر شفقت رکھے۔ اپنے تمام مال و متاع میں کل رعایا کا حصہ تصور کرے اور اعضاؤں پر قابو رکھے۔ اگر کوئی شخص ملنے کی غرض سے آئے تو اوس سے ایسے اخلاق کیساتھ پیش آئے کہ اوسکے دلکو مسرت حاصل ہو۔

باب ۵

انگرس منی کی نصیحت

یودھشٹر انسان میں سب سے بڑا زبردست جو فرمانروا ہوا کرتا ہے۔ اوسکو برہمن (حلال رسیدہ بزرگ)

کس لئے وہ ترک کرتے ہیں۔ اسرار ہیں آپ مجھ سے بیان کیجئے"؟
بھیشم پتامہ نے کہا یُدھشٹر! اس بارہ میں وسومنا نے برہسپتی
سے جو سوال کیا تھا وہ قدیم تاریخی حیثیت سے بیان کیا جاتا ہے کہ زمانہ سابق میں وسومنا
نامی ایک بڑا دانشمند کوشل دیس کا فرمانروا تھا۔ اس نے اعلے درجہ کے دانا مہارشی برہسپتی
سے سوال کیا کہ کس طرح سلطنت پر حکمرانی کرنا چاہئے۔ نیز رعیت کی بہبودی ہونے کے قابل کون سے ذرائع ہیں
کن افعال کے باعث انکی تباہی ہوتی ہے اور کن کی عبادت کرنے سے انہیں دوامی راحت حاصل ہوتی
برہسپتی نے جواب دیا۔ یہ پایا جاتا ہے کہ فرمانروائی سب کی بہبودی کی اصل بنا ہے حکمران ہی کا
خوف ہونے کے باعث رعایا آپس میں ایک دوسرے کو تباہ و برباد نہیں کرتی۔

اے راجہ۔ اپنے حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے اور غیر مستورات کے ساتھ ملوث ہونے والے تمام لوگوں کو
دھرم شاستر کے احکام کے بموجب فرمانروا ہی سزا دیکر راہ راست پر لاتا ہے اور اسپر عمل کرنے کے
باعث اوس فرمانروا کا وجود قائم رہتا ہے۔ اے راجہ۔ اگر آفتاب و مہتاب طلوع نہوں تو سب کے
سب گھنگھور تاریکی میں مبتلا ہو جائیں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکینگے یا اگر کم مقدار
پانی میں رہنے والے مچھلیوں کو گزند پہونچانے والے جانوروں کا کوئی خوف و خطر نہو تو وہ آسمان
پر پرواز کرکے اپنے حسب دلخواہ گشت لگانا شروع کریگی اور ہمیشہ آپس ہی میں ایک دوسرے کا خون
کرتے رہیں گی۔ ابتدائی حالت میں تو وہ ایکدوسرے کی تکلیف کو برداشت کرینگے لیکن آئندہ چلکر وہ آپس میں ایکدوسرے پر فتح حاصل کرکے تکلیف پہنچانا
دینا شروع کردینگی۔ اوراسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ چند ہی عرصہ میں بیخ و بنیاد سے مٹ جائینگی علی ہذا
اگر سلطنت کے لئے بھی کوئی فرمانروا نہو تو وہاں کی رعایا تباہ ہوگی۔ اور گلہ بان نہونے والے جانوروں کے
جھنڈ کی طرح وہ بھی مصیبت کے گھنگھور تاریکی میں مبتلا ہو جائیگی۔ اگر حکمران اونکی ہر طرح پرداخت نکرے
تو زبردست زیردستوں کے مال و دولت کو لوٹ لیں گے۔ اور اگر قوت بازو کیساتھ انکی حفاظت
کیا کریگا تو وہ زبردست زیردستوں کا خون کر دینگے۔ اور کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہوگی کہ فلاں
شئے میری ہے۔ اگر حکمران رعایا کی حفاظت اور پرورش نکرے تو بیوی اولاد دولت اور اہل و عیال

کوئی شے باقی نہ رہیگی۔ اور عام طور پر واویلا مچ جائیگا۔ لوگ دوسروں کی سواری، پارچہ اور زر و جواہر کو جبر سے لوٹنا شروع کر دینگے۔ نیک طریقہ کیساتھ عمل رکھنے والے اور نیز طریق رائج کے عالم ہوتے ہیں اُنکے ستانے کو ترغیب ہوگی۔ والد و والدہ، معمر، واجب التعظیم، مسافر اور بزرگان دین کی ایذا رسانی میں بھی بد خصال لوگ کوتاہی نہ کرینگے اور عجب نہیں کہ انہیں قتل کرنے میں بھی پس و پیش نہ کریں۔ مالدار و نیز قتل اور قید کی مصیبت ہمیشہ بھگتا کرینگے۔ ایک پر دوسری حکومت باقی نہ رہیگی۔ بے وقت موت نازل ہوگی۔ تمام لوگ غارت گر بن جائینگے۔ اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونگے۔ بدکاری کی عیب میں شمار ہوگی۔ زراعت اور تجارت کی تباہی ہوگی۔ مذہب نابود ہوگا۔ اور تینوں بید مقدس کا وجود باقی نہ رہیگا۔ بہت سے دان دھرم اور جگن حسب شاستر ادا نہ ہونگے۔ شادی بیاہ کا کسی طرح وجود باقی نہ رہیگا۔ قومی جماعت نابود ہوگی۔ تمام رعایا کے دل برگشتہ اور اداس ہونگے اور انہیں کوئی بات نہ سجھائی دیگی۔ اور ہر جانب واویلا مچیگا۔ اور سب کے سب آن واحد میں برباد ہو جائینگے۔ علم کا خاتمہ ہوگا۔ دینی احکام کی وقعت اونکے دل میں ذرہ برابر بھی باقی نہ رہیگی۔ قزاق یا لٹیرے دلی اطمینان کے ساتھ ہر جانب گشت لگاتے پھرینگے۔ صرف اسی پر منحصر نہیں بلکہ کسیکے پاس کوئی چیز کھانی دیکھے تو اوسکے اوڑا لیجانے میں بھی وہ کوتاہی نہ کرینگے۔ تمام آداب کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور کل لوگ ملک سے خوف کے مارے اکثر فرار ہونگے۔ اخلاق کے خلاف عمل کرینگے۔ تمام وحشیانہ حالات پیدا ہوگی۔ اگر فرمانروا رعایا کی پرورش نہ کرے تو سلطنت میں قحط کا آغاز ہوگا۔ فرمانروا کی حفاظت ہی کرنیکی صورت میں رعایا حسب دلخواہ اطمینان کیساتھ اپنے گھر کے کیواڑ کھلے رکھکر بلا خوف و خطر آرام کی نیند سوئیگی۔ نیک سیرت حکمران اگر عمدہ طور پر ملک کی حفاظت اور پرورش نہ کرے تو کوئی کسیکی بدعنوانی کو برداشت نہ کریگا۔ اور اس صورت میں کشت و خون کی تصریح کی ضرورت نہیں۔ حکمران کے ہر طرح محافظ ہونیکی صورت ہی میں مستورات زیور وغیرہ سے آراستہ ہوکر بغیر کسیکو ہمراہ لئے بلا خوف و خطر راستے میں گذر سکتی ہیں۔ تمام لوگ نیک طریقہ کو اختیار کر سکتے ہیں۔ اور آپس میں بغیر ایک دوسرے کو ایذا رسانی کے ہمدردی کرتے ہیں تینوں فرقے اقسام کے بڑے جگن کرتے ہیں۔ اور دلی یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں۔

انسان کی گذر اوقات کا ذریعہ ہی دنیا کو اصل بنا ہے تیسرے مقدس کے احکام کے بموجب بادشاہ
ہوتے ہیں جو باعث تمام ذی روح کی بقا ہوتی ہے چیکلن اپنے نیک کام ہونے سے باعث ہوتی ہے اور
فرمانروا کے سب کو اچھی طرح پرورش کرتے ہیں یہ سب کام ادا ہوتے ہیں۔ فرمانروا جسوقت خدا کی حکومت
اپنے ہاتھ میں لیکر رعایا کی پرورش کرتا ہے۔ اوسوقت لوگ اوس سے خوش ہوتے ہیں۔ حاصل کلام کہ
جبتک وجود نہ ہوتے کسی ذی روح کا وجود قایم نہیں رہ سکتا ایسے حکمران کی کوئی عزت وقعت نکریگا
جو حکمران بہبودی اور خیرخواہی کی غرض سے دلی ارادہ کیساتھ عام لوگوں کے دلمیں رعب پیدا کرنیوالے
کاروبار اپنے ذمہ لیتا ہے اوسکو دنیا اور آخرت دونوں جگہ بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ جو حکمران کا
بدخواہ ہوگا۔ اوسکو دنیا میں مصیبت حاصل ہوگی اور بعد از موت وہ عذاب دوزخ میں مبتلا ہوگا۔ یہ
سمجھنا کہ فرمانروا کا وجود بھی مثل دیگر انسان کے ہے کسوقت اوسکی ہتک کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ
انسانی شکل میں دیوتا کے مثل ہے۔ حکمران حسب موقع پانچ قسم کے صفات اختیار کرتا ہے اون کے
نام یہ ہیں۔ آگ، آفتاب، موت، کوبیر[۱۸] (قارون)، اور جم[۱۹] (ملک الموت) جب بدکار لوگ و فساد
فریب کرکے بحیثیت مجرم حکمران کے اجلاس میں پیش ہوتے ہیں اور وہ اپنے تجلّی کے ذریعہ سے انہیں جلاکر
خاک سیاہ کر دیتا ہے۔ اوسوقت اوسمیں آگ کی صفت موجود ہوتی ہے۔ جسوقت فرمانروا کل دنیا میں
گشت کرکے تمام ذی روح کا خبرگیران ہوتا ہے اور رعایا کے آسایش کے سامان مہیا کرکے [illegible]
ہوتا ہے۔ اوسوقت اسمیں آفتاب کی صفت موجود ہوتی ہے۔ جسوقت وہ صدہا گناہگاروں کو
اونکے اعمال کی سزا دیتا ہے۔ اوسوقت وہ موت کی صفت اختیار کرتا ہے۔ جب تمام خلاف طریقہ
عمل کرنے والونکو سزا دیکر اوسکی روک تھام کرتا ہے۔ اور جو نیک روش ہوتے ہیں اونپر نظر عنایت
کرتا ہے اوسوقت اوسمیں جم (ملک الموت) کی صفت موجود ہوتی ہے جسوقت خود پر (یعنے اوس
فرمانروا پر) احسان کرنے والوں کو مال و دولت دیکر مالا مال کردیتا ہے۔ اور ضرر پہنچانیوالوں کے
تمام مال و متاع کو ضبط کرتا ہے۔ بہتوں کو دولت دیکر مالا مال کرتا ہے۔ اور بہت لوگونکی پیش کردہ
دولت کو قبول کرتا ہے۔ اوسوقت وہ فرمانروا کوبیر[۲۰] (قارون) کی صفت میں موجود ہوتا ہے

کے وزیر اپنی عاقبت بخیر کرنیکی جنہیں خواہش ہو اونہیں اپنے فرمانروا پر اتہام لگانے کیلئے کسی وقت آمادہ نہونا چاہیے۔ خواہ اولاد ہو یا زوجہ۔ دوست ہو یا فرمانروا کا ہمعصر اگر یہ لوگ بہی فرمانروا کی مخالفت کرینگے تو انہیں راحت نصیب نہوگی۔ آگ کی یہ صفت ہے کہ وہ ہر شئے کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے تاہم اوسکے پہونکنے سے کچھہ نہ کچھہ بچ جائیگا۔ لیکن فرمانروا کے خلاف عمل کرنیوالے کا کوئی حصہ بہی باقی نہیں رہتا۔ انسان کو لازم ہے کہ اپنے فرمانروا کے کل اشیاء کی حفاظت کرے۔ اوسکو غصب نکرے اور دور ہی سے ترک کر دے جسطرح انسان کو موت سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ اوسیطرح شاہی اشیاء کے بہی غصب کرنے سے نفرت کرے۔ جسطرح شکاری کے پہیلائے ہوئے دام کو چہونے سے ہرن اوس میں گرفتار ہوکر خراب ہوتا ہے اوسیطرح شاہی اشیاء کو مس کرنیسے انسان کی بہی درگت ہوتی ہے۔ اسلیئے دانا آدمی کو چاہئے کہ اپنے ذاتی مال و دولت کیطرح حکمران کے مال و دولت کی بہی حفاظت کرے۔ فرمانروا کی دولت کو غبن کرنیوالے سخت ترین گناہ میں مدت دراز تک مبتلا ہوتے ہیں۔ دانا آدمی کو لازم ہے کہ فرمانروا کے سایۂ عاطفت میں ضرور رہے احسان کو ماننے والا۔ لایق۔ سفلہ مزاج نرکہنے والا۔ طاقتور۔ ہمیشہ کام میں مشغول رہنے والا۔ اخلاقانہ عمل کرنیوالا جو وزیران صفات سے مملو ہو اوس کے نسبت فرمانروا کو چاہیئے کہ عزت کرے۔ جسکا مستقل عقیدہ ہو۔ اور جو یہ ارادہ ظاہر کرے کہ بلا شرکت غیرے میں اکیلا اس کام کو انجام دونگا جسکے افعال کمظرفانہ نہوں۔ جو تجربہ کا درجہ حاصل کرچکا ہو اس قسم کے نیک اور دانا آدمی کو اپنے مصاحبت میں رکہے۔ لیاقت انسان کو اعلیٰ درجہ پر پہنچاتی ہے لیکن خواہ کیسا ہی لائق شخص ہو پہر بہی قصور مند ثابت ہونیکے بعد حکمران اوسکو ذلیل کرتا ہے اور جسپر اوسکی نظر عنایت ہوتی ہے۔ اوسکو وہ مالا مال کر دیتا ہے۔ جو شاہی ملازم ثابت ہوگا اوسکو اسیطرح راحت حاصل ہوگی؛ فرمانروا کے سایۂ عاطفت میں رہنے والوںکو دنیا اور آخرت دونوں جگہ بہبودی حاصل ہوتی ہے حکمران کو لازم ہے کہ اعضاؤں پر قابو رکہے راستی سے اور کل رعایا کو اپنا تصور کرکے سلطنت کی حفاظت کرے اعلیٰ درجہ کے جگن کرنیسے اوسکی بڑی شہرت ہوتی ہے۔ اور بیکنٹ میں دائمی طور پر راحت دینے والا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

اُنگر اصحوں نے مذکورالصدر حالت بیان کرنے کے بعد کوسل نے بتایا کہ فرمانروا نہایت
دلدہی کیساتھ رعایا کی پرورش کرتا رہا۔

باب (۶)

سیاست کی ضرورت

یودھسٹر نے بھرت خاندان میں جنم لینے والے فرمانروا کے اچھے فرائض کی نسبت شاستر
میں کیا بیان ہوا ہے۔ وہ اپنی سلطنت کی کسطرح حفاظت کرے۔ جاسوسوں کا تقرر کیونکر قائم کرے جاسوس
فرقوں۔ خدمتی، مستورات اور اولاد میں اپنا اعتبار کسطرح پیدا کرے اسکی نسبت آپ بیان کیجئے۔

بھیشم پتامہ نے کہا مہاراج۔ فرمانروا اور اسکے ارکان کو بہ نسبت دیگر کاموں کے جنکو
سب سے پہلے ادا کرنا ضرورت ہے وہ اور اسکے علاوہ حکمرانی کے تمام طریقے بتائے جاتے ہیں بیان کرتا ہوں
سن لے۔ حکمران سب سے پہلے اپنے ولپر فتح حاصل کرنے سے دشمن پر فتح حاصل کر سکیگا۔ کیونکہ جو فرمانروا
اپنے ہی ولپر فتح حاصل نہیں کر سکتا وہ دشمن کو شکست دینے کے قابل کسطرح سمجھا جائیگا۔ انسان کا
خیال ایک نہایت ہی اعلیٰ شئے ہے فرمانروا اربع عناصر پر قابو رکھے کیونکہ عناصر پر قابو پانے سے فتح حاصل کرتا
وہ دشمن کو زیر کر سکتا ہے۔ قلعے سلطنت کی سرحدات۔ دارالسلطنت اور دیگر شہر کے تقرر کیا ہو
چوکیات قایم کرے۔ علی ہذا جملہ دفاتر۔ دارالسلطنت دیگر آباد شہر اور حکمران کے قیام گاہ ان مقامات
پر بھی چوکیات کا ہونا ضروری ہے۔ اشتہا اور تشنگی اور مشقت کو برداشت کرنے والے اور امتحان
میں کامیاب شدہ جاسوس مقرر کرے اور وہ جاسوس دیوانے۔ بہرے وغیرہ ہر قسم کے اشکال
اور بھیس بدلنے میں ملکہ رکھتے ہوں۔ جملہ ارکان سلطنت۔ مصاحبین ہر قسم کے دوست احباب
اور شہزادگان پر پوری طور پر جاسوسوں کی نگرانی مقرر کیجائے۔ علی ہذا بیرونی شہر سلطنت اور دیگر

فرمانرواؤں پر جاسوسونکا تقرر کرے مگر انکی وضع اس قسم کی ہو کہ جاسوس ہونے کی نسبت کسی کو گمان نہو۔ اور وہ دشمن کے بھیجے ہوئے جاسوسونکو شناخت کر لیں۔ دوراندیش فرمانروا کو چاہئے کہ بازار تفریح گاہ انجمن۔ گداگر یا سناسی۔ چھوٹے بڑے سیرگاہ۔ عالمونکی مجلس۔ مختلف علاقہ جات۔ چوراہے دیگر مجلس اور آرامگاہ اپنی دشمن کے جاسوسونکی تلاش کیا کرے۔ کیونکہ سب سے پہلے جاسوس کا پتہ چلنے ہی سے اپنی بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ دینی احکام کے بموجب رعایا کی پرورش کرنے والے فرمانروا کو لازم ہے کہ جو طبیعت میں اُمنگ رکھنے والے اور نیک خصلت خدارسیدہ بزرگ ہوں اُنسے یگانگت رکھے۔ اے راجہ۔ رعایا کی محافظت کی غرض سے اونکی آمدنی کا چھٹا حصہ بطور خراج وصول کیا جائے۔ بلاشک وشبہ اپنی اولاد کیطرح رعایا پر نظر التفات رہے۔ لیکن انصاف کرنے کے لئے عدالت کی کرسی پر بیٹھنے کے بعد خاص طور پر کیسے ساتھ رعایت کرنیکی ضرورت نہیں جسوقت کسی مقدمہ کی سماعت کیجاتی ہو اُسوقت ہر پہلو پر غور کرنے والے اور منصف مزاجوں کا ہمیشہ تقرر رہوا کرے کیونکہ سلطنت کے قیام کا دارومدار ایسے ہی منصفین پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ طلاء اور نمک کے کان، غلہ کی منڈیاں جہازی بیڑہ جات اور ہاتھی کے جنگل ہیں۔ انکے انتظام پر کسی رکن سلطنت یا کسی ایسے ہی ایماندار۔ خیرخواہ کا تقرر ہونا چاہئے۔ ہرطرح اعلیٰ درجہ کے عدل کرنیوالے حکمرانوں کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ عمدہ طور پر انصاف کرنا ہی انکا لایق تعریف فرض سمجھا جاتا ہے۔ بید مقدس اور اوسکے متعلق دیگر شاستر کا فرمانرواء کو علم، لیاقت، ریاضت، محتاجونکو امداد دینے میں مصروفیت جگن کرنا یہ جملہ صفات ہمیشہ مستقل طور پر فرمانروا میں ہوا کریں جو فرمانروا تمام کاروبار ترک کرکے اوسکو شہرت اور بیکنٹ کیسے حاصل ہوگا؟ رعایا کی آسایش کیلحاظ کو سے ہونا ئے۔ اور ساتویں جو کو وسے بنے ہوئے موجود ہوں اونکو تلاش کرے۔ خس پوش مکانات کو کیچڑ سے لیوادے۔ آگ کے خوف کے باعث ماہ چیت (موسم گرما) میں گھانس جلوا دے۔ بجز دن پر رات کو ہوا کرے سوائے اگنی ہوتر کے اور کسی قسم کی آگ دہیں روشن نہ کرے۔ لوہار کے بھٹیات اور زچہ خانہ میں آگ کی حفاظت رہے جس گھر میں آگ لگ گئے ہوں وہاں اُسکو کسی چیز سے ڈھانپ کر حفاظت سے رکھیں

شہر کی حفاظت کی غرض سے فرمانروا حسب موقع اس بات کا اعلان کرے کہ جس گھر میں آگ پائی جائیگی اوسکا سخت تدارک کیا جائیگا۔ اے راجہ۔ گداگری پر بسر اوقات کرنے والے۔ گاڑیبان۔ ہجڑے۔ ازخود رفتہ لوگ۔ اور ناچ گانے والے ان سکو آبادی سے باہر رکھنا چاہئے۔ ورنہ وہ وہانکے باشندوں کے لئے سخت مصیبت کا باعث ثابت ہونگے۔ چوراہے، تیرتھ گاہ، مجلیس، اور عام لوگوں کی سکونت گاہ ان مقامات پر اون لوگوں کے مناسب اور موزونیت کے لحاظ سے حکمراں اوسی قسم کے جاسوس مقرر کرے شاہ راہ کو وسیع کرائیں۔ آبدار خانجات، اور دہرم شالے، اور دوکانات کو مناسب موقع پر قائم کرائے اے پانڈو خاندان میں جنم لے چکے ہوئے یودہشٹر خزانہ، سلح خانہ، تمام کاریار کے مقامات، اصطبل، فیلخانہ، فوج کے چھاؤنیات۔ خندق، شہر کے خاص گذرگاہیں۔ اور مندریں کے باغات، انمیں کسی غیر کا گذر نہونے دے۔ مخالفین کے طرفداروں کی نظر سے اونہیں بچا۔ فرمانروا خزانہ کو مالامال رکھے۔ تیل، گھی، چربی، شہد، اور ہمہ قسم کی ادویات۔ اندہن۔ تمام قسم کی گھانس مصوّر اور نقشہ نویس کو فراہم رکھے۔ ہمہ قسم کے ادویات جڑی بوٹی اور پھل بھی فراہم کرے۔ سمیات کو دفع کرنیوالے حکیم، جراح اور دیگر اقسام کے امراض کو دفع کرنیوالے حکماء کو خاص طور پر اپنے دربار میں رکھے۔ رقاص۔ پہلوان اور شعبدہ باز بازی گراں سے تمام شہر کو رونق دار بنائے خواہ کسی قسم کا ملازم ہو یا نوکر۔ معمر یا بالغ اگر انکی حالت مشتبہ پائی جائے تو اونہیں اپنی نگرانی میں رکھے۔ اگر کوئی سرکاری کام کو انجام دے تو اُسے کثیر دولت دے۔ اور ہر طرح اطمینان خاطر کے ساتھ اوسکی عزت و توقیر کرے۔ اے یودہشٹر فرمانروا سات چیزوں کی حفاظت کرے اونکی نسبت بیان کرتا ہوں سن لے۔ اپنا جسم۔ اراکین سلطنت۔ خزانہ، شاہی نشان۔ احباب و خیرخواہ مصاحبین۔ تمام قلمرو اور دارالسلطنت۔ یہی سات چیزیں ہیں۔ یہ چیزیں گویا حکمراں کے روح و رواں کہلاتے ہیں۔ اسلئے نہایت کوشش کیساتھ اونکی حفاظت کرے۔

یودہشٹر اے تپامہ۔ آئین سیاست اور فرمانروا انکے آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات پیدا ہونے یا علیحدگی سے ایک دوسرے کو کیا نفع ہوتا ہے۔ اور اسبارہ میں کیا کرنا چاہئے اوس کو

آپ بیان کیجئے۔

ہشتم تامہ اے **یودہشٹر** آئین سیاست کی ضرورت کے بارے میں اپنے طرف سے اوسمیں کوئی الفاظ شریک نکرتے ہوئے اصلی مضمون کو بیان کرتا ہوں اوسکو سن لے۔ فرمانروا کے آئین سیاست کو عمدہ طور پر عمل میں لانے ہی سے چاروں فرقے اپنے فرایض کیجانب رجوع ہونگے۔ اور وہ فرقے (برہمن۔ چھتری وغیرہ چار فرقے) اپنے کام میں مشغول ہوکر اپنے چال وچلن کا اعتدال نہ کھوینگے۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ میں شامل نہوگا۔ آئین سیاست کے ذریعہ عام لوگوں میں امن پیدا ہونے سے رعایا کو کسی قسم کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ امن قایم ہونیکی غرض سے تمام فرقے پوری طور پر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے طریقہ کے بموجب عمل کرنیسے انسان کو قابل اطمینان راحت حاصل ہوتی ہے۔ اے **یودہشٹر** کیا زمانہ پیدا کرنے کے لئے حکمراں باعث ہے یا حکمراں پیدا کرنے کے لئے زمانہ باعث ہے؟ اسبارہ میں تجھکو غور کرنیکی ضرورت نہیں۔ یہ بات مانی گئی ہے کہ فرمانروا ہی زمانہ کو پیدا کرنیکا باعث کہلاتا ہے۔ جس حالت میں حکمراں پورے طور پر آئین سیاست کے بموجب عمل کرتا ہے۔ اوسوقت **کرت جگ** کا آغاز ہوتا ہے۔ اوس جگ میں صرف راستی ہی راستی موجود ہوتی ہے۔ بدی کے وجود کا کہیں نام ونشان ہی نہیں ہوتا۔ کسی فرقے کی طبیعت برائی کے جانب رجوع نہیں ہوتی۔ بلاشک وشبہ اچھی طرح رعایا کی گذر اوقات ہوتی ہے۔ ادنے۔ اعلیٰ تمام مذہبی کام ادا ہوتے ہیں۔ انسان کے چہرے اور دل بشاش رہتے ہیں۔ اوس وقت کسی قسم کے امراض نہیں پیدا ہوتے۔ کمسنی کی حالت میں کبھی موت وقوع میں نہیں آتی۔ بغیر ہل چلائے زمین سے پیداوار ہوتی ہے۔ ادویات درخت کی چھال، پتے، پھل اور جڑی بوٹی یہ تمام تر وتازہ ہوتے ہیں۔ حاصل کلام اوس زمانہ میں بدی کا وجود نہیں ہوتا اور صرف نیکی ہی نیکی موجود ہوتی ہے۔ اے **یودہشٹر** سمجھ لے کہ یہ تمام **کرت جگ** کے نتایج ہیں۔ جسوقت فرمانروا آئین سیاست کے بموجب صرف تین حصہ عمل کرکے چوتھے حصہ کو ترک کرتا ہے اوسوقت **تیترا جگ** کا آغاز ہوتا ہے۔ جسکے باعث تین حصے نیک کام ہوتے ہیں اور بقیہ چوتھا حصہ بد کام میں شامل

ہوتا ہے۔ زمین میں ہل چلانے سے غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور علی ہذا جڑی بوٹی ادویات بھی ہل چلا کر بونے ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جسوقت فرمانروا آئین سیاست کے بموجب نصف حصہ عمل کر کے بقیہ نصف حصے کو ترک کرتا ہے۔ اوسوقت **دواپر جگ** کے نام سے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اوس زمانے میں دو حصے نیک کام اور اوسیقدر بد کام کے بھی ہوتے ہیں۔ بغیر ہل چلانے کے زمین سے پیداوار نہیں ہوتی اور باوجود ہل چلانے کے بھی نصف سے زیادہ پیداوار کم ہوتی ہے۔ جسوقت فرمانروا آئین سیاست کے بموجب کامل طور پر عمل کرنا ترک کر کے ناجائز طور پر رعایا کو تکلیف دینا شروع کرتا ہے اور انصاف کا خون ہوتا ہے اوسوقت **کلجگ** کے نام سے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے اوسمیں کامل طور پر برائی کی اشاعت ہوتی ہے۔ نیکی اور بھلائی کا وجود باقی نہیں رہتا۔ جملہ فرقوں کے خیالات نیک کام کے جانب سے برگشتہ ہونا شروع ہوتے ہیں۔ شودر (خدمتی) خیرات کو اپنی بسر اوقات کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ برہمن (خدارسیدہ بزرگ) گذر اوقات کے لئے خدمت کا ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔ نئی دولت کا کمانا اور موجودہ دولت کی حفاظت کرنا یہ باتیں بالکل ہی مفقود ہو جاتی ہیں۔ فرقہ بندی کا پاس و لحاظ مفقود ہو کر ہر قسم کی خرابی برپا ہوتی ہے۔ دہرم شاستر کے بموجب عمل ہونے میں زوال شروع ہوتا ہے کوئی موسم راحت بخش یا بلا امراض کے نہیں ہوتا۔ انسان کے چہرہ کی بشاشت زایل ہو کر آواز اور خیال کی قوت زایل ہو جاتی ہے۔ طرح طرح کے امراض نمودار ہونا شروع ہوتے ہیں۔ انسان کی عمر میں کمی شروع ہوتی ہے اور وہ عمر طبعی کو پہونچنے کے قبل مر جاتے ہیں۔ عورتیں بیوہ ہونے لگتی ہیں اور عام طور پر لوگوں میں دہوکہ بازی ترقی کرتی ہے۔ کسی مقام پر بارش ہوتی ہے اور کہیں خشک سالی کہیں غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کہیں نہیں۔ آئین سیاست کو مدنظر رکھکر رعایا کی حفاظت کے کام کو فرمانروا ترک کرے تو **کلجگ** میں دودھ گھی تیل شکر وغیرہ اس پیدا کرنے والے جملہ اشیاء بالکل کمیاب ہو جائینگے۔ حاصل کلام یہ فرمانروا ہی **کرت**۔ **تیرتا** اور **دواپر** ان جگوں کا پیدا کنندہ ہو کر ہی چوتھے **کلجگ** کے پیدا کرنیکا باعث ہے **کرت جگ** پیدا کرنیسے فرمانروا کو بیکنٹ میں اعلیٰ ترین راحت حاصل ہوتی ہے۔ **تیرتا جگ** پیدا کرنے سے اوسکو کامل طور پر

بیکنٹ کا خط حاصل ہوتا ہے۔ دواپار جگ پیدا کرنے سے اُسے نیک کام کے حیثیت کے بموجب راحت حاصل ہوتی ہے اور کلجگ پیدا کرنے سے اوس نابکار حکمران کو ہمیشہ کے لئے خطرناک دوزخ نصیب ہوتا ہے۔ رعایا کو تباہ کرنے میں مصروف فرمانروا کی بدنامی ہوتی ہے۔ اور وہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ دانا اور خردمند فرمانروا کو چاہئے کہ ہمیشہ آئین سیاست کو بہبودی کا اصلی چیز شمار کرکے آجتک جو باتیں حاصل نکر چکا ہو وہ انکو اُن آئین کے ذریعہ سے حاصل کرے۔ اور جو دولت پیدا کر چکا ہو اوسکی حفاظت کرے۔ عام لوگوں میں انتظامی حالت پیدا کرنے والا اور اونچی بہبودی کرنے والا جو طریق سیاست ہے اوسکو مجسم تصویر سمجھکر پیش نظر رکھے تو وہ مثل والد اور والدہ کے راحت بخش ثابت ہوگی۔ اے راجہ اوسکا وجود باقی ہونے سے ذی روح کا وجود باقی رہتا ہے۔ اسلئے حکمران کو آئین سیاست کے بموجب عمل کرنا یہی گویا اوسکا اعلیٰ درجہ کا فرض ہے۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلے اور اوسکے بموجب آئین سیاست کو اختیار کرکے انصاف کیساتھ رعایا کی پرورش کر جس سے تجھکو اعلیٰ درجہ کا بیکنٹ حاصل ہوگا۔

باب

فرمانروا کے چلن کے چھتیس (۳۶) طریقے

یودھشٹر۔ اے عارف کامل۔ حکمران کس طریق سے اپنا چلن رکھے اور اوسکے باعث اوسکو دنیا اور آخرت دونو جگہہ راحت دینے والی چیز کسطرح آسانی کے ساتھ حاصل ہوگی؟

بھیشم پتامہ۔ فرمانروا کے لئے مفید ثابت ہونیوالے طریقوں کے چھتیس (۳۶) اقسام ہیں۔ اور اونکے متعلق ضروری چھتیس (۳۶) خاصیتیں بھی اونمیں موجود ہیں۔ فرمانروا کو مذکور الصدر صفات سے بہرہ ور ہوکر اوس مفید بخش طریقہ کے بموجب عمل رکھنے سے بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ اوس طریق اور خاصیت کو سن لے۔ حکمران غصہ اور مخالفت ترک کرکے نیک طریق سے عمل رکھے۔ دوستی کو ترک کردے۔ بلکہ اور

دہریہ کو اپنے مصاحبت میں جگہہ نہ دے۔ بغیر جابرانہ طریقہ اختیار کئے ہوئے دولت حاصل کرے۔ طبیعت میں اوداسی کو جگہہ دئیے ہوئے بغیر عیش اور عشرت کا حظ اٹھائے۔ بغیر بیکسی ظاہر کئے ہوئے شیریں کلامی کرے۔ طبیعت میں دلیری ہو لیکن خودستائی نہو۔ خیرات کرنے میں سخیانہ طبیعت رکھے لیکن غیر مستحقین کو دینے میں دولت نہ لٹائے۔ مزاج میں سنجیدگی پیدا کرے لیکن سخت مزاجی نہونی چاہئے۔ کمظرفوں سے ارتباط نرکھے۔ برادری سے مخالفت نہ کرے۔ جو جاسوس اپنا دلی خیرخواہ نہو اوس کو نرکھے جس کام سے غیر کو تکلیف نہو وہ کام کرے۔ بدوں پر اپنا ارادہ ظاہر نہونے دے۔ اپنے خوبیوں کو کسی وقت زبان پر نہ لائے۔ نیک ناہتماؤں سے کوئی شئے نہ لے۔ بدوں کو اپنا پشت پناہ نہ بنائے۔ بہلو پر غور کئے بغیر سزا ندے۔ اپنے دلی راز کو ظاہر نہ کرے۔ لالچی کو (دان) خیرات ندے۔ محسن کش پر اعتبار نہ کرے۔ بلاکسی غرض کے غیر مستورات کی حفاظت کرے۔ اپنے عمل میں پاک وصاف رہے عام لوگوں میں نفرت پیدا ہونے کے قابل اپنا طرز عمل نرکھے۔ مستورات کے ساتھ عیش وعشرت کرنے میں زیادہ مستغرق نرہے۔ شیریں غذا کھائے۔ لیکن اسقدر نکھائے کہ وہ مضر ثابت ہو۔ بغیر غرور کے جو واجب التعظیم ہوں اونکی عزت ووقعت کرے۔ بلاکدورت بزرگان دین کی خدمت بجا لائے۔ بغیر ریاکاری کے پرمیشور کی عبادت کرے۔ دولت حاصل کرنیکی تمنا رکھے۔ لیکن جس دولت کی تمنا کیجاتی ہے وہ ناجائز نہو۔ دولت کا حظ اٹھائے لیکن اوس سے محبت نہ رکھے۔ مستعد رہے۔ لیکن زمانہ کے نشیب وفراز سے بیخبر نرہے۔ وعدہ کرے لیکن دشمن کے رہا کرنیکے نسبت وعدہ نہ کرے اتفاقیت کرتے وقت کسیکی شکایت زبان پر نلائے۔ دشمن اور اوسکے قصور سے واقف ہوئے بغیر اوس پر ہتھیار نہ اٹھائے۔ دشمن کو قتل کرنیکے بعد اوسکے نسبت ملال ظاہر نکرے۔ بلاسبب اپنے مزاج کو برہم ہونے دے۔ جیسے محسن کشی کی ہوا وس پر رحم نہ کرے۔

اے **یودھشٹر** اگر تجھکو دنیا میں اپنی بہبودی منظور ہے تو تو عنان سلطنت اپنے قبضہ میں لیکر مذکورہ بالا اصول پر عمل رکھہ۔ کیونکہ اسکے برعکس عمل کرنے والے فرمانروا کو نہایت مصیبت حاصل ہوتی ہے۔ میرے منشا کے مطابق جو حکمران عمل پیرا ہوگا اوسکو دنیا میں بہبودی حاصل ہوگی

اور بعد از موت وہ بیکنٹھ میں قابل عزت سمجھا جائیگا۔

راجہ یودھشٹر نے بھیشم پتامہ کے تمام نصایح سنکر اونکی نہایت عزت و وقعت کی اور اونکے نصایح پر عمل پیرا ہوا۔

باب (۸)

فرمانروا کا عمل

یودہشٹر "اے پتامہ وہ کونسا طریقہ ہے جسکے مطابق فرمانروا رعایا کی پرورش کرنے سے ولی رنج کے پہندے میں مبتلا نہوگا۔ اور اُس سے کوئی قصور سرزد نہوگا۔ اسکو آپ بیان کیجئے"

بھیشم پتامہ "اے راجہ اگر آئین حکمرانی کو تفصیل کیساتھ بیان کیا جاوے تو اون کا ختم ہونا محال ہے۔ اسلئے میں اونکو اختصار کیساتھ تجھ سے بیان کرتا ہوں سُن لے۔

اے **یودہشٹر** تمام شاستر میں کامل۔ نیک صفات سے موصوف اس قسم کے عارف کامل مہاتما کی پرورش کرنے کے بعد اپنے یہاں جگن کر اور ولی مقاصد میں کامیاب اور فتح مند ہونے کے نسبت اون خدارسیدہ بزرگونکی دعا لے۔ اے راجہ خواہ کوئی کام ہو نیک اور راہ راست طریقہ اختیار کرکے اور تمام اعضاؤں پر قابو رکھکر دانائی کے ساتھ اوسکو اختیار کر۔ خواہشات نفسانی اور غصہ کو ترک کر دے کیونکہ جو فرمانروا انہیں دونوں کو مقدم سمجھکر کسی کام کو ادا کرے تو اُس لائعقل کو دنیا اور آخرت دونوں چیزیں حاصل نہیں ہوتیں۔ اے **یودہشٹر** جس کام میں تیری بہبودی اور ترقی ہوتی ہو اوسپر خود غرض اور بیوقوف کا تقرر نہ کر خود غرضی سے مبرا ہوکر جو لایق ہوتے ہیں اونہیں کو کسی خدمت کے لئے انتخاب کر۔ کیونکہ اگر کسی بیوقوف کو عہدہ پر مقرر کیا جائے تو وہ اوس کام کے لئے نا اہل ہونے کے باعث خواہشات نفسانی اور غصہ میں مبتلا ہوتا ہے اور حکومت

کا ناجائز استعمال کرکے رعایا کے ساتھہ ایذا رسانی کرتا ہے۔ رعایا کی آمدنی سے بطور خراج اوسکا چہٹا حصہ
مجرموں سے وصول کر چکا ہوا جرمانہ۔ اور بیوپاریونسے اونکی حفاظت کرنے کے بدلے ازروے قانون کے
معاوضہ۔ انکے ذریعہ دولت حاصل کرنیکی خواہش کر۔ ازروے انصاف اوسقدر ٹیکس وصول کرکے اخلاق
کے ذریعہ حسب دستور رعایا کی پرورش کر ٹیکس ادا کرنے سے پورے ایک سال تک اگر رعایا کی بسر اوقات نہو سکتی
ہو تو فرمانروا رعایا کے بسر اوقات کا سامان مہیا کرے۔ محافظ۔ فیاض۔ ہمیشہ مذہبی عقیدہ کا پابند
باخبر۔ خواہشات نفسانی اور مخالفت کی اپنے پاس گذر نہونے دینے والا۔ اگر فرمانروا میں یہ صفات
ہوں تو اوسکو عام لوگ محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اے یودہسٹر تو خود غرضی کے پہندمیں
گرفتار ہوکر انصاف کے خلاف دولت حاصل کرنیکی خواہش نکر۔ جو فرمانروا شاستر کے بموجب عمل نہیں
کرتا وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہہ کے فیض حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ اور محض دولت
حاصل کرنے میں مصروف ہوجانے کے بعد اوس سے نیک کام ادا نہیں ہوسکتے۔ اگر بالفرض ناجائز
طریق سے دولت بہی حاصل کیجائے تو وہ تمام برے کام میں صرف ہوکر برباد ہوجاتی ہے۔ فرمانروا
کا صرف دولت حاصل کرنے میں منہمک ہوکر اوس قسم کا ٹیکس جسکا ذکر شاستر میں نہیں ہے قایم کرکے
اور اوس کے ذریعہ رعایا کو زچ کرنا گویا خود اپنا خون کرلینا ہے جسکو دودھ کی خواہش ہو وہ اگر گائے
کے تھن کو کاٹ ڈالے تو اوسکو دودھ کا میسر آنا غیر ممکن ہوگا۔ علیٰ ہذا خلاف طریقہ عمل کرکے رعایا
کو ایذا پہنچانے سے فرمانروا کی بہبودی نہیں ہوسکتی۔ دودھ دینے والے گائے کی پرداخت کرنے والے
کو جسطرح دودھ حاصل ہوتا ہے۔ اوسیطرح اگر نیک طریقہ کے ساتھہ سلطنت کا استعمال کریں تو اوس سے
نفع حاصل ہوتا ہے۔ اسکے ماسوا اگر نیک طریق کے ساتہہ سلطنت کی حفاظت کیجائے تو اوسکے
ذریعہ سے خزانہ کی بے انتہا ترقی ہوتی ہے۔ جسطرح شکم سیر والدہ اپنے شیر خوار بچے کو دودھ دیتی ہے
اوسیطرح فرمانروا رعایا کی اچہی طرح پرورش کرنے سے وہ اوسکو اور غیر کو بہی ہمیشہ غلہ اور دولت سے
مدد دیتی ہے۔ اے راجہ تو باغبان کیطرح عمل رکھہ یعنے جسطرح مالی درخت کی پرورش کرکے اور اوسکو
قایم رکھکر اندازہ سے پہل اور پہول حاصل کرتا ہے۔ اوسیطرح تو بہی رعایا کی پرورش کرکے

جس سے لوگونکو کسی قسم کی تکلیف نہو ٹیکس لیا کر۔ کوئلہ تیار کرنے والے کے مانند تو اپنی حالت نہ بنا یعنے جیسے کوئلہ تیار کرنے والا درخت کو بیخ بنیاد سے اوکہیڑ کر جلا دیتا ہے اوسی طرح کا عمل نہ کر جس سے رعایا کی تباہی ہو۔ اگر نیک طریقہ سے عمل کر کے رعایا کی پرورش کرنا شروع کریگا تو تو ہمیشہ کے لئے سلطنت کا حظ اوٹھاتا رہے گا۔ جنگ و جدال کے باعث اگر تیرا خزانہ خالی ہو چکا ہو تو سوائے مہاتما نیک بزرگوں کے اوروں سے سہولت کیساتھ دولت حاصل کر۔ اے راجہ اگر تو ابتر حالت میں بہی پہنچ چکا ہو تاہم مہاتما نیک بزرگونکو مرفع الحالت میں دیکھہ کر اپنے خیالات کو لغزش نہونے دے۔ اپنے حسب استطاعت اور اونکے حسب مراتب مال و دولت سے خدمت بجا لاکر اطمینان خاطر کیساتھ اگر انکی حفاظت کیجائے تو مشکل سے حاصل ہونے والا بیکنٹھ تجکو آسانی کے ساتھ حاصل ہوگا۔ اے پانڈو خاندان میں جنم لینے والے اس طریقہ کے بموجب اگر تو رعایا کی پرورش کرتا رہیگا تو تیری آخرت بخیر ہوگی۔ اور واجبی طور پر قایم رہنے والی نیکنامی تجہکو حاصل ہوگی اے یودہشٹر تو اسی قسم سے اپنا طرز عمل رکھکر رعایا کی پرورش کر جس سے تو دلی رنج اور مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا۔

ادائی فرض سے واقف کار اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ فرمانروا کا رعایا کی پرورش کرنا ہی اوس کا اعلیٰ درجہ کا فرض ہے۔ کیونکہ رحم کے ساتھ ذی روح کی حفاظت کو اپنا فرض سمجہنا اعلیٰ درجہ کا رحم ہے۔ اسلئے جو فرمانروا اون کی حفاظت کے لئے مستعد ہوکر ذی روح پر رحم کرتا ہے۔ وہی اعلیٰ درجہ کا نیک نفس ہے۔ رعایا کو مصیبت سے نجات نہ دلانے کے باعث ایک روز میں فرمانروا پر جو گناہ عاید ہوتا ہے اوس سے رہائی حاصل کرنے کے لئے اوسکو ایک ہزار سال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نیک طریقہ کے ساتھہ رعایا کی پرورش کرنیکے باعث اوس سے ایک روز میں جو نیک کام ادا ہوتا ہے اوسکو ایکہزار سال تک اوس کا ثمرہ بیکنٹھ میں حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اے راجہ دلی کوشش کے ساتھ تو ادائی فرض کے نسبت کوشش کر۔

باب ۹

حکمرانی کے متعلق یودہشٹر کو بہشم تپامہ کی نصیحت

یودہشٹر "اے تپامہ۔ فرمانروا کا وہ کونسا طریقہ قابل عمل سمجھا جاتا ہے جس سے انسان کی بہبودی ہو اور اُس سے خود حکمران کو اعلیٰ درجہ حاصل ہو؟ اس بارے میں آپ مجھ سے بیان کیجئے"

بہشم تپامہ "اے بہرت خاندان میں جنم لینے والے۔ رعایا کی پرورش کرنے میں مصروف ہونیوالے فرمانروا کو چاہئے کہ خیر خیرات۔ جگین۔ برت اور ریاضت پر مستعد رہے علاوہ ازیں تجھ رعایا کی پرورش کرے۔ تعظیم و تکریم اور خیرات (دان) دیکر نیک ماتماؤں کی عزت و توقیر کرے چونکہ فرمانروا کی طرف سے نیکوں کی عزت وقعت ہونے سے تمام طور پر لوگوں میں انکی عزت و وقعت ہوتی ہے۔ اسلئے فرمانروا جس طریقہ پر عمل کرتا ہے وہی طریقہ تمام رعایا کو مرغوب خاطر ہوتا ہے۔ بدکاروں کو اونکے قصور کے بدلے سزا دینے کے لئے فرمانروا ہمیشہ مستعد رہا کرے دشمن کے نسبت تو گویا بالکل ملک الموت بنکر ہر وقت آمادہ رہے۔ سارقوں سے کسی قسم کی رعایت نکرے بلکہ اونہیں قتل کروے اور کسی مجرم کا قصور بھی عمداً معاف نکرے۔ اے راجہ اگر فرمانروا عمدہ طور پر عدل کی حفاظت نکرے تو دنیا میں رعایا جو نیک طریقہ سے عمل کرتی ہے اوسکے ثمرہ کا چوتھا حصہ حکمران کو بھی حاصل ہوتا ہے۔ یعنے جو رعایا علم حاصل کرتی ہے خیرات۔ جگین۔ اور عبادت کرتی ہے۔ اون تمام کاموں کے ثمرہ کا چوتھا حصہ نیک طریقہ سے عمل کرنے والے فرمانروا کو بھی حاصل ہوتا ہے۔ اے راجہ۔ رعایا کی پرورش کرنیکے حالت میں جو کچھ رنج دینے والی باتیں سلطنت میں ہوتی ہیں اون تمام گناہوں کا چوتھا حصہ بھی فرمانروا کو حاصل ہوتا ہے۔ اے عالم پناہ۔ دروغ گوئی اور نہایت فسق البقلبی کیساتھ جو لوگ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اونکے نسبت بعض کی رائے ہے

کہ اون تمام گناہوں کا عذاب کامل طور سے حکمراں پر عاید ہوتا ہے۔ اور بعض کی رائے ہے کہ نصف۔ اس قسم کے گناہوں سے فرمانروا کو کسطرح نجات حاصل ہوتی ہے اسکی نسبت بیان کرتا ہوں جس کسی سارق کی چورائی ہوئی دولت کو اگر اُس سے وصول کرنا غیر ممکن ہو اور اصل مالک کو گذر اوقات کرنیکی استطاعت نہو تو اوسکے گم شدہ مال کی قیمت فرمانروا مالک کو اپنے خزانہ سے ادا کرے۔ جسطرح تمام ذی روح بارش ہونے پر یا پرند درخت پر اپنی بسر اوقات کرتے ہیں۔ اوسیطرح رعایا تمام دلی آرزو پوری کرنے والے فرمانروا کے سایہ میں اپنی بسر اوقات کرتی ہے۔ اگر حکمراں ہمیشہ عیش و آرام ہی میں مستغرق رہے اور اوسکا دل بھی اوسمیں راغب ہو چکا ہو تو وہ سخت گیر اور زیادہ حریص ہونے کے باعث رعایا کی پرورش نہیں کر سکتا۔

یودہشٹر ”میں حکمرانی سے راحت حاصل کرنیکے آرزو میں ایک آن بھی سلطنت کی خواہش نہیں کرتا۔ بلکہ مجھ سے نیک کام ادا ہونگے اسلئے میں سلطنت کی حکمرانی کرنیکی خواہش کرتا ہوں لیکن اس سلطنت کے کاروبار کو انجام دینے میں مطلق نیکی نہیں ہوتی۔ لہذا اب مجھکو اوس سلطنت کی ضرورت نہیں۔ نیک طریقہ کے بموجب عمل کرنیکے آرزو سے میں پاک جنگل میں سکونت اختیار کرونگا اور اوس پاک مقام میں سیاسی امور کو ترک کرکے اعضاؤں پر قابو حاصل کرونگا اور شکم پری کے لئے پھل اور ساگ کھاکر رشی[۳۴] مونی کے طبایع کی تتبع اختیار کرکے صرف نیکی ہی حاصل کرتا رہونگا۔

بھشم پتامہ ”میں اس بات سے خوب واقف ہوں کہ تیرے روشن عقل پر غصہ نے مطلق اثر نہیں کیا ہے۔ لیکن اس قسم کی عقل بیکار ہے۔ کیونکہ صرف رحم ہی کو اختیار کرنے سے سلطنت کی حکمرانی کرنا غیر ممکن ہے۔ اگر تو نہایت متحمل مزاج بن گیا اور بے انتہا مہذب۔ بہت ہی مخیر۔ رحم دل۔ اخلاق حمیدہ اور مہربانی کے اوصاف تجھمیں پیدا ہو چکے ہیں تاہم لوگ تیری عزت و وقعت نکرینگے۔ اسلئے تیرے اسلاف نے جس طریقہ کو کار آمد سمجھا تھا تو بھی اُسی طریقہ کو اختیار کر جس طریق سے رہنے کی تیری آرزو ہے وہ فرمانروا کا طریقہ نہیں کہلاتا۔ اگر تو

صرف عجز وانکسار اور رحم ہی کو اختیار کریگا تو رعایا کی پرورش اور آئین حکمرانی کا ثمرہ تجھ کو حاصل نہوگا۔ اے یودھشٹر تو باوجود دانا اور دلپر قابو رکھنے والا ہونیکے بھی جس قسم سے عمل کرتا ہے اوسطرح تیرا عمل ہے۔ یہ تیرے والدین کی خواہش نہ تھی بلکہ تیرے والد کا ہمیشہ یہی بیان تھا کہ شجاعت۔ قوت اور راستی یہ صفات تجھ میں ہوں۔ تیرے والدہ کونتی[۳۵] کی خواہش تھی کہ تو عقلمند اور بڑا فیاض بنے۔ خیر خیرات۔ علم کا حاصل کرنا۔ اور رعایا کی پرورش یہ صفات خواہ نیک ہوں یا بد پیدا ہوتے ہی تیرے ساتھ والبتہ ہیں۔ اے کونتی کے فرزند۔ جس فرمانروا نے مناسب وقت پر عنان سلطنت اپنے قبضہ میں لیکر اس گران بار کو برداشت کیا ہے۔ وہ اگر ناتوان اور حقیر بھی ہوتا ہم اوسکے نیک نامی کی شہرت میں ضعف نہیں پیدا ہوتا۔ بلا تردد کاروبار سلطنت کو انجام دینا تیرے لئے غیر ممکنات سے نہیں ہے۔ کیونکہ ہر طرح آراستہ گھوڑا بلا کسیکے رتھ کو کھینچ لیجاتا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ فرمانروا اپنے فرایض کو بجا لاتا ہے۔ جسکے باعث اوسپر کوئی گناہ عاید نہیں ہوتا۔ بلکہ سلطنت ہی کے کاروبار ادا کرنے سے اُسکو نیک ثمرہ حاصل ہوتا ہے کسی سادھو یا مہنت کیطرح دنیا دار یا فرمانروا گوشہ نشینی اختیار کرکے عبادت کرتے نہیں بیٹھا کرتا گو کوئی کام اختصار کے ساتھ ہوتا ہم اوسمیں بہت کچھ مفید اصول موجود ہونے کے لحاظ سے وہ بڑا ہی شمار کیا جائیگا۔ یا آخر بیکاری سے مختصر کام کرنا بھی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ کسی کام کو ادا کرنے کی حالت میں رایگاں وقت ضایع کرنا اس سے بڑھکر اور کوئی بد ترین کام نہیں ہوسکتا جب کسی نیک اور خاندانی شخص کو اعلیٰ درجہ کا ذی وقعت عہدہ ملتا ہے اوسوقت رعایا کے بسر اوقات کا سامان کردینے سے فرمانروا کو نہایت مسرت حاصل ہوتی ہے۔ نیک فرمانروا کو حکومت حاصل ہونے کے بعد کسی کو خیرات دیکر اور کسیپر تشدد کرکے اور کسے کے ساتھ شیریں کلامی سے ہر طرح ہموار کرلینا چاہیئے۔ شریف خاندانی جکلا اور دوسرے قسم کے لوگ اگر بسر اوقات نہونیکے باعث حالت پریشانی میں فرمانروا کے پاس جائیں تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر راحت حاصل کرتے ہیں۔ جنہیں گذر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اونکی پرورش کرنا اس سے بڑھکر کوئی اور نیک کام

نہیں ہوسکتا۔

یودھشٹر۔ اے واجب التعظیم بیکنٹ حاصل کرنیکا وہ کونسا نہایت اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے جسکے باعث اعلیٰ درجہ کی دولت وحشمت اور بے انتہا مسرت حاصل ہوتی ہے؟ اگر آپ اُسسے واقف ہیں تو مجھ سے بیان کیجئے

بھیشم پتامہ۔ جو فرمانروا حکمرانی کیحالت میں مصیبت میں مبتلا شدہ انسانکوایک آن کے لئے بھی راحت دلاتا ہے۔ میرے رائے میں وہی فرمانروا اعلیٰ درجہ کا بیکنٹ حاصل کرسکتا ہے۔ اسکو میں یقینی طور سے بیان کرتا ہوں۔ اسلئے اے پانڈو خاندان کے سرتاج ہمارے خاندان میں تو ہی اعلیٰ درجہ کا لایق فرمانروا بن۔ بیکنٹ حاصل ہونیکے غرض سے بیگن کر نیکوں کی حفاظت کر اور بدوں کو مٹا دے۔

اے **یودھشٹر**۔ بارش ہونیکے باعث تمام ذی روح اور ذایقےدار پھل پیدا ہونے والے درخت کے سہارے سے پرند جسطرح اپنی بسر اوقات کرتے ہیں۔ اُسیطرح تمام متعلقین اور نیک لوگونکو اپنے زیر سایہ رکھکر اونکی بسر اوقات ہونے دے۔ دلیر۔ بہادر۔ جنگجو۔ دہوکہ نہ دینے والا بجرد۔ رحیم اور اپنے دولت وحشمت میں کل کا حصہ تصور کرنے والا فرمانروا ہو تو اوسکے سہارے سے لوگ اپنی بسر اوقات کرتے ہیں۔

باب (۱۰)

دوست کی نسبت مشورہ

یودھشٹر۔ اے پتامہ۔ خواہ کوئی کام بالکل ادنیٰ ہی کیوں نہو تاہم کسیکی رائے لینے کے بغیر صرف اپنی ذاتی رائے پر عمل کرنا محال ہوتا ہے۔ پھر سلطنتی کاروبار بلا رائے غیرے ادا کرنا کسطرح ممکن ہوگا۔ اوسکو کسی مشیر یا دوست کی رائے کے امداد کی ضرورت ہے۔ اسلئے اوس مشیر کے اوصاف عادات اور چلن کس قسم کے ہونا چاہیئے۔ اور فرمانروا کس پر اعتبار و اعتماد رکھے اور

کسپر نہ کیے اس کو آپ بیان کیجئے۔

ہشتم پتامہ "فرمانروا کے دوست چار قسم کے ہوتے ہیں۔ چند تو فرمانروا اور اون کی ایک ہی غرض و غایت اور ہم خیال ہونیکے باعث ہوتے ہیں۔ چند موروثی ہوتے ہیں۔ چند قدرتاً بنجاتے ہیں۔ اور چند زمانہ سازی کے طور پر (دولت کے لالچ سے) ہوتے ہیں۔ نیک مہاتما پانچویں قسم کا دوست کہلاتا ہے۔ وہ فی الحقیقت کسی ایک فریق یا دونوں فریق کا طرفدار نہیں ہوتا۔ بلکہ جس فریق میں راستی ہوتی ہے اوسکا وہ طرفدار بنتا ہے۔ اگروہ ان دونوں فریق سے بھی مبرا رہے تاہم راستی پسند آدمی کو چاہیئے کہ وہ نیک مہاتما کے پناہ میں رہے۔ جو بات اونکے پسند خاطر ہو اوسکا ذکر اونکے روبرو نکرے۔ جن فرمانرواوں کو فتحمندی کی آرزو ہے۔ وہ عدل اور جبر دونوں کو اختیار کرکے اپنا عمل رکھتے ہیں۔ صرف عدل کے اختیار کرنیسے اونکو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوتی۔

خیر منجملہ اون چار قسم کے دوسرے اور تیسرے قسم کے دوست کا اعلیٰ درجہ میں شمار ہوتا ہے۔ پہلے اور چوتھے قسم کے نسبت ہمیشہ مشتبہ حالت میں رہے۔ یا کل کو بھی ہمیشہ مشتبہ نظر سے دیکھا جائے ہر ایک کام پر اپنی نگرانی رکھے۔ حکمران دوست کے حفاظت کرنیکے نسبت بیخبر نرہے۔ فرمانروا کے مزاج میں بدنظری پیدا ہوجانے کے بعد تمام لوگ اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بد نیک بنجاتے ہیں اور نیک بھی بد ہوجاتے ہیں۔ دشمن دوست ہوجاتے ہیں۔ اور دوست دشمن بنجاتے ہیں۔ کیونکہ انسان کا خیال ہمیشہ ایک حالت پر قایم نہیں رہتا۔ جسکے باعث تھوڑے وقت کے لئے بھی اونپر کوئی کسطرح اعتبار کر سکیگا۔ اسلئے جو اہم امور ہوں اونکو اپنے ہی زیر نگرانی ادا کرے۔ کامل طور سے کسی پر اعتماد رکھا جائے تو وہ تمام دین اور دنیا کے خرابی کا باعث ہوگا۔ لیکن کل کے نسبت بے اعتبار ہونا اوسکا بھی موت سے کسیطرح کم درجہ میں شمار نہیں ہے۔ اسکے ماسوائے بے وقت اعتبار کا پیدا ہونا یہ بھی گویا مجسم موت ہے۔ کیونکہ اعتبار کنندہ موت کے پنجہ میں گرفتار رہتا ہے۔ وہ جسپر اعتبار کرتا ہے اگروہ چاہے تو یہ زندہ رہسکتا ہے۔ حاصل کلام اعتبار اور غیر اعتبار ان

دونوں میں بھی عیب موجود ہونے کے باعث بعض پر اعتبار رکھے اور بعض کے نسبت مشکوک رہے۔ یہ گویا قانون اخلاق کا دوامی قاعدہ ہے۔ اسکا خیال رہے میرے عدم موجودگی میں وہ میرے جائداد پر قابض ہوگا۔ جسکے نسبت فرمانروا کو یہ خدشہ ہو اوس سے ہمیشہ مشتبہ حالت میں رہے۔ کیونکہ وہ گویا دشمن کہلاتا ہے۔ اسبارےمیں داناؤں کی بھی رائے ہے۔ جسکے زراعت میں ہوکر پانی دوسرے کے زراعت میں جانیوالا ہوتا ہے۔ اُسکو گذرنے دینے کے لئے اگر مالک زراعت کی خواہش نہو تو وہ پانی تمام بند کو توڑکر دوسرے کے زراعت میں نہیں جاسکتا۔ لیکن شاید کسی وقت پانی حد سے زیادہ بڑھ جائے اس خوف سے وہ مالک زراعت بند کو توڑ دینے کی خواہش کرتا ہے۔ علیٰ ہذا سلطنت کے حدود کی حفاظت کرنیکے غرض سے جو لوگ مقرر کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ نہ چاہیں تو دشمن کی فوج حدود کے اندر ہرگز داخل نہوسکیگی۔ لیکن محافظین کو اسبات کی خبر ہو جائے کہ دشمن کی فوجی قوت بڑھی ہوتی ہے تو وہ اوس خوف کے باعث غنیم کے فوج کو حدود کے اندر داخل ہونے کے لئے اجازت دینے کا ارادہ کرتے ہیں۔ حاصل کلام سلطنت کے سرحدی حفاظت کرنیوالے محافظین بھی قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اسلئے یہ سمجھنا چاہئے کہ جو لوگ اس قسم میں سے ہوں اونہیں دشمن تصور کرلیں۔ فرمانروا کے جو سچے خیرخواہ دوست کہلاتے ہیں اونکے طبیعت کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اوس فرمانروا کا چاہے جسقدر عروج ہو اوسکو دیکھکر اونکی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ اور اُنہیں خفیف سا نقصان پہونچنے پر وہ بے انتہا ملول خاطر ہوتے ہیں۔ یہ گویا اعلیٰ درجہ کے دوست ہونیکی علامت ہے۔ اگر فرمانروا کو اسبات سے آگاہی ہوجائے کہ ہمارا وجود نہو تو اُنکا وجود بھی باقی نرہیگا۔ اسطرح جنکے نسبت خیال ہوتا ہے۔ اونپر اپنے والدکیطرح اعتبار کرے۔ اپنے قوت اور جاہ وحشمت میں ترقی ہوجائے تو ہرطرح انکی بھی ترقی کرے۔ نیک کام کرنے میں بھی اگر آئندہ چلکر کچھ مشکلات پیش آنے والی ہوں اور ایسے کام کرنیکی نسبت جو ہمیشہ مانع ہوتا ہے اوسکو بھی دوست میں شمار کرے۔ آئندہ چلکر فرمانروا پر مصیبت آئیگا جسے خدشہ معلوم ہوتا ہے وہ بھی نیک دوستوں میں شمار ہونیکے قابل سمجھا جاتا ہے اس قسم کے دوست کے تباہی کی خواہش

خواہش ہوتی ہے وہ لوگ گویا فرمانروا کے دشمن ہیں۔ دوست پر نازل ہونیوالی مصیبت کا جنہیں ہمیشہ
کھٹکا لگا رہتا ہے اور سے انتہا عروج ہونے پر بھی جنکی طبیعت سیر نہیں ہوتی اس قسم کے دوست کو اپنی
جان کے برابر عزیز سمجھا جائے۔ حسین۔ جسمانی رنگت میں خوشنما۔ خوش گلو۔ متحمل مزاج۔ متین۔ بغض و حسد
نہ رکھنے والا۔ خاندانی اور کثیر الاولاد۔ اس قسم کے دوست کا درجہ مسبوق الذکر دوست سے کم ہے۔ اے یودھشٹر
ہوشیار۔ چالاک۔ قوت حافظہ رکھنے والا۔ مستعد۔ غصہ کی عادت سے مبرا۔ عزت یا ہتک ہونے پر
بھی کسی وقت اپنے دلکو ملال نہونے دینے والا۔ اس قسم کا اوستاد یا دوست یا کسی نہایت ملاقاتی
کو شاہی محل پر منتظم مقرر کیا جائے۔ اور ہمیشہ اوسکی عزت و وقعت ہوا کرے۔ تیسرے نہایت راز کے معاملات
دنیا اور آخرت کے حالات سے بھی اگر وہ واقف ہوجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اپنے والد کیطرح اوسپر
اعتبار کر۔ ذمہ داری کی ایک ہی خدمت پر متعدد عہدہ داروں کا تقرر نکر۔ کیونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ
ایک ہی معاملہ میں اکثر کی رائے میں ہمیشہ اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ اور اوسکو ایک دوسرا برداشت
نہیں کرتا۔ جو شہرت کو مقدم سمجھتا ہے۔ قاعدہ کے بموجب عمل کرتا ہے۔ قوت دار سے مخالفت
نہیں کرتا۔ بیکار کام میں وقت ضایع نہیں کرتا۔ اور خواہشات شہوانی۔ طمع یا غصہ کے باعث مذہب
کو نہیں بدلتا۔ مستعد رہتا ہے۔ اور جسکے گفتگو میں مطلب براری کی قوت ہوتی ہے۔ انہیں صفات
کا آدمی تیرا معتمد علیہ ہونا چاہئے۔ خاندانی۔ نیک خصلت۔ متحمل مزاج۔ خودستائی نکرنے والا۔ بہادر
لایق۔ دوراندیشی کے ساتھ معاملہ کو تصفیہ کرنے میں ہوشیار۔ اس قسم کے آدمی کو اپنا وزیر بنا کر
تمام امور پر اسکا تقرر کر جسکی عزت و وقعت ہوتی ہے۔ جسے فرمانروا اپنے رنج و راحت کا غمگسار سمجھتا ہے
جسکے مدد و معاون اعلے درجہ کے لوگ ہیں۔ جو اپنے فرائض کو نہایت عمدگی کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔
مناسب اور موزوں خدمات پر کامل طور پر جنکا تقرر ہو چکا ہے۔ اس قسم کے مشیر اہم کام کرنیکے
آمادہ ہوکر ہر طرح بہبودی کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابلہ کے طور پر بڑھ چڑھکر کام کو
انجام دیتے ہیں۔ اور کسی کام کو بجا لانا مقصود ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے ذکر مذکور کردیتے ہیں
اے یودھشٹر۔ تو یاد رکھ کہ موت کیطرح ہم کفو سے بھی خوف رہا کرتا ہے کیونکہ با جگذار

حکمراں کیطرح ہم کفو کو بھی فرمانروا کی دولت وحشمت کو دیکھکر مارے حسد کے کسی وقت برداشت نہیں ہوتی۔
اے راجہ۔ راستی پسند۔ فیاض حیادار۔ اور راست گو اس قسم کے نیک فرمانروا کی بربادی ہونے
کے نسبت سوائے ہم کفو کے اور کسی غیر کی خواہش نہیں ہوتی۔ جو لوگ اپنے ہم کفو نہیں ہیں اُنسے بھی
راحت حاصل ہونیکی امید نہیں کیجاتی۔ اگر غیر کو اپنے پاس رکھیں تو دوسرے لوگ مارے غصہ کے برہم
ہونا شروع کرتے ہیں۔ اگر انسانکی کسی غیر سے بیوقعتی ہونا شروع ہو تو اوسکو اپنے ہم کفو کا سہارا اُٹھانا
کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایک ہم کفو شخص اپنے عزیزوںمیں سے کیسی بیوقعتی ہوتے دیکھکر برداشت نہیں کرسکتا
ہم کفوؤں میں سے کسی نے آپس میں ایک دوسرے کی بیوقعتی کی تو اُسکے نسبت اونمیں سے دوسرے خیال
کرتے ہیں کہ یہ گویا ہماری قومی بیوقعتی ہوئی۔ حاصل کلام اپنے ہم کفو میں چند باتیں اچھی ہوتی ہیں
اور چند میں خامی ہوتی ہے۔ جو اپنا ہم کفو نہیں ہوتا وہ ہرگز نہ مہربان ہوتا ہے نہ ادب کیساتھ پیش آتا ہے
اچھے بُرے دونوں باتیں اپنے ہم کفو میں پائی جاتی ہیں۔ اسلئے اونسے مخالفت نکریں بلکہ لوگوں میں
انکی عزت ووقعت قایم رکھیں اور خود انکی عزت ووقعت کرکے ہمیشہ زبان اور عمل سے بھلائی کریں کسی قسم
کی مخالفانہ کارروائی نکریں۔ اگرچہ صدق دلی سے اونپر اعتبار نرکھیں تاہم بظاہر اعتبار کی حالت
ظاہر کریں۔ اونمیں خوبیاں موجود ہیں یا عیوب اسکے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ جو اسطرح باخبر
ہوکر عمل رکھتا ہے اوس سے دشمن بھی خوش رہتے ہیں۔ صرف خوش ہی نہیں بلکہ وہ دوست بنجاتے ہیں
اپنے ہم کفو متعلقین۔ غیر متعلقین۔ دوست اور دشمن وغیرہ کے نسبت سابق میں بیان کرچکے ہوئے
اصول پہ جو فرمانروا عمل رکھتا ہے وہ دائمی نیکنامی اور شہرت حاصل کرتا ہے۔

باب (۱۱)

اراکین سلطنت کے علامات

یودھشٹر۔ اے پتامہ۔ اراکین سلطنت۔ دوست۔ خدمتگزار اور وزرا میں کونسے صفات

ہونا چاہئیں۔

بہشتم بتاسمہ "حیادار۔ تمام اعضاؤں پر قابو رکھنے والے۔ راستی اور سادگی سے متصف عدل اور ظلم کی تعریف کو عمدہ طور پر بیان کرنیکی قوت رکھنے والے جو لوگ ہوں وہی تیرے ارکین ہوا کریں۔ اے راجہ نہایت شجاع۔ علم سے بہرہ ور۔ نہایت ہشاش۔ اور کسی کام کو ادا کرنیکے نسبت بے انتہا اُمنگ رکھنے والے خدارسیدہ نیک خصلت لوگ جو تیرے پاس رہا کرتے ہیں کسی مصیبت کے آنے پر تو اونسے امداد لیا کر۔ خاندانی شریف کی ہمیشہ عزت و وقعت کرنے سے ضرورت پیش آنے پر وہ اپنے قوت کو پوشیدہ نہیں رکھتے۔ اسلئے کسی شریف خاندانی کو اپنا دوست بنا۔ اُسے اپنا دوست بنانے سے خواہ اوسکی امداد کرے یا کسی موقع پر اُسے خوش رکھے یا نہ رکھے یا تکلیف دے تاہم وہ تجھ سے جدا نہوگا۔ اے **یودہشٹر** خاندانی۔ مہذب ملک میں پیدا شدہ۔ لایق۔ خوشرو۔ عالم۔ تجربہ کار اور ہمدرد انہیں صفات کے لوگ تیرے خدمتگزار ہوا کریں۔ جو ادنی رذیل خاندان میں پیدا شدہ لالچی غصہ ور اور بیغیرت لوگ ہوتے ہیں جبتک اونکی مٹھی گرم ہوتی رہے یعنے اونسے روپیہ پیسہ کا سلوک ہوتا رہے اسوقت تک ہی وہ تیری اطاعت بجا لایا کرینگے۔ آئندہ خیریت۔ خاندانی نیک خصلت دلی منشاء کو جاننے والے۔ سخت مزاج نہونے والے۔ موقع محل۔ زمانہ کے نشیب و فراز اور فرائض سے واقف کار اور اپنے آقا کی بہبودی کے جو لوگ خواستگار ہوتے ہوں تمام معاملات کی نسبت فرمانروا انہیں کو اپنا وزیر مقرر کرے۔ اے **یودہشٹر** روپیہ کے خیرات کرنے۔ اعزاز۔ عہدہ کے سرفراز کرنے۔ عمدہ طبوشات کے عطیہ عزت و وقعت اور بہبودی کرنے سے تو جنہیں اپنا عزیز سمجھیگا وہ صرف تیری دولت اور راحت کے حصہ دار ہونگے۔ اے **یودہشٹر** جنکا روپیہ حد سے زاید تجاوز نکر چکا ہو اس قسم کے عالم۔ نیک چلن۔ پابندی کے ساتھ عمل کرنے والے۔ ہمیشہ تیرے سوا دوسرے کی التجا نکرنے والے سفلہ مزاج نہونے والے۔ اور راست گو لوگ تجھکو ترک نکریں۔ جو کمظرف غبی اور زمانہ کے طور وطریق سے بے خبر بستہ ہوں اور اپنے عہد کی پابندی نہ کرتے ہوں اُنسے تو نفرت کیا کر۔ فرمانروا ایک آدمی کے غرض سے تمام گروہ کو ترک نکرے۔ اور اگر صرف کسی ایک ہی کو قبول کرنا ضروری ہی تو

وہ اکیلا جو تمام گروہ میں اعلیٰ سمجھا جاتا ہو اوسیکو قبول کرکے تمام گروہ کو ترک کردے۔ کسی شخص میں
کوئی اعلیٰ صفت کا ظاہر ہونا بہبودی کی علامت ہے۔ اے **یودھشٹر** جسکی نیکنامی اور شہرت ہی
مقدم معلوم ہوتی ہے۔ اپنے عہد کے مطابق عمل رکھتا ہے۔ اہل قوت کا اعزاز و احترام کرتا ہے۔ جن سے
مخالفت کرنا نامناسب ہے اونسے مخالفت نہیں کرتا۔ خواہشات شہوانی پوری کرنیکے خاطر یا کسی قسم کے
خوف۔ غصہ یا لالچ کے باعث اپنے آبائی مذہب کو ترک نہیں کرتا۔ راست باز۔ رحم دل۔ [illegible] بے تکبر
کسی راز کے معاملات کے نسبت غور و خوض کرتے وقت ایسے ہی لوگوں سے مشورہ لیا کر۔ لیکن تمام امور میں
انکی طبیعت کا امتحان لینا ضروری ہے۔ خاندانی۔ عیالدار۔ متحمل مزاج۔ مستعد۔ اپنے دلکو قابو
میں رکھنے والا۔ دلیر۔ احسان کو ماننے والا۔ اور راسخ الاعتقاد ہونا سرسبزی کی علامت ہے۔ اگر لایق
شخص اسطرح عمل رکھا کرے تو دشمن بھی اوس سے خوش رہینگے۔ بلکہ اوسکے دوست بنجائینگے۔ لایق
اپنی بہبودی چاہنے والے۔ تجربہ کا درجہ رکھنے والے۔ قابل اعتبار۔ خاندانی۔ ملکی۔ باوجود مال و دولت
کی طمع دلانے کے بھی جنکا ہموار ہونا غیرممکن سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک مرتبہ کیلئے نامزد ہو چکنے کے بعد
اوسے ترک کرکے دوسریکے پاس نہ جانے والے ان تمام امور کے امتحان میں کامیاب شدہ اور
متعلقین سے بھی وزراء کے خوبی اور عیوب کے نسبت امتحان لیں۔ جس فرمانروا کو اپنی بہبودی
منظور ہے وہ اچھے خاندان میں پیدا شدہ مقدس بید کے احکام کے بموجب عمل کرنے والے آباو
اجداد کے زمانہ سے اپنے زیرسایہ پرورش پائے ہوئے اور غرور سے مبرا۔ جنمیں یہ خصلتیں ہوں
اونہیں کو اپنا وزیر بنائے جو منکسر المزاج۔ نیک خصلت۔ چست و چالاک۔ زبانی اور عملی طور پر مکر و فریب
سے مبرا۔ تجربہ کار اور امور سلطنت کے بار کو متحمل کرنے والا۔ اس قسم کے آدمی کی شجاعت۔ رعب داب
رحم دلی۔ نیک کرداری۔ ہر دلعزیزی۔ متانت اور اعضاؤں پر قابو رکھنے کی قوت کا امتحان
کر چکنے کے بعد فرمانروا اُسے اپنا وزیر مقرر کرے۔ جس بات کا علم ہونا ضروری ہے۔ اوس کے
معلومات کرا دینے کے نسبت جسکے زبان میں قدرت ہو اور اُسکی تدبیر کو سوچ کر نکال لینے میں ہوشیار
ہو۔ خاندانی۔ اپنے عہد کا پابند۔ دوسرونکے دلی ارادہ کو جاننے والا۔ سخت مزاج نہونے والا

موقع اور محل سے آگاہ۔ ملکی حالات اور فرایض سے واقف کار۔ اپنے آقا کی بہبودی اور
کام کرنیکے نسبت جو خواہشمند ہو اوسکو فرمانروا وزارت کی خدمت پر مقرر کرے۔ جس شخص میں
رعب داب نہو اُس سے جو ربط رکھتا ہے وہ فرایض اور غیر فرایض کی نسبت کوئی صحیح رائے قایم
نہیں کرسکتا۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ دوسرونکو بھی ہر ایک کام کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا کرتا ہے۔
علی ہذا جو وزیر عالی خاندان ہو اور دھرم۔ ارتھ اور کام ان تینوں سے مملو ہونیکے باوصف
بھی اوسمیں موقفیت کا مادہ نہو تو کسی راز کے معاملے کی نسبت اُس سے غور و خوض ہونا غیر ممکن ہے۔
اور علی ہذا جو خاندانی نہو۔ لیکن بہت کچھ واقف کار بھی ہوتا ہم وہ کسی ہادی مراحل کا سہارا
نہونے والے اندھے کیطرح گمراہ ہوتا ہے جسکے باعث کسی ادنے درجہ کے کام کی نسبت بھی کوئی
تدبیر اُسے نہیں سوجھتی۔ اور اگرچہ علم سے بہرہ ور اور ہوشیار اور جوڑ توڑ کرنیکی ترکیب سے
بھی واقف ہے۔ لیکن اوسمیں استقلال کا مادہ نہیں ہے تو وہ ایک عرصہ کے بعد بھی کسی کام کو
انجام نہ دیگا۔ جو نہ علم سے واقف ہے اور نہ اعلیٰ درجہ کی عقل رکھتا ہے۔ اگر وہ خاص طور پر
کسی کام کو اپنے ذمہ لے چکا ہوتا ہم اہم امور کی نسبت غور کرنا اُس سے ناممکن ہے۔ اگر وزیر
دلسے آقا کی بہبودی نہ چاہنے والا ہو تو اوسپر اعتبار رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اسلیئے اس قسم کے
وزیر سے اپنے راز کا اظہار نکرنا چاہیئے۔ جسطرح باریک روزن سے آگ درخت میں داخل ہوکر اوسکو
جلاکر خاک کردیتی ہے۔ اوسیطرح کینہ ور وزیر دیگر وزراء کی امداد حاصل کرکے فرمانروا کو نقصان
پہنچا سکتا ہے۔ بعض وقت فرمانروا خفا ہوتا ہے۔ معطل کرتا ہے۔ حالت خفگی میں زبان سے
حقارت آمیز کلمات کہتا ہے۔ بعدہ وہ مہربان بھی ہوتا ہے۔ سوائے فرمانروا سے محبت کرنے والے
وزیر کے اوروں سے ان باتوں کا برداشت ہونا محال ہے۔ اسلیئے وزیر محبت کرنے والا
ہونا چاہیئے۔ وزیر کا غصہ خونخوار جانور کے جوش کے مانند ہوتا ہے۔ اپنے آقا کی بہبودی کے
ارادہ سے جو اوسکے حرکات برداشت کرتا ہے اور جو رنج و راحت کو مساوی درجہ میں شمار کرتا ہے۔
ایسے ہی آدمی سے کسی معاملہ کی نسبت مشورہ لیا کرے۔ جسکے مزاج میں کینہ رکھنے کی خاصیت ہوتی ہے

وہ خواہ محبت کرتا ہو اور دوسرے اچھے صفات بہی اوسمیں موجود ہوں تاہم وہ فرمانروا کے راز کے باتیں سننے کے قابل نہیں ہے۔ جو دشمن سے تعلق رکھتا ہے اور رعایا کی عزت و وقعت نہیں کرتا اوس کو دشمن ہی تصور کرنا چاہئے۔ فرمانروا کے راز کے معاملات اوس تک جانا مناسب نہیں۔ جاہل۔ پاک وصاف نہ رہنے والا۔ غرور سے تنا ہوا۔ دشمن کی خدمت بجالانے والا۔ غصہ ور اور لالچی بہی فرمانروا کے راز کے باتیں سننے کے قابل نہیں ہے۔ جدید ملازم شدہ وہ خواہ نہایت اطاعت گذار و تجربہ کار ہو اور ہم اپنے تمام مال و دولت کا نصف حصہ دیکر اوسکی عزت و وقعت کریں تاہم وہ راز کے باتیں سننے کے قابل نہیں ہے۔ جسکا والد سابق میں بلا کسی وجہ کے ہم سے رنجیدہ ہو چکا ہے اگر ہم اوسکو کسی اعلیٰ عہدہ پر بہی سرفراز کرکے اوسکی عزت و توقیر کریں تاہم وہ فرمانروا کے راز کے باتیں سننے کے لایق نہیں ہے کسی ادنیٰ کام کے نسبت بہی جس دوست پر لوگوں نے الزام لگایا ہو خواہ اوس دوست میں دوسرے بہت سے اچہے باتیں بہی موجود ہوں تاہم وہ راز کے باتیں سننے کے لایق نہیں ہے۔ جو ہوشیار۔ چالاک۔ زود فہم۔ لایق۔ ملکی۔ پاکیزگی کے ساتھ رہنے والا اور ہر کام میں بے لوث رہتا ہو وہی فرمانروا کے راز کے معاملات سننے کے لایق ہے۔ جو تجربہ کار۔ اپنا ہم مرتبہ اور صاف باطن ہے وہی راز کے باتیں سننے کے لایق ہے۔ جو راست گو۔ نیک خصلت۔ مسن۔ حیادار۔ متین اور آبائی طریقہ کے بموجب عمل کرتا ہے وہی راز کے معاملات سننے کے لایق ہے۔ جو بشاش رہتا ہو۔ جسکی نظر یکساں ہو۔ راست گو۔ تجربہ کار۔ گناہوں سے پرہیز کرنیوالا۔ راز کے معاملات کے نسبت غور کرنیکی قوت رکھنے والا۔ موقع اور محل سے واقف کار۔ اور دلیر ہو وہی راز کے معاملات سننے کے قابل ہے۔ جو فرمانروا اپنے سلطنت کا بہی خواہ ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے جو باوجود قوت دار ہونیکے بہی تدبیر کے ساتھ تمام لوگونکو ہموار کرسکتے ہوں اپنے دلی راز بیان کرے۔ جو انصاف کرنیکے باعث سلطنت اور دار السلطنت کے باشندوںمیں اعتبار پیدا کر چکا ہو۔ اور جو باوجود دلاور ہونیکے علم الاخلاق کا بہی ماہر ہو۔ وہی راز کے معاملات سننے کے لایق ہے۔ حاصل کلام جو سابق میں بیان کرچکے ہیں وہ تمام خوبیوں سے متصف۔ نہایت واجب التعظیم۔ فرمانروا کے رائے سے واقف کار۔ اور اعلیٰ درجہ کے

کام کرنیکی خواہش رکھتا ہو ۔ اوّل درجہ اس قسم کے تین شخص فرمانرواکے وزیر ہونا چاہئیں ۔ اپنے اور دشمن کے رعایا میں کون کونسے عیوب ہیں اوسکو وہ دیکھا کریں ۔ فرمانرواکے سلطنت کی ترقی ہونا یہ بالکل وزراکے دوراندیشی ۔ کارگذاری ۔ اور لیاقت پر منحصر ہے ۔ اپنے عیوب دشمن کے نظر میں آنے نہ دیوے جسطرح کچھوا اپنے تمام اعضاء کو پوشیدہ رکھتا ہے ۔ اُسیطرح فرمانروا سلطنت کے تمام امور کو پوشیدہ رکھے ۔ لایق وزیر کو چاہیئے کہ سلطنت کے متعلق جو رازکے اہم معاملات ہوں ۔ اونہیں عوام الناس سے پوشیدہ رکھے ۔ طبقۂ وزراء میں کے اکثر وزیر صرف تنخواہ کے خاطر عجز وانکسار ظاہر کرتے ہیں اور بیخودی ۔ غصہ ۔ غرور اور ضد کو ترک کرکے فرمانرواکے حسب مرضی عمل پیرا ہوتے ہیں ۔ لیکن اون پر اعتبار نہ کرکے سابق میں بیان کرچکے ہوئے وزراء کے امداد سے رازکے معاملات کے نسبت مشورہ کریں ۔ اُن سبکی رائے سنکر اور اوسپر غور کرنے کے بعد اپنی مناسب رائے ظاہر کریں ۔ اگر اسپر بھی کسی معاملہ کا تصفیہ نہو تو کسی خدارسیدہ نیک بزرگ سے استفسار کرکے جو کچھ تصفیہ پائے اوسکے بموجب عمل کریں ۔ کسی معاملہ کے نسبت جسوقت غور کیا جائے ۔ اوس وقت پست قد ۔ کوزہ پشت ۔ دبلے پتلے ۔ اپاہج ۔ نابینا ۔ لایعقل مستورات ہیجڑے اور جانور وغیرہ کا اپنے اطراف میں گذر ہونے نہ دیں

باب (۱۲)

راجہ اندرا اور برہسپتی کا مکالمہ

اور

دیجوئی کی عظمت

بھشم پتامہ ۔ اے یودہشٹر عنوان مذکورالصدر کے بارہ میں برہسپتی اور راجہ اندر

میں جو مکالمہ ہو چکا ہے۔ وہ قدیم تاریخ میں حسب ذیل بیان ہے۔

راجہ اندر۔ اے ماہتما وہ کونسا عمل ہے جسمیں تمام عمدہ صفات شامل ہیں اور جسکے کرنیسے انسان تمام ذی روح کو مقبول ہو کر بے انتہا شہرت اور ناموری حاصل کر سکتا ہے۔؟

برہسپتی۔ اے راجہ اندر۔ دلجوئی! یہ ایک ایسی معجون مرکب ہے جسمیں تمام باتیں شامل ہیں جو اوسکو اختیار کرکے عمدہ طور پر استعمال کرتا ہے۔ وہ تمام ذی روح کو مقبول ہوتا ہے۔ اور اوسکے ذریعے سے اوسکو بے انتہا شہرت اور نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہی سبکو عزیز ہوتا ہے۔ غرور کے باعث جو کسی سے گفتگو نہیں کرتا اور ہمیشہ پیشانی پر بل ڈالے رہتا ہے وہ دلجوئی کا طریقہ اختیار نکرنیکے باعث عام لوگوں میں بری نظر سے دیکھنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ کسی پر نظر پڑتے ہی جو فرمانروا خود ہی گفتگو کرنیکی پیشقدمی کرتا ہے۔ اور اوسیں بھی خاصکر خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتا ہے اوس سے لوگ حد درجہ رضامند اور خوش رہتے ہیں۔ خیرخیرات اور فیاضی کے ساتھ اگر دلجوئی اور ہمدردی کا طریقہ نہو تو وہ خیرات اور فیاضی بغیر نمک شامل کی ہوئی غذا کیطرح عام لوگونکے دلونکو خوش نہیں کر سکتی۔ رعایا سے باوجود مال و دولت لینے کے بھی شیریں کلامی اور اخلاق کے ساتھ پیش آنے سے تمام لوگونکے دلونکو مسخر کر سکتے ہیں۔ کیسکو جرمانہ اور سزا دینا منظور ہو تب بھی نرمی اور دلجوئی کے طریقہ کا استعمال کرنا چاہیے اگر اس قسم سے عمل کیا جائے تو اوس سے نفع ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور لوگ بھی پریشان نہیں ہوتے۔ اور اسکے مقابل کوئی دوسرا مفعول علاج نہیں ہے۔

بھیشم پتامہ۔ برہسپتی کے مذکورالصدر طریقہ بیان کر چکنے کے بعد راجہ اندر نے اوسکے بموجب عمل کیا۔ اے رانی **کونتی** کے فرزند تو بھی مذکورالصدر طریقہ اختیار کرکے اوسکے بموجب عمل کرتا کہ مقبول عام بنجائے۔

باب (۱۳)

وزرا کا تقرر اور مباحثہ کا تصفیہ

یودہشٹر - اے شاہو نکے سرتاج - دنیا میں رعایا کو پرورش کرنیکا وہ کونسا طریقہ ہے جسکے باعث فرمانروا خاص طور پر نیک کام ادا کرکے ہمیشہ قایم رہنے والی شہرت اور سکینت حاصل کر سکتا ہے؟

بہشم پتامہ - بلا کسی نقص باقی رکہنے کے مباحثہ کا تصفیہ کرکے رعایا کی پرورش کرنے کے لئے مستعد رہنے والے نیک فرمانروا کو نیکی - شہرت - دنیا اور آخرت یہ تمام چیزیں حاصل ہوتی ہیں -

یودہشٹر - فرمانروا کس سے معاملہ رکہے اور کس طریقہ سے مباحثہ کا تصفیہ کرے - اور معاملہ کی شکل کسطرح ہونی چاہئے - ان باتوں کے نسبت میں آپ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں - اسلئے اے فاضل مہاتما گیانی پتامہ اسکو آپ من وعن بیان کیجئے - ایک اچہے انسان میں جن صفات کے ہونیکے نسبت آپ نے سابق میں ذکر کیا ہے - وہ تمام صفات ایک ہی انسان میں موجود ہونا میرے نظر میں محال پایا جاتا ہے -

بہشم پتامہ اے فاضل دانا **یودہشٹر** تیرا جو کچھ خیال ہے وہ درست ہے - اون تمام صفات سے متصف ایک انسان کا ملنا ہی دشوار ہے - تاہم اگر کوشش کیجائے تو کیا کسیقدر بہی لیاقت رکہنے والے انسان کا اس دنیا میں دستیاب ہونا محال ہے -؟ ہرگز نہیں - خیر - کن صفات سے متصف لوگونکو اپنا وزیر و ندیم بنانا چاہئے - اوسکے نسبت میں بیان کرتا ہوں -

علم دوست - پختہ خیال - تمام علوم پر عبور حاصل کئے ہوئے - پاکیزہ خصلت - ان صفات کے نیک چار خدا رسیدہ بزرگ - بڑے دلیر اور ہتیار کا استعمال کرنے والے - آٹھ چہتری - اور اکیس متمول تجار اور روزانہ کاروبار کو پاکیزگی کے ساتھ ادا کرنے والے - منکسر مزاج تین (شودر) خدمتی کو تو اپنا وزیر بنا - علی ہذا کسی کتب کو سننے کا خواہشمند - اور اوسکو سنکر غور اور عمل کرنے والا اور اوسپر رائے قایم کرنیوالا - دینی اور دنیوی علوم سے واقف کار - ان آٹھ صفات سے موصوف - کامل - صاف باطن اور پنجاہ سالہ عمر دینی واعظ کو تو اپنا وزیر بنا - اور وہ مذکور الصدر کے علاوہ **شورتی** - **سمرتی** سے واقف کار - عجز و انکسار کے ساتھ عمل رکہنے والا - تمام ذی روح کو مساوی نظر سے دیکہنے والا - دولت سے بے طمع - اور مباحثہ کرنے والوں کے تصفیہ کرنیکے نسبت

مستعد رہنے والا ہونا چاہیئے۔ اور اسکے ماسوا شکار۔ قماربازی۔ مستورات سے محویت۔ مئے نوشی
کڑی سزا دینے۔ گفتگو میں کسی پر اتہام لگانے اور دوسرے کی گفتگو سے غیر مناسب معنی پیدا کرنے اور
شیخی بگھارنے ان سات قسم کے نہایت خطرناک عادات سے وہ بالکل مبرا ہے۔ جس معاملہ کے نسبت مشورہ
کرنا مقصود ہو آٹھ وزراء کو فراہم کرکے اوسکو حل کریں بعد ازاں وہ معاملہ معہ اپنی رائے کے فرمانروا کے
پاس پیش ہو اور وہاں اوسکا اخیر تصفیہ ہونے کے بعد عوام اور دیگر عہدہ داران سلطنت کے اطلاعیابی
کے غرض سے اوسکو مشتہر کردیا جائے۔ اسکے بموجب عمل رکھکر تو ہمیشہ رعایا پر نظر التفات رکھا کر۔ پوشیدہ
یا بظاہر کسی سے ناجائز روپیہ نہ لیا کر۔ کیونکہ اسکے باعث سلطنت کے انتظام میں ہرج واقع ہوگا اور
اوسکو نقصان پہونچنے کے بعد اوسکے بدولت پیدا ہونے والی خرابی تجھے اور تجھکو روپیہ دینے والے
دونوں کو نقصان رساں ثابت ہوگی۔ باز بحری کے خوف سے فرار ہونے والے پرندوں کیطرح
تیرے سلطنت کی رعایا بھی فرار ہوگی۔ یا دریائی طوفان کے صدمہ سے شکست پاچکے ہوئے جہاز کیطرح
وہ رفتہ رفتہ بے ٹھکانے پہونچ جائیگی۔ اگر فرمانروا دنیا میں عدل کے خلاف اور ناجائز طور پر رعایا
کے ساتھہ برتاو کرتا رہے تو اوس سے رعایا کے دلمیں ایک قسم کا خوف پیدا ہوگا جسکے باعث فرمانروا
کو بیکنٹھ نصیب نہوگا۔ علی ہذا اے راجہ خواہ ولیعہد ہو۔ وزیر ہو یا حکمراں جو انصاف کے خلاف
عمل کریگا اوسکا بھی وہی حشر ہوگا۔ فرمانروا نے جن خدمات پر عہدہ داروںکو مقرر کیا ہو وہ اگر ناجائز
طور پر اوس خدمت کو بجا لاتے ہوں تو وہ گویا خود پیشرو بنکر اوس فرمانروا کو ساتھ لیکر تحت السرا کو پہنچ جاتے ہیں
زبردست اور زیردست دونوںکا مالک فرمانروا ہی ہوا کرتا ہے۔ عدل کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد مدعی
اور مدعی علیہ کے بیان میں شہادت یہی اعلیٰ درجہ کی چیز کہلاتی ہے۔ حاصل کلام اوسکے ذریعہ سے
اوس مقدمہ کا تصفیہ کرے۔ جو مال و متاع بحث طلب ہے اگر اوسکے متعلق شہادت دستیاب نہوتی ہو
یا وہ یقینی طور پر کسی کی ملکیت قرار نہ دیجاتی ہو تو اوس حالت میں بدیہی ثبوت سے کام لیکر اوس کا
تصفیہ کریں۔ جو ملزم قرار پائے اسکو قصور کے حیثیت کے مطابق سزا دیں۔ اگر ملزم متمول
ہے تو اس پر نقد جرمانہ کریں مفلس ہونے کے صورت میں اوسکو قید کی سزا دیں۔ اور جو

بدچلن ہوں اونہیں جسمانی سزا دیجائے۔ جو لایق اور ذی وقعت ہوں فرمانروا مال و دولت سے امداد دیکر اونکی پرورش کرے جو فرمانروا کے خون کرنیکا ارادہ کرے یا کسیکے گہر کو آگ لگائے یا سرقہ کا مجرم ہو۔ یا عام طور پر نقض امن برپا کرے اوسکو انواع و اقسام کی اذیت دیکر قتل کریں۔ ایسے رعایا کے سرتاج۔ آئین حکمرانی کو جائز طور پر بجا لانے والے اور اپنے فرایض کو ادا کرنے میں مشغول رہنے والے حکمراں سے نیک ہی کام ادا ہوتے ہیں۔ جو نالایق فرمانروا جائز و ناجائز باتونکا پاس و لحاظ نکرکے اپنے حسب مرضی سزا دیتا ہے۔ دنیا میں اوسکی بدنامی ہوتی ہے۔ اور بعد از موت اوسکو جہنم نصیب ہوتا ہے۔ اگر زید پر الزام عاید ہوچکا ہو تو اوسکے بدلے بکر کو سزا ندیں۔ لیکن مجرم کا پتہ چلانے کیلئے اوسکی اولاد وغیرہ کو یہ حکم دیکر کہ مجرم کو حاضر کرو۔ اوسکے حاضر کردینے تک حراست میں رکھیں۔ اور اگر باوجود اس تدبیر کے بہی مجرم کا پتہ نہ چلے تو حراست میں داخل شدہ لوگونکو رہا کریں۔

ایلچی کے صفات

بہشم تیامہ۔ خواہ کسی قسم کی دقت اور مصیبت پیش آئے تاہم فرمانروا ایلچی کو قتل نکرے کیونکہ انہیں قتل کرنیسے انواع و اقسام کے خرابیاں پیدا ہوتے ہیں۔ جسکے باعث وہ فرمانروا معہ وزیر کے جہنم واصل ہوتا ہے۔ خاندانی۔ عیالدار۔ گفتگو کرنے میں مشاق۔ مستعد۔ شیریں کلام قوت حافظہ رکھنے والا۔ اور جن باتونکو بیان کرنے کے لئے کہدیا گیا ہے اوسقدر پیام پہنچانے والا یہ صفات ایلچی میں ہوا کریں۔ فرمانروا کا محافظ۔ دربار کا نگہبان۔ سلطنت کے معرکتہ الآرا مقامات کی حفاظت کرنے والا یہ صفات بہی اوسمیں موجود ہوں۔ علم الاخلاق اور پولیٹیکل اکانومی کے اصول سے واقف کار۔ موقع اور محل کو جاننے والا۔ لایق۔ دلیر۔ غیر تمند۔ راز کے معاملات کو پوشیدہ رکہنے والا۔ خاندانی۔ راستی پسند۔ اور گناہونسے مبرا ان صفات کا وزیر قابل تعریف ہے۔ علیٰ ہذا سپہ سالار فوج بہی ان صفات سے متصف۔ فوج کو ترتیب کیساتہہ قایم کرنے والا۔ آلات حرب

کے اصول سے واقف کار۔ بہادر۔ بارش۔ سردی وگرمی اور ہوا کو برداشت کرنے والا اور دشمن کے غلطیوں کو شناخت کرنے والا ہونا چاہیئے۔ اے شاہو نکے سرتاج فرمانروا کو چاہیئے کہ عوام کے دلمیں اپنا اعتبار قایم کرے۔ لیکن خود کسی پر اعتبار نہ رکھے۔ بلکہ اپنے اولاد کا بہی اعتبار کرنا مناسب نہیں یہ گویا مینے علم الاخلاق کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ کسیپر اعتبار کا نکرنا فرمانروا کا نہایت اعلی درجہ کا راز ہے۔

باب (۱۴)

طریقۂ حفاظت سلطنت

بہشتم تیامہ اے یودہشٹر رعایا کی محافظت کے غرض سے جو عہدہ دار مقرر کئے جاتے ہیں وہ بجائے حفاظت کرنیکے الٹے رعایا کے تباہ و برباد کرنیکے خواہشمند گناہوں سے بہرے ہوئے غیر کے دولت کو غصب کرنے والے اور بدطینت ہوتے ہیں۔ اُن سے رعایا کو بچانا ضرور ہے بیوپاریوں کی تجارت اور منافع کے لحاظ سے اونکے خور و نوش کے اخراجات۔ خاندان کی بسراوقات وغیرہ تمام امور پر غور کرنے کے بعد اونکے حسب رائے فرمانروا اونپر محصول قایم کرے۔ صنعت و حرفت کے ذریعہ سے روپیہ پیدا کرنے۔ خیرخیرات اور اونکے اخراجات معیشت اسبارمیں متعدد بار غور کرنیکے بعد اونکے ہنرمندی کے لحاظ سے فرمانروا کاریگر پر محصول قایم کرے۔ اے یودہشٹر فرمانروا نظر انصاف سے رعایا پر چہوٹے بڑے محصول قایم کرے۔ لیکن جسکے باعث رعایا کی تباہی نہو اُسی قسم کے محصول قایم کرنیکی تجویز کرے۔ اُنکی آمدنی اور ہر قسم کی محنت و مشقت وغیرہ کا پاس و لحاظ کرکے محصول قایم کرنیکی تجویز کرے۔ کیونکہ اگر محنت کے لحاظ سے آمدنی نہو اور اُس سے کچہہ بہی غرض پوری نہوتی ہو تو اوس کام کے جانب کسیکی بہی طبیعت رجوع نہو گی۔

اور اگر فرمانروا آمدنی سے زائد محصول قایم کرے۔ تو جس غرض سے محنت کرکے آمدنی حاصل کیجاتی ہے
وہ غرض کسی طرح پوری نہو گی .... کام کو انجام دینے والا اور فرمانروا
دونوں کو کس کام کے باعث نفع حاصل ہوگا۔ ان باتوں پر ہمیشہ غور کرنیکے بعد فرمانروا محصول قایم کرے
طمع کے باعث اپنی یا غیر تباہی نکرلیں۔ فرمانروا طمع کے تمام ذرایع بند کرکے سب پر مساوی نظر رکھے
فرمانروا میں بے انتہا لالچ (محصول کے ذریعہ رعایا کے دولت کو انتہا سے زاید لینے والا) ہے اگر یہ بات
عام طور پر ظاہر ہو جائے تو اوس فرمانروا سے رعایا مخالفت کریگی اور اونکا مخالف بننا فرمانروا کے
حق میں کیطرح مفید ثابت نہوگا جس فرمانروا سے رعایا محبت و الفت نہیں کرتی اوس حکمران
کو کسی قسم کا نفع حاصل نہیں ہوتا ہے **یو دھشٹر** ۔ فرمانروا دماغی قوت میں ضعف نہ پیدا ہونے دے
رعایا مانند بچھڑے کے ہے یہ تصور کرکے محصول کے شکل میں سلطنت سے دھار نکالنا چاہیئے۔ بچھڑے کو
دودھ پلاکر اوسکی پرورش کیجائے تو وہ طاقت ور ہو کر مشقت کو برداشت کرسکیگا۔ لیکن اگر گائے سے
زاید دودھ نچوڑ لیں یعنے بچھڑے کے لئے دودھ باقی نرکہیں تو وہ آئندہ چلکر کچھہ کام بھی نکرسکیگا
علی ہذا رعایا سے زاید محصول لیتے جائیں تو وہ اہم کام کچھہ بھی ادا نکرسکیگی۔ جو فرمانروا اپنی ذات
سے سلطنت کی دیکھہ بہال اور حفاظت کرکے اوسپر نظر التفات کرتا ہے اور رعایا سے واجبی
طور پر حاصل ہونے والے محصول کی آمدنی سے اپنے اخراجات چلاتا ہے اوس سے اوسکو بہت بڑا
نفع حاصل ہوتا ہے۔

اپنے سلطنت کے رعایا کو مصیبت کے موقع پر کام آنیکے غرض سے فرمانروا اسودی روپیہ
دیکر اوسکو ترقی دے۔ تمام سلطنت کو گویا ایک خزانہ بنادے۔ اور ایوان شاہی میں بھی ایک
خزانہ عامرہ قایم کرے۔ اپنے زیر سایہ پرورش پانے والے جو لوگ سلطنت میں ہوں اور جنہیں
اخراجات کی کمی ہو وہ خواہ نزدیک ہوں یا دور اپنے حسب مقدور اونہیں روپیہ وغیرہ سے
امداد دیا کرے۔ جنگل میں سکونت اختیار کرنے والے راہ زن اور سارق وغیرہ کو تملق سے ہموار
کرکے یعنے پولٹیکل چال چلکر اور اوسط درجہ کے لوگوں سے آسان طریقہ کے ساتھہ دولت پیدا کرانیوالے

چیزیں حاصل کرے۔ اگر اسطرح عمل کیا جائے تو خوشحال اور غمگین رعایا دونوں اس سے ناراض نہیں ہوتے
چور اور ڈاکو سے رعایا کو بچانیکے غرض سے شہر پناہ تعمیر کرائے۔ اخراجات تعمیر فصیل۔ مالک اور اس کے
زیر سایہ پرورش پانے والے دیگر اخراجات۔ جنگ وجدال کے موقع۔ اطمینان کیساتھ بسر اوقات کرنیوالے
ان تمام امور کے نسبت غور کرکے فرمانروا تجارت پیشہ لوگوں پر محصول قایم کرے۔ جنگل میں بود و باش
کرنیوالے تجار یعنے بنجاروں وغیرہ کے نسبت اگر فرمانروا لاپرواہ ہے تو اونکی تباہی ہوگی۔ اسلئے اونکے
نسبت خاصکر نرمی کا برتاؤ برتے۔ اے رانی **کونتی** کے فرزند ہمیشہ تاجرونکی دلجمعی اور حفاظت کر۔
اور اونہیں مال و دولت سے امداد دے۔ اونکے بود و باش کا انتظام کر۔ اونہیں اپنے مال و متاع فرمانروا کا حصہ تصور کرکے اونکی بہبودی کر۔ اسطرح اونہیں امداد دیکر محصول کے ذریعہ جو نفع حاصل ہوتا ہے اوس سے
حظ اوٹھائے۔ تجار سلطنت کو عروج دیتے ہیں۔ بیوپار کو ترقی دیتے ہیں۔ اور کاشتکاری کرتے ہیں
اسلئے رحیم اور لایق حکمراں کو چاہیے کہ سختی نہ ظاہر کرتے ہوئے معمولی طور پر محصول قایم کرکے دلی
توجہ کے ساتھ تاجرونسے مہربانی کا برتاؤ کرے۔ سب کو راحت رسانیکی صفت تاجرونہیں ہی
پائی جاتی ہے۔ اسلئے اے **یودہشٹر** تاجرونکے مقابل اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

باب ۱۵

خزانہ جمع کرنیکا طریقہ

یودہشٹر ۔ اے پتامہ۔ مقتدر فرمانروا کو دولت فراہم کرنیکی جسوقت خواہش ہو ایسے صورت میں وہ کس طریق سے عمل کرے۔ اس سے مجھکو آگاہ کیجئے۔

بھشم پتامہ ۔ رعایا کی بہبودی کے لئے مستعد رہنے والا اور فرض منصبی ادا کرنے کا خواہشمند فرمانروا ملک کی حالت۔ زمانہ کی رفتار۔ ترقی اور قوت کا لحاظ کرکے رعایا کی پرورش کرے

اپنی اور رعایا کی بہبودی کے متعلق فرمانروا کو جو طریقہ معلوم ہو جائے اوسکے بموجب اپنے سلطنت
میں تمام قسم کے کاروبار جاری کرے - جسطرح مکھی پھول سے صرف شہد نکال لیتی اوسیطرح سلطنت کے
باشندونکو کسی قسم کی تکلیف نہ گذرے اسطریق سے فرمانروا اونسے دولت کو محصول کی شکل میں
لیا کرے - یا جسطرح دودھ نچوڑنے والا بچھڑے کی پرورش کا لحاظ رکھکر دودھ نچوڑتا ہے اُسیطرح جس
طریق سے رعایا کے آسودگی میں کسی قسم کا فرق نہ آئے اُس طریق سے فرمانروا اُن سے محصول لیا کرے
جونکے کیطرح فرمانروا نہایت نرمی کے ساتھ سلطنت کیلئے روپیہ کو محصول کے ذریعہ سے وصول کرے جسطرح
شیر کے مادہ اپنے بچونکو منہ میں دبائے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوٹھا لیجاتی ہے - مگر
اون بچوں کو کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچاتی - اوسیطرح رعایا سے محصول لیں - لیکن اونہیں کسی قسم سے
تکلیف نہ پہونچائیں - ابتدا میں رعایا سے کم مقدار میں محصول لینا شروع کریں بعد ازاں اوسکو
ترقی دیں - بعد ازاں بتدریج اوسمیں اضافہ کریں - باربرداری کے غرض سے جس جانور کو سدہانا
ہوتا ہے ابتدا میں اوسپر تھوڑے مقدار میں بوجھ لادا جاتا ہے بعدہ رفتہ رفتہ اوسکو ترقی دیجاتی ہے
اور اوسکے بعد ترکیب کیساتھ اوسکو رسی سے باندہ دیا جاتا ہے - اسطرح یکمرتبہ رسی سے جکڑ دینیکے
بعد آئندہ چلکر کوئی دقت پیش نہیں آتی - حاصل کلام حکمت عملی کیساتھ معقول ترکیب اختیار کرکے
اوسکو کام میں لانا چاہئے - سلطنت کی بھی یہی حالت ہے - ہر فرد بشر کے حسب مرضی تمام باتوں پر خواہ خاطر
عمل ہونا غیر ممکن ہے - اسلئے اونہیں کے خاص سربرآوردہ لوگونکو خوش رکھکر باقی لوگوں سے خدمت
لیا کریں - ناجائز طریق سے بے موقع اونپر محصول قایم نکریں - بلکہ موقع کے ساتھ جائز طور پر رفتہ رفتہ
اونکے رضامندی سے محصول قایم کریں - یہ گویا میں نے ترکیب بتلا دی ہے - دہوکہ دہی کا طریقہ اختیار
کرنیکے نسبت رائے دینا میں پسند نہیں کرتا - بغیر جائز طریقہ اختیار کئے اگر گھوڑے کو قابو میں
لانا چاہیں تو وہ بجائے قابو میں آنیکے الٹا بے قابو ہو جاتا ہے - اسیطرح اگر رعایا سے ناجائز
محصول لیں تو وہ ناراض ہوتی ہے - اے راجہ - مے خوار - رقاصہ - کوٹھنے - قمار باز -
بدکار - اوباش - عیاش اور اسی قسم کے جو اور لوگ سلطنت کو تباہ برباد کرنے والے ہوں

اون سب کی نسبت فرمانروا قانون جاری کرکے ناجایز باتوں کا انسداد کرے۔ کیونکہ یہ لوگ سلطنت کے
ذی عزت اور شرفا کو ہر طرح تباہ و برباد کرنے والے ہوتے ہیں خستہ حالی کے بغیر کوئی شخص کسی کے سامنے
دست سوال دراز نکرے۔ جاندار دنکے بارے میں منوجی مہاراج نے ننانہ سابق ایسے ہی قسم کے
قواعد مرتب کئے تھے۔ اسلئے اونکے مطابق عمل کرکے کل لوگ اپنی بسر اوقات کیا کریں۔ اگر لوگ کوئی
کام کئے بغیر صرف گداگری ہی پر بسر اوقات کرتے رہیں تو کاہلی کا زہریلا اثر پھیلکر یقیناً تمام دنیا کو
نیست و نابود کردیگا۔ اسبارے میں بید مقدس میں یوں ذکر ہے کہ "جو فرمانروا اس قسم کے لوگوں کے
افعال کی روک تھام کرنیکی قدرت رکھنے پر بھی اونکا انسداد نہیں کرتا اُسے اوس گناہ کے عذاب کا
چوتھا حصہ بھگتنا پڑیگا۔ جو اون لوگوں سے گداگری وغیرہ کے باعث سرزد ہوگا" رعایا کے نیک کام کا
اجر حاصل کرنیکے لئے جسطرح فرمانروا مستحق کہلاتا ہے۔ اوسیطرح اونکے بدکاری کے عذاب کا حصہ بھی
اوسکو ملنا لازمی ہوتا ہے۔ اسلئے اے فرمانروا ے ملک سلطنت میں جو بدمعاش ہوں
حکام اونپر ہمیشہ نگرانی رکھا کرے۔ اونکے انسداد کے نسبت قانون مرتب کرکے جو فرمانروا او
مطابق عمل نہیں کرتا وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ مجرم قرار پاتا ہے ہمیشہ مسخا نون کی روک تھام
کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسبارے میں حد سے زیادہ رغبت پیدا کرانا گویا در پردہ یہ معنی رکھتا ہے
کہ فرمانروا رعایا کے جان و مال و آبرو کی اپنے ہاتھوں سے تباہی اور بربادی کرتا ہے۔ جو
شہوانی خواہشات کو پورا کرنے میں گرفتار ہوگا اوس سے یہ یقین رکھنا چاہئے کہ وہ کسی قسم
کی برائی کرنے میں کوئی کسر اوٹھا نہیں رکھیگا کہ لوگ یہ کہیں کہ اوس سے فلاں فعل چھوٹ گیا
وہ دام محبت میں گرفتار ہوکر مے نوشی۔ چوری۔ گوشت خواری۔ دغا و فریب۔ غیر کی دولت پر
بیدریغ ہاتھ صاف کرنے۔ غیر کے بہو بیٹیوں کو تکنے میں ہرگز کوتاہی نہ کریگا۔ اور اسبارے میں شاستر
میں بھی اس قسم سے بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ مصیبت میں گرفتار ہونیکے باعث کنبہ پروری سے
معذور ہوکر دست سوال پیش کرتے ہیں۔ اونہیں رفع الوقتی کے ضرورت کے لئے صرف نیک خیالی
اور انسانی ہمدردی کے لحاظ سے خیرات دیں نہ کہ کسی قسم کے خوف و خطر کے باعث یا نیک اجر پانے اوس

کاہل الوجود بنانیکے خاطر گدائی پیشہ اور بد معاش کا وجود سلطنت میں مطلق باقی نہ ہے۔ اس قسم کے گدائی پیشہ کو خیرات دینے والے اگرچہ مخیر کہلائینگے لیکن ذی روح کے سچے بہی خواہ کہلانیکے ہرگز مستحق نہونگے جو لوگ ذی روح پر احسان کرتے ہیں اور رعایا کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں وہی تیرے سلطنت میں رہیں۔ بدکاری اور کاہلی کو ترقی دینے والونکا وجود تیرے سلطنت میں باقی نہ رہے۔

اے راجہ۔ خواہ کسی درجہ کا عہدہ دار ہو اگر وہ مقررہ تعداد سے زاید روپیہ وصول کرتا ہو تو اوسکو سزا دینا ضروری ہے۔ جو جائز طریقہ کے ساتھ رعایا سے روپیہ وصول کرے اُسی عہدہ دار کا تقرر کیا جائے۔ کسانی۔ گایونکی پرورش۔ تجارت۔ اور اسی قسم کے جو اور دوسرے کام ہوتے ہیں اوسکو متعدد لوگوں سے کرائیں۔ ورنہ وہ کام بہت جلد مٹ جائینگے۔ کسانی۔ جانوروں کی پرورش اور تاجروں کو چور یا عہدہ داروں سے اگر نقصان پہونچنے کا اندیشہ پیدا ہو تو اوس سے حکمراں کی بدنامی ہوتی ہے۔ مالدار اور تاجروں کو دعوت خاطر مدارات اور خلعت سے سرفراز کرکے فرمانروا اونکی عزت و وقعت بڑہائے اور حوصلہ افزائی کرتا رہے۔ اور اون سے یہ کہے کہ رعایا اور مجہہ پر مہرباں رہیں۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج۔ دولت مند سلطنت کے بہت بڑے جزو کہلاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ تمام ذی روح کے جزو اعظم ہوتے ہیں۔ اسمیں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ عالم۔ بہادر۔ دولت مند شان وشوکت رکہنے والے۔ نیک نفس۔ ریاضت کرنے والے۔ راست گو اور لایق شخص یہ سلطنت کی محافظت کرسکتے ہیں۔ اسلئے اے جہاں پرور تو تمام ذی روح پر محبت رکہہ اور راستی۔ نیک طریقہ۔ تحمل مزاجی اور دہوکہ دہی سے اجتناب کو اختیار کر۔ اگر اس طریق سے عمل کیا جائے تو قوت سیاست۔ دولت۔ دوست اور اراضیات تجہکو حاصل ہونگے حاصل کلام اے راجہ تو دوستوں اور خزانہ کی قوت میں مشغول ہوکر ہمیشہ راستی اور نیک طریقہ پر اعتقاد رکہا کر۔

باب (۱۶)

سلطنت کی حفاظت
اور
فرض منصبی کی عظمت

بہشم تیامہ ۔ اے راجہ جسطرح زراعت ۔ گائیوں کی پرورش اور تجارت دنیا میں تمام لوگوں کے بسر اوقات کے ذرایع ہیں ۔ اوسیطرح بید مقدس کے احکام کے بموجب عمل کرنا آخرت حاصل کرنیکے ذرایع کہلاتے ہیں ۔ اے **یودہشٹر** تو ہمیشہ تمام رعایا کی پرورش کیا کر اور علی ہذا القیاس تو اپنی حفاظت کرکے سب کا خبر گیراں رہ ۔ مجھ میں کونسے عیوب ہیں اور میں کن بُرے خصایل میں مبتلا ہو چکا ہوں ۔ کن عیوب کی بیخ کنی کرنی باقی رہ گئی ہے ۔ اور کونسے کام کرنے سے ہم گناہ گار قرار پائینگے ۔ انکے نسبت فرمانروا ہمیشہ غور کرتا رہے علی ہذا ہم کل کے روز جو کام کر چکے ہیں ۔ اُنکی نسبت عام لوگ تعریف کرتے ہیں یا مذمت اسکے نسبت بھی غور کرے ۔ میرے کام عام لوگوں کے پسند خاطر ہیں یا نہیں اسکے نسبت تمام سلطنت میں قابل اعتبار جاسوس مقرر کرکے صحیح حالات دریافت کرائے ۔ کیا میرا چلن عام رعایا میں قابل پسند ہے اور سلطنت میں میری نیکنامی اور شہرت ہے ؟ فرمانروا کو اسکے نسبت بھی غور کرنا نہایت ضرور ہے ۔

اودہے گیتا

یعنے

اوتمتے روشنی کا بیان

اوتھئے - فرض منصبی ادا کرنیکے غرض سے دنیا میں حکمراں کا وجود پیدا کیا گیا ہے
نہ کہ حسب دلخواہ نفسانی خواہشات پوری کرنیکے خاطر - اے راجہ جو رعایا کی ہر طرح پر داخت
کرتا ہے وہی فرمانروا کہلاتے ہیں - اسکو تو اچھی طرح یاد رکھہ - اگر فرمانروا اپنے فرض منصبی
کے بموجب عمل رکھے تو اوسکو بزرگی کا درجہ حاصل ہوتا ہے - اوراگر وہ اسکے خلاف طریقہ عمل کرنا
شروع کرے تو اسفل السافلین میں داخل ہوتا ہے - اگر بدکاروں کا قلا قمع نکیا جائے تو
نیکوں کو انصاف کے ذریعہ سے یہ کہنے کی نوبت نہ آئیگی کہ فلان شئے میری ہے - جسوقت
بدوں کو قوت حاصل ہوتی ہے - اوسوقت کسی نیک شریف کو بیوی - جانور - زراعت اور گھر
مال ومتاع وغیرہ حاصل ہونا تو درکنار نظر آنا بھی محال ہوگا - جو اعلےٰ درجہ کے نیک کام کر کے
رعایا کی پرورش کرتا ہے وہی فرمانروا کہلاتا ہے - اے راجہ تو خواہشات شہوانی اور غصہ کو
اعلیٰ مرتبہ ندیکر صرف اپنی فرض ہی کی پابندی کیا کر - کیونکہ فرض منصبی کا ادا کرنا ہی حکمراں
کے لئے موجب بہبودی ہے - جو غرور پر فتح پا چکا ہے وہی حکمراں کہلاتا ہے - اور جسپر
غرور تسلط کر چکا ہے وہی اصلی غلام ہے - اسلئے اے راجہ دوامی طور پر تیرا وجود قایم ہے
اگر یہ تیری دلی خواہش ہو تو غرور پیدا کرنیوالا کوئی کام تجھ سے نہوا کرے - اس بات کی تو
اچھی طرح احتیاط رکھہ - بیخود بن چکے ہوئے غافل - جاہل مطلق - خوشامدی انکی قربت
اور اگر وہ قریب ہوں تو اونکے صحبت کا لطف اٹھانے سے تو ہمیشہ پرہیز کیا کر - علی ہذا تو
جس وزیر سے ناراض ہو چکا ہو وہ اور خاصکر غیر مستورات - پہاڑی درے - سمیات -
مشکل مقامات - ہاتی گھوڑے اور سانپ انسے ہمیشہ خبردار رہا کر - اور خصوصاً اونہیں شب کے
کسیوقت کام میں لانا کسیطرح مناسب نہیں ہے - (دان) خیرات کا نکرنا - غرور - جھوٹی فوقیت
اور قصی القلبی کو ترک کر دے - اے راجہ ناواقف مستورات - بانجھہ - بدکارہ - غیر مستورات
اور بن بیاہی عورات سے کسیوقت ہرگز ہم بستری نکر - اس سے جو عظیم ترین گناہ پیدا ہونگے اون کے
باعث خاندان میں افلاس اور تباہی کا عام طور پر گذر ہوگا - اگر فرمانروا سے اس قسم کی غلطی

سرزد ہو جائے تو اوس سے غبی - بے ڈول جسم - موٹی زبان کے اور لاالعقل اور اسکے علاوہ بہت سے عیوب دار بچے پیدا ہوتے ہیں - حاصل کلام خاصکر جس سے رعایا کی بہبودی ہوتی ہو اُسی قسم کا برتاؤ ہوا کرے - جو فرمانروا اپنی اور رعایا کی حفاظت نہیں کرتا اوسکے باعث سب سے پہلے رعایا کی تباہی ہوتی ہے - اور بعدازاں وہ خود بھی تباہ ہوتا ہے - شاستر میں بیان ہے کہ جس سلطنت میں ایک کو حاصل ہونے والی دولت دوسرا اوڑالے - اور دو کو حاصل ہونیوالے دولت کو بہت سے ملکر غایب کردیں اور بن بیاہی عورتوں کو خراب کرنا یہ باتیں فرمانروا کے لئے نہایت شرمناک ہیں جسوقت حکمراں اپنے فرایض کو ترک کرکے غافل بنتا ہے - اوسوقت کسی انسانکو یہ کہنے کی گنجایش باقی نہیں رہتی کہ فلاں شئے میری ہے -

(۱۷)
باب
اوتھیے گیتا کا سلسلہ
دربارہ
فرایض فرمانروا

بھشم پتامہ - اے بھرت خاندان کے سرتاج - ست یگ - تریتا - دواپر - اور کلجگ یہ تمام دور فرمانروا کے چلن پر منحصر ہوتے ہیں - اسلئے فرمانروا ہی کو بانی جگت کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے فرمانروا ہی تمام جاندار کو زندہ رکھنے اور فنا کرنے والا ہوتا ہے - اگر اوسکی دلی رغبت راستی کے جانب ہو تو وہ تمام ذی روح کو زندگی بخشنے والا اور اگر بدی کے جانب ہو تو فنا کرنیوالا کہلائیگا - اگر فرمانروا اپنے فرایض سے بے خبر اور غافل ہوجائے تو اوسکی بیوی - اولاد - عزیز و اقارب اور دوست و احباب سبکے سب رنجیدہ اور ملول خاطر ہوتے ہیں - فرمانروا

تمام برائیوں سے معمور ہجانے سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ گائے۔ شتر۔ خچر اور گدھے وغیرہ کل جانور بھی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اے راجہ۔ کمزور جاندار کے لئے بھی پرمیشور طاقتور کو پیدا کرتا ہے اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو ادنیٰ درجہ کے کمزور جانداروں ہی کی تعداد کثرت سے ہوتی ہے اور فرمانرواکے رنج و راحت اور تمام باتوں کا دارومدار اونہیں پر منحصر ہے۔ فرمانروا اگر اُن جانداروں کی پرورش کرے تو ثواب حاصل ہوکر وہ راحت پاتا ہے۔ اور بخلاف اسکے صورت میں گناہ عاید ہوکر اوسکو رنج حاصل ہوتا ہے۔ اے فرمانروائے ملک۔ اگر حکمراں خلاف طریقہ عمل کرنا شروع کرے تو جو ادنےٰ درجہ کا جاندار اوسکے سہارے سے پرورش پاتے ہیں وہ اور اونکے علاوہ دوسرے بھی جو اوسکے مرضی کے مطابق عمل کرتے ہیں سب کو نہایت ذلیل حالت حاصل ہوتی ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے ادنےٰ درجہ کے نحیف جاندار۔ تپسی (عارف کامل) اور زہریلا سانپ انکی نظر بااثر ہوکر ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ اسلئے تو ادنےٰ نحیف جاندار کے پنجہ میں کسیوقت گرفتار نہو جا۔ اے راجہ ان نحیف ناتوان جانوروں کے تیر نظر کے باعث تو کہیں مع عیال واطفال کے جلکر خاک سیاہ نہو جائے۔ اسلئے اونکو تکلیف اور ذلت نہونے دے۔ کیونکہ ادنےٰ درجہ کے ناتوان جاندار اپنے آہ وزاری اور بددعا کے باعث جب کسی خاندان کو جلاکر خاک سیاہ کر دیتے ہیں تو پھر اُس خاندان میں کسیطرح سولکہ اوگنے نہیں پاتا۔ ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن

اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

اونکے آہ کی تاثیر گویا اوسکے جڑ بنیاد کو جلاکر بھسم کر دیتی ہے۔ ناتوان ہی بہ نسبت زبردست کے بہت بڑا طاقتور رکھا تا ہے۔ کیونکہ غریبونکی آہ بہت بڑی طاقتور چیز ہے۔ اگر کوئی ادنےٰ ناتوان جاندار کی بیوقعتی کرے یا اونہیں سخت اذیت پہونچائے یا بدکلامی سے پیش آئے تو ایسے موقعہ پر اونکو اس زیادتی سے نہ بچانے کے صورت میں۔ یعنے اگر حکمراں اوسکا انسداد نہ کرے تو اوس علاقہ کے فرمانروا پر قہر الٰہی نازل ہوکر اوسکی تباہی ہوتی ہے۔ اے راجہ تو جنگ کا

خواہشمند بنکر اونسے مفلوک ناتوان رعایا سے محصول کے ذریعہ مال و دولت وصول کرکے اوس سے
فائدہ نہ اٹھایا کر جسطرح آگ تمام چیزوں کو جلا کر خاکستر کردیتی ہے اُسیطرح غریب ناتوان کی آہ تجھکو
نہ جلادے۔ اگر کسی پر جھوٹا الزام لگا کر اوسکو ملزم قرار دیا جائے اور وہ گریہ وزاری کرے
اوسکے آنکھہ سے بہنے والے آنسو آگ کا شعلہ بنکر فرمانروا کے نسل کو جلادیتے ہیں کسی گناہ کا
ثمرہ اگر فاعل کو نہ ملے تو اُسکی اولاد کو ملتا ہے۔ اور اگر اتفاق سے اوسکو بھی نہ ملے تو اوسکے پوتے
کو ضرور ملتا ہے جسطرح زمین میں تخم بوتے ہی اوسیوقت پھل نہیں آیا کرتے۔ اوسیطرح ہم نے
جو گناہ کیا ہے اوسکا ثمرہ بھی اوسیوقت حاصل نہیں ہوسکتا جس سلطنت میں غریب ناتوان کو
کشت وخون اور جبر وظلم سے بچانے والا یا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ اوس سلطنت پر بہت
بڑی بلا نازل ہوتی ہے جس قلمرو کی رعایا باوجود محنت ومشقت کرنے کی آمادگی کے کام نہ ملنے کے
وجہ سے گداگر بنکر ہمیشہ دربدر بھیک مانگا کرے تو اوس فرمانروا کی تباہی ہوتی ہے سلطنت کے
دیگر حکام اگر ظالمانہ برتاؤ رکھیں تو فرمانروا پر اوسکا اثر ضرور ہوتا ہے۔ درخت اوگ کر بڑھ چکنے
کے بعد بہت سے پرند اوسپر گھونسلا بنا کر اوسکے سہارے سے بسر کرتے ہیں لیکن جسوقت اوس درخت کو
قطع کرتے ہیں یا جلا دیا جاتا ہے اوسوقت اوسکے سہارے سے بسر کرنیوالے پرندے بے سہارا ہوتے ہیں
جو لوگ سلطنت میں فرمانروا کی ثنا وصفت کرنے والے ہوتے ہیں اُنکے اعلیٰ درجہ کا نیک طریقہ
اختیار کرنے یا اسی قسم کا کوئی نیک کام کرنے سے فرمانروا کو عروج ہوتا ہے لیکن نیکی کے ٹٹی کے
آڑ میں اونسے بُرے کام ہوتے جائیں تو وہ ثواب کو مٹا کر اولٹے گناہ پیدا کرتے ہیں۔
جس سلطنت میں رذیل اور بدمعاش لوگ کھلے بندوں اپنے کو شرفا اور نیکوں میں داخل
کرتے ہیں اوس وقت اوس سلطنت کے حکمراں کے پاس کلی کا گذر ہوتا ہے جسوقت فرمانروا
بدوں کو اونکے کردار کی سزا دے اوسوقت اوسکے سلطنت کا عروج ہوتا ہے جو نیک کام اور اچھی تقریر
کریں اگر اونہیں جو فرمانروا عزت ووقعت کے نگاہ سے دیکھتا ہو تو اوسکو ثواب حاصل ہوتا ہے
اپنے دولت وثروت میں اور مال کو حصہ تقسیم کرکے بقیہ دولت سے حظ اوٹھانا۔ وزیروں کی بوقعتی کرنا

اور جو زورآور بجو دبن چکے ہیں اونکی سرکوبی کرنا فرمانروا کا فرض ہے - تقریر - تن دہی - اور عمل سے تمام ذی روح کی حفاظت اور پرورش کرنا اور اپنے اولاد کے قصور کو بھی معاف نکرنا فرمانروا کا فرض ہے - جبوقت فرمانروا ناتوانوں کو اپنے دولت و ثروت کا حصہ تقسیم کرکے بقیہ دولت سے حظ اوٹھاتا ہے اوسوقت کمزور قوت وار بنتے ہیں - اسطرح عمل کرنا فرمانروا کا فرض ہے - تقریر یا فعل کے ذریعہ سے اگر اپنے عزیز سے برائی سرزد ہوجائے تو اوسکے قصور کو معاف نکرنا فرمانروا کا فرض ہے - جو اپنے قصور کے معافی کا خواستگار ہوکر اطاعت قبول کرے اوسکو اپنے اولاد کیطرح پرورش کرنا اور حد اعتدال سے تجاوز نکرنا فرمانروا کا فرض ہے - خواہشات شہوانی اور مخالفت کو بناہ ندیکر عقیدتمندی کے ساتھ بہت سا (دان) خیرات وغیرہ دیکر جگن کرنا فرمانروا کا فرض ہے - بیکس جسکا کوئی سرپرست نہو اور ضعیف عمر کو اطمینان دلاکر خوش رکھنا فرمانروا کا فرض ہے - دوست واحباب کو عروج دینا - دشمنوں کی سرکوبی کرنا - نیکوں کی عزت و وقعت کرنا - راستی کی حفاظت کرنا - ہمیشہ عقیدتمندی کے ساتھ زمین وغیرہ خیرات کرنا - مسافر اور زیرسایہ رہنے والوں کی عزت توقیر کرنا فرمانروا کا فرض ہے -

جسطرح جم راج (ملک الموت) کسی ذی روح کو کمی و بیشی کے نظر سے نہ دیکھکر تمام جاندار کیساتھہ یکساں برتاؤ کرتا ہے - اوسیطرح فرمانروا بھی عمدگی کیساتھہ رعایا کی پرورش کرے - عفو نے تقصیر - لیاقت - اعضاؤں پر قابو رکھنے - غور کرنے - ذی روح کے بہبودگی نسبت تدبیر سوچنے - نیک و بد سبکے نسبت ہمیشہ دلی توجہ کے ساتھہ معلومات حاصل کرنے - تمام ذی روح کو امداد دینے (دان) خیرات دینے - شیریں کلامی - اور جس سے راحت حاصل ہو - اوس طریق سلطنت کے تمام رعایا برایا کی حفاظت کرنا تیرا فرض ہے - اگر فرمانروا میں مستعدی نہو تو وہ رعایا کے پرورش کرنیکے لایق نہیں کہلاتا سلطنت کے مہم کو انجام دینا یہہ ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے - آئین سلطنت سے واقف کار - دلیر اور تمام علوم سے ماہر فرمانروا ہی اوس کی حفاظت کرسکتا ہے - نالایق - بزدل - اور آئین سیاست سے ناواقف فرمانروا سے اوسکی

حفاظت ہونا غیر ممکن ہے۔ لایق۔ خاندانی۔ کاروبار میں مستعد۔ رحیم اور تمام امور سے واقف کا وزراء کے ذریعہ سے اپنے رعایا اور تپسی اور خدارسیدہ بزرگوںکی ہر قسم کے پابندیوں کا امتحان لیا کر۔ اپنے ملک یا غیر ممالک میں تجھ سے نیکی کے خلاف کوئی فعل نہوا کرے۔ اسلئے تو تمام ذی روح کے بھلائی کرنے کے بارے میں معلومات حاصل کر۔ دولت حکومت اور تمام قسم کے دلی خواہشات سب سے نیکی کا درجہ افضل ہے۔ کیونکہ نیک شخص کی دنیا اور آخرت دونو جگہہ بہبودی ہوتی ہے اگر کسی انسان کی عزت و وقعت کر کے اخلاق کے ساتھ پیش آئے تو وہ اپنے عزیز بیوی بچوں کو بھی ترک کر کے اپنے عزت کنندہ کے لئے ہر طرح امداد دینے پر آمادہ ہوتا ہے۔ بیکسوں کو سہارا دینا (دان) خیرات کرنا۔ طہارت کیساتھ رہنا۔ شیریں کلامی اور غافل نر ہنا یہہ فرمانروا کے شان شوکت کو ترقی دینے والے اسباب ہیں۔ اسلئے اے راجہ تو ان باتوں سے بے خبر نہو۔ فرمانروا کو باخبر ہی رہنے سے اپنے دشمن کے غلطیاں معلوم ہوتی ہیں۔ حاصل کلام اے راجہ سلف کے برگزیدہ لوگوں نے جس طریقہ کو اختیار کیا تہا تو بہی اوسی طریقہ کو اختیار کر۔

باب (۱۸)

وامدیو گیتیا

یعنے

فرمانروا کے چال چلن کے متعلق وامدیو کا بیان

وامدیو[۳۰] - جس سلطنت کا قوت وار فرمانروا کمزور رعایا میں غیر منصفانہ طریقے کو اشاعت دینا شروع کرتا ہے۔ وہانکے باشندے بہی فرمانروا کے ہم خیال ہوتے ہیں اوسی طریقے پر عمل کر کے اپنی

بسر اوقات کرتے ہیں جب اسطرح برائی پہیل جاتی ہے تو تمام لوگ آپسے سے گذر جاتے ہیں اور سلطنت
بہت جلد نابود ہوجاتی ہے ۔ امن کے زمانہ میں رعایا جب فرمانروا کو مرغوب ہونیوالا طریقہ اختیار
کرکے اوسپر اپنی بسر اوقات کرتی ہے ۔ لیکن وہ فرمانروا جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اوسکے
ناجائز طریقہ کے نسبت اگر نہایت ہی عزیز بہی ہو تو اوسکے قصور کو معاف نہیں کرتا ۔ شاستر کے احکام کیجانب
توجہ نکرنے والا اور بیموقع خیرات دینے والا فرمانروا جس سلطنت میں کوئی اندیشہ ناک کام کرتا ہے تو اوس سے اوسکی بہت جلد
تباہی ہوتی ہے فاتح یا مفتوح ہمیشہ جس طریقے سے عمل کرتے ہیں اوسمیں اتفاق نکرنے والا چہتری اپنے چہتری
دہرم کے فرائض سے خارج ہوتا ہے ۔ جنگ کے موقع پر نیک طریقے کیساتھ عمل کرنے والے مد مقابل حکمران
کو گرفتار کرکے دشمنی کے باعث جو فرمانروا اوسکی عزت و وقعت نہیں کرتا وہ چہتری دہرم کے فرائض سے
خارج ہوتا ہے ۔ فرمانروا مناسب موقع دیکھکر راحت حاصل کرے ۔ اور مصیبت کے زمانہ میں اوس کا دفعیہ
کرے تو وہ تمام ذی روح کے نزدیک عزیز ہوتا ہے ۔ اور اوسکے دولت کی بہی تباہی نہیں ہوتی
جسکے مرضی کے خلاف ایک مرتبہ کوئی کام کیا گیا ہو تو اوسکے نسبت دوبارہ بہبودی کا کام کرے
کیونکہ مخالف اگر مد مقابل کے تائید میں کوئی نیک کام کردے تو وہ بہت جلد پسند خاطر ہوتا ہے فرمانروا
دروغ گوئی کو بالکل ترک کردے ۔ اور رعایا کے درخواست پیش کرنے کے قبل ہی اوسکی بہبودی کیسے
خواہشات شہوانی ۔ غصہ یا عجلت کے باعث یا کسی مخالفت کے وجہ سے راستی کو ترک نکرے
کسی کام کے بارہمیں اگر کوئی سوال کرے تو اوسکے جواب دینے کے نسبت حجاب نکرے جسمیں
سفلہ پن ظاہر ہوتا ہو ۔ اس قسم کی گفتگو نکرے ۔ کسی معاملہ میں عجلت نکرے ۔ کسی کے نسبت دلمیں
کینہ نرکہے ۔ اگر اس طریق سے عمل رکہا جائے تو دشمن کو بہی ہموار کرسکتے ہیں ۔ اپنے حسب مرضی
کوئی کام انجام پائے تو اوس سے خوش وخرم ہوں نہ خلاف مرضی کوئی بات ہونیسے آزردہ
خاطر ۔ اور دولت کے بارہمیں خواہ کسی قسم کی بہی دقت پیش آئے تاہم رعایا کے بہبودی کیجانب
نظر کرکے اوس بات کا رنج نکریں ۔ جو فرمانروا دانائی کیساتھ رعایا کے لئے ہمیشہ مفید کام
کیا کرتا ہے اوسکے تمام مقاصد بر آتے ہیں اور اوسکو دولت بہی ترک نہیں کرتی نہایت اطمینان قلب

کے ساتھہ بسر کرنیوالے فرمانروا اپنے خلاف مرضی باتوں سے رہائی دلانے والوں اور موافق وسفید عمل کرنے والوںکو اپنے مصاحبت میں رکہیں ۔ ذاتی خواہشات پوری کرنیکے غرض سے جنکے اعضاء موؤف نہ ہوچکے ہوں اور جو پوری طور پر موافق عمل کرنے والا ۔ طہارت کیساتھہ رہنے والا لایق اور دل سے محبت کرنیوالا ہو اوسکو جلیل القدر عہدہ پر مقرر کریں ۔ مذکورالصدر صفات سے موصوف ہونیکے علاوہ آقا کے کام کے نسبت جو لاپروائی نکرتا ہو اور فرمانروا سے محبت کرتا ہو اوسکو مہتمم خزانہ کی خدمت پر مقرر کریں ۔ بیوقوف ۔ اپنے اعضاء پر قابو حاصل نکرچکا ہوا ۔ لالچی بدچلن جاہل مطلق ۔ کینہ ور ۔ دہوکہ باز ۔ بدخیال ۔ عام معلومات سے ناواقف ۔ فیاضی کو ترک کرچکا ہوا ۔ اور مےنوشی ۔ قماربازی ۔ مستورات اور شکار میں منہمک ہونے والے کو جو فرمانروا اعلیٰ خدمت پر مقرر کرتا ہے اوسکی دولت تباہ ہوتی ہے ۔ جو حکمراں اپنی اور جو قابل حفاظت ہیں اونکی بہی محافظت کرتا ہے اوسکے رعایا کو عروج ہوتا ہے اور اوس حکمراں کو بہی دایمی طور پر اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے ۔ ایسے جاسوس جو مالک کے خیرخواہ ہونیکے علاوہ اپنوں اور غیر کو شناخت نہوتے ہوں اونکے ذریعہ دوسرے فرمانروا کے تمام حالات سے واقفیت حاصل کریں اگر اسیطرح کیا جائے تو وہ سب میں افضل شمار کیا جاتا ہے ۔ کسی زبردست دشمن کو گزند پہنچانے کے بعد اس خیال پر بیفکر نہونا چاہیئے کہ ہم اُس سے بہت دور ہیں ۔ کیونکہ وہ غافل رہنے والے فرمانروا پر شکرے کی طرح اچانک حملہ کر بیٹہتا ہے ۔ عدل کیساتھہ رعایا کی پرورش کرے ۔ اپنے سچے فرض منصبی کو ادا کرتے وقت اگر فرمانروا کو موت کی سختی بہی جہیلنا پڑے تاہم اوسکی چنداں پروا نکرے ۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر اشیاء دیکہائی دیتی ہیں اون سب کا ایک روز فنا ہونا لازمی امر ہے اوس سے بچنے والی کوئی شے نہیں ہے ۔ حاصل کلام فرمانروا نیک روش اختیار کرکے عدل کیساتھہ رعایا کی پرورش کرے ۔

رعایا کی پرورش ۔ عدل گاہ ۔ جنگ ۔ دینی حفاظت ۔ اور موقعہ بلا وقت پولٹیکل چال چلنا انہیں پانچ امور کے باعث سلطنت میں ترقی ہوتی ہے ۔ جو فرمانروا مذکورالصدر امور کو پوشیدہ

رکھتا ہو وہی تمام حکمراں میں افضل شمار کیا جاتا ہے۔ ان پانچ امور میں ہمیشہ منہمک رہنے والے
فرمانروا سے تمام اقلیم کی پرورش ہونا ممکن ہے۔ دل کا فیاض۔ اپنے دولت و ثروت میں کل کا
حصہ تصور کرنے والا۔ رحم دل۔ طہارت سے رہنے والا اور جو رعایا کو ترک نہیں کرتا اوسی کو لوگ
اپنا حکمراں بناتے ہیں۔ جو فرمانروا اپنے ذاتی رائے کو ملتوی کر کے داناؤں کے بیان کئے ہوئے
نیک اور مفید نصایح کے بموجب عمل کرتا ہے اوسی کے حسب رائے لوگ عمل کیا کرتے ہیں۔ جو دوست کے
بیان کو اپنے خلاف سمجھکر اوسکو گوارا نہیں کرتا اور اپنے خلاف دشمن کی باتوں کو خاموشی کیساتھ
سنکر رنجیدہ خاطر ہوتا ہے وہ فرمانروا چھتری دہرم کے فرایض سے خارج ہوتا ہے۔ ناراض شدہ
وزیر اور خاصکر عورت۔ پہاڑ۔ خطرناک صحرا۔ ہاتھی گھوڑے اور سانپ ان سے ہمیشہ باخبر
رہکر اپنی حفاظت کریں۔ جو فرمانروا لایق اور نیک وزرا کو ترک کر کے ادنےٰ درجہ کے لوگوں پر
مہربان ہوتا ہے اسپر کسی قسم کی مصیبت نازل ہوتے ہی اور وہ پریشان خاطر ہو جاتا ہے۔ اور
اوسکے کام انجام کو نہیں پہونچتے۔ جو فرمانروا مخالفت کے باعث اپنے خیراندیش عزیز و اقارب کا
کسی طرح خبرگیراں نہیں ہوتا اوسکے نسبت یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ گویا تلون مزاج ہو کے غصہ کے
قابو میں آگیا ہے اور موت کے قریب رہا کرتا ہے۔ اور جو اپنے بہی خواہ کی بہبودی کر کے اونکو
ہموار کر لیتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے نیک نامی اور شہرت حاصل کرتا ہے۔ بلا سبب محصول کے ذریعہ
رعایا سے روپیہ وصول نکریں۔ اپنے خلاف مرضی کسی بات کے ہونے سے آزردہ خاطر نہوں
اور نہ مرضی کے مطابق ہونے سے خوش ہو جائیں۔ صحت قایم رکھنے والے کام کی نسبت اپنے
خیالات کو رجوع رکھیں۔ کونسے باجگذار رئیس ہم سے دلی محبت رکھتے ہیں اور کونسے رئیس
محض کسی خوف کے باعث ہمارے پناہ میں آئے ہیں۔ اور آنکے متوسلین میں لایق ملامت
کونسے باتیں ہیں اسکے نسبت ہمیشہ غور کرتے رہیں۔ قوت دار فرمانروا کسی کمزور کے باتوں پر
اعتماد کر کے بیفکر نہ بیٹھیں۔ کیونکہ یہ گدھ کے مانند خاصیت رکھنے والے قابو طلب غافل رہنے والے
کمزور لوگوں پر ہمیشہ گہات لگائے رہتے ہیں۔ باوجود تمام نیک صفات سے موصوف ہونے

اور شیریں کلامی کرنے کے بھی کوئی نہ کوئی بدمزاج مالک سے مخالفت کرنے والا نکل ہی آتا ہے۔ اسلئے فرمانروا کو چاہئے کہ کسی پر اعتبار نہ کرے۔ فرمانروا کے اس علم الراز کو نہوش کے فرزند ییاتی نے بیان کیا ہے۔ ہر ایک انسان کے نسبت ہوشیاری کے ساتھ عمل رکھنے والا فرمانروا زبردست سے زبردست دشمن کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔

(۱۹)

باب

وامدیو گیتا کا سلسلہ

(راجدھرم)

وامدیو۔ فرمانروا بلا جنگ کئے اپنے بہبودی میں ترقی کرے۔ کیونکہ اسے رعایا کہا گیا ہے کہ جنگ کر کے فتح حاصل کرنا کوئی اعلیٰ درجہ کا فعل نہیں سمجھا جاتا۔ اگر دراصل ہم میں پوری طرح استقلال نہو تو نہ حاصل کی ہوئی چیزوں کے حاصل کرنیکی خواہش نکریں۔ کیونکہ جب اصل ہی میں استقلال نہو تو فرمانروا کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا۔ جب فرمانروا کی سلطنت بہت وسیع پیمانہ پر ہو وہاں کی رعایا خوش وخرم اور فرمانروا پر محبت کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو فرمانروا خود بشاش رہکر وزراء کی پرورش کرتا ہے اوسی کو استحکام حاصل ہوتا ہے کیونکہ رعایا اور وزراء فرمانروا کے اولاد کیطرح اوسکے سلطنت کو استحکام دینے والے ہوتے ہیں جس حکمراں کی فوج بے انتہا خوش رہے اور اوسکے ساتھ عمدگی کا برتاؤ ہوتا ہو اور وہ دشمن کو داؤپیچ دینے میں بھی مشاق ہو تو گو اوس فرمانروا کے پاس فوج کی تعداد کم ہو تاہم اوس کے ذریعہ سے وہ دنیا کو فتح کر سکتا ہے جس دار السلطنت اور سلطنت میں لوگ ذی روح پر

رحم کرنے والے اور غلہ وغیرہ سے مالا مال ہوتے ہیں اوسی فرمانروا کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ رعایا حکمراں کی جڑ بنیاد ہے۔ جو فرمانروا اپنی دولت و ثروت میں ترقی اور تمام ذی روح پر رحم کرکے چستی وچالاکی سے اپنی حفاظت کرتا ہے اوسکے سلطنت کو ترقی ہوتی ہے۔ نیک طریقہ کیساتھ عمل کرنے والے سے جو فرمانروا راستی کے خلاف عمل رکھتا ہے اس فعل کے باعث اوسکی روح روز بروز ابتر حالت میں پہونچ جاتی ہے۔ غصہ کو کسطرح مٹانا چاہیے اس بات کا جسے علم ہوتا ہے فی الحقیقت اوسکا دشمن کوئی نہیں ہوتا۔ جن باتونکو عقلمند نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لایق فرمانروا کو چاہیے کہ وہ فعل ہرگز نہ کرے۔ جس فعل کے نیک ہونے کے نسبت دل کو اطمینان ہو۔ اوسیکو کرتا ہے۔ جس فرمانروا کی یہ خواہش ہو کہ ابتدا کرچکے ہوئے کام کو انجام دیکر راحت کا حظ اوٹھائے۔ اوسکی نہ کوئی ہوتعتی ہوتی ہے اور نہ اوسکو ندامت اوٹھانی پڑتی ہے۔ جو فرمانروا دنیا میں مذکور الصدر بیان کے مطابق عمل اختیار کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت دونوں جہان پر قبضہ حاصل کرکے ترقی پاتا ہے۔

باب ۲۰

کالک ورکھیشی پوپا کھیان

(شان و شوکت برباد شدہ فرمانروا کا چلن اور دولت کی ناپائداری)

یودھسٹر - اگر وزرا سے نیک فرمانروا کو گزند پہنچا کرے۔ خزانہ اور سیاسی اختیارات سلب ہو جائیں تو اوس صورت میں راحت حاصل کرنے کے غرض سے وہ کونسا طریقہ اختیار کرے **بھیشم پتامہ** - اسکے **یودھسٹر** اسبارے میں راجہ **کھیشم ورشی** کے حالات تاریخی طور پر

جسطرح پر بیان کئے گئے ہیں انہیں میں تجھ سے بیان کرتا ہوں سن لے۔

تاریخ میں بیان ہے کہ زمانہ سابق میں نہایت رنج اور مصیبت میں مبتلا شدہ راجہ **کھشیم ورشی** نے بیکسی کی حالت میں **کالک ورکھشئے** نامی مونی کے خدمت میں حاضر ہو کر پرنام کیا اور عرض پرداز ہوا کہ!

اے مہاتما۔ مجھ سے یہ فرمائیے کہ جو میری طرح دولت و ثروت کا حصہ حاصل کرنے کے لایق اور اُسبار میں بار بار کوشش کرنیوالا ہو اگر اوسکو سلطنت حاصل نہو تو موت یا ذلیل حالت سے غیر کا سہارا ڈھونڈھنے یا اسی قسم کی دوسری ذلت میں مبتلا کرنے والے طریقہ کے سوا وہ اور کونسی بات کرے۔ ولی یا دیگر جسمانی مصیبت میں مبتلا شدہ انسان کے لئے آپ جیسے نیک اور فی النفس سے واقف کار مہاتما ہی مدد و معاون ہوتے ہیں۔ جو عیش و عشرت کا خط اٹھانے سے مونہہ موڑ چکے ہوں اور کاملیت کا خزانہ حاصل ہو چکنے کے بعد رنج و محبت دونوں کو ترک کر کے اطمینان قلب کے ساتھ اپنی روحانی ترقی کیا کرتے ہیں۔ جسکے راحت کا دار و مدار صرف دولت حاصل کرنے پر منحصر ہے اوسکے نسبت مجھکو افسوس ہوتا ہے۔ خواب میں حاصل کر چکنے کیطرح بہت سی دولت نیست و نابود ہو چکی ہے۔ جو کثیر دولت کو ترک کر دیتے ہیں اونسے فی الحقیقت بہت بڑا کام سرزد ہوتا ہے۔ کیونکہ باوجود دولت نہونیکے بھی ہم دل سے اوسکو ترک کر دینے کا ارادہ نہیں کر سکتے۔ اے مونی میں دولت سے قلاش بنکر پریشان اور مصیبت زدہ ہو چکا ہوں اسلئے اے مہاتما دنیا میں اسکے سوا اور جو کچھہ دوسری سچی راحت ہو اوسکو آپ مجھ سے بیان کیجئے۔

مونی اب تجھکو جس قسم کا خیال پیدا ہو چکا ہے اوسکے نسبت لایق شخص کو چاہیئے کہ اس سے قبل ہی اوسپر غور کرے۔ کیونکہ میں اور میرا جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ تمام ناپائدار ہے جس شئے کے ہونیکے نسبت تجھکو گمان ہو رہا ہے اوسکے متعلق یہ تصور کر کے کہ وہ فی الحقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ جب اس بات کا علم ہو جائے تو نہایت خطرناک مصیبت میں مبتلا شدہ بھی رنجیدہ خاطر نہیں ہوتا۔ جو کچھ گذر گیا یا آئندہ گذرنے والا ہے وہ ہو چکا ہے اور نہ ہوگا۔ کیا اس کا علم

ہونے کے بعد بہی تو گناہوں سے نجات حاصل نکریگا؛ سابق کے وزرا نروایا یا اونکے قبل کے حکمرانوں کے پاس جو کچہہ تہا اوس سے تجہکو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس راز سے آگاہ ہونیکے بعد کیا اونکے ہونیکے نسبت کسی کو رنج گذرے گا؛ ہرگز نہیں۔ اگر دولت و ثروت کے تمام چیزیں حاصل ہوچکی ہوں تاہم وہ نابود ہوجاتے ہیں اور اگر نہوں تو حاصل ہوتے ہیں۔ انکے عدم موجودگی کے نسبت رنج و غم کرنے سے کیا اونکے حاصل کرنیکی قوت پیدا ہوتی ہے؛ ہرگز نہیں۔ اسلئے تو اسبارہ میں کسی قسم کا رنج نکر۔ اے راجہ آج تیرے آبا و اجداد کہاں ہیں نہ وہ تجہکو دکہائی دیتے ہیں اور نہ تو اونہیں نظر آتا ہے۔ اپنے ناپایدار ہونیکے نسبت باوجود علم ہونے کے تو اونکے نسبت کیوں رنج و ملال کیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بہی تیری طرح ضرور ناپائدار ہونگے۔ اور تو اسبات کو اچہی طرح یاد رکہہ کہ تیرا وجود ہمیشہ کیلئے نہیں ہے یں تو۔ تیرے دوست اور دشمن سب کا وجود ضرور فنا ہوگا۔ صرف انہیں پر منحصر نہیں بلکہ یہ تمام دنیا بہی ضرور نابود ہوگی۔ جو لوگ آج بیس اور تیس سال کے عمر کے ہیں وہ سب سو برس کی عمر پانے کے قبل ہی انتقال کرینگے۔ کثر دولت ہونیکے باعث انسان سے اوس کا ترک کرنا غیر ممکن ہو تو "یہ شئے میری نہیں ہے" اونکے نسبت اسطرح خیال کرکے اپنے دلکو مطمئن کرلیں۔ جو آئندہ ہونے والی ہے وہ بہی میری نہیں ہے۔ اور سابق میں جو کچہہ نقصان ہوا وہ بہی میرا نہیں تہا مشیت ایزدی زبردست چیز ہے۔ اسلئے اوسکے ذریعہ تمام باتیں ادا ہونگے۔ نہ کوئی امر اختیاری ہے اور نہ کسی سے ہمارا تعلق ہے۔ جو لوگ اسطرح سمجہا کرتے ہیں وہ پنڈت دانا اور قابل کہلاتے ہیں۔ اور اسی قسم کے لوگ نیکی کے مخزن ہیں۔ دانائی اور انسانیت میں کامل شدہ تیرے مانند یا تجہ سے بہی اعلی درجہ کے لوگ اگر تہی دست بنجائیں تاہم وہ زندہ رہتے ہیں اور سلطنت کے کام کو انجام دیا کرتے ہیں۔ تیرے مثل وہ رنج کرتے نہیں بیٹہتے۔ اسلئے تو بہی غم نہ کیا کر۔ لیاقت اور شجاعت میں کیا تو اون لوگوں سے بے انتہا بڑہہ چڑہہ کر یا اقل درجہ اونکے مساوی رتبہ نہیں رکہتا؛

راجہ۔ اے ہوفی۔ میری جو سلطنت تہی وہ تمام بغیر لگاپوئی اور کوشش کے صرف

اتفاق زمانہ ہی سے حاصل ہوئی ہتی اور زبردست زمانہ ہی اوسکو لے چکا ہے۔ یہی میں سمجھا کرتا ہوں
اور جو کچھہ حاصل ہوگا اوسپر بسر اوقات کرکے کسی ندیکے سیلاب سے بہہ جانے والی شئے کیطرح انقلاب
زمانہ نے مجھہ سے جو سلطنت چھین لی ہے اوسکا ثمرہ یہ رنج ہے۔ یہی میں سمجھا کرتا ہوں۔

موہنی۔ اے **کوسل دیش** کے فرمانروا۔ اس دولت کی فی الحقیقت کیا حالت ہے
اوسکے نتیجہ سے واقف ہوکر آئندہ ہونے والے یا سابق میں گزرے ہوئے حالت کے نسبت کسیکو کبھی
رنج وغم نکرنا چاہیئے۔ اسلئے تو تمام باتوں کے نسبت اوسیطرح عمل رکھا کر۔ جن باتوں کو حاصل کرنیکے
گزیر نہیں ہے اونہیں کو حاصل کرنیکی خواہش کر۔ حاصل نہونے والی باتوں کے نسبت کسیوقت
بہی خواہش نکر۔ جو باتیں حاصل ہوچکی ہوں اونہیں سے حظ اوٹھا۔ اور جو نہ حاصل ہوچکی ہوں
اوسکے نسبت ملال نکیا کر۔ جایز طریقہ کے ساتہہ جو کچھہ دولت حاصل ہوچکی ہو اوسپر مسرت دلی
کیساتہہ قانع رہا کر۔ گو تو آج قلاش بن چکا ہے تاہم تیرا قلب صاف ہونیکے باعث اوس مفلسی
سے تجھکو کسی قسم کا رنج وغم نہیں ہوسکتا۔ جو بدخصلت اور بیوقوف ہوتا ہے اگر وہ سابق میں مالدار
ہو اور بعد ازاں اوس سے دولت وثروت نکل جائے تو وہ ہمیشہ پرمیشور کو الزام دیا کرتا ہے۔
اگر بالفرض اوسکو دولت بہی حاصل ہوجائے تاہم اوس کے باعث وہ خوش نہیں ہوتا۔ اور
جو لوگ تونگر ہوتے ہیں وہ سمجھا کرتے ہیں کہ ہم کو دولت کا ملنا جائز ہے اور اسی باعث اونہیں
دوبارہ اس قسم کا رنج حاصل ہوتا ہے۔ ناموری حاصل کرنیکے لایق اگر ہیں تو ہم ہی ہیں۔ اس
قسم کے خیال کے لوگ حسد اور خودی میں مملو ہوتے ہیں۔ لیکن اے راجہ اونکی طرح تو حاسد تو
نہیں ہے؟ گو تیرے پاس دولت وثروت نہو تاہم اوروںکے دولت اور ثروت کو دیکھکر
تو تحمل کر۔ غیروںکے پاس ہونے والے دولت وثروت سے لایق لوگ ہمیشہ حظ اوٹھا سکتے ہیں۔
گو دولت کا رخ متمول کیجانب ہوتا ہم اوسکا رجحان بے تعصب ہی شخص کے جانب ہوتا ہے۔
اسکے علاوہ یہ بات بہی ہے کہ حبس دم کرنے والے اور فرائض سے واقف کار مستقل مزاج
خدا پرست لوگ دولت وثروت اور عیال واطفال کو خود ہی ترک کردیتے ہیں۔ اور عاقبت کیلئے

بہبودی کے خواہشمند باوجود دنیوی دولت و ثروت و جاہ و جلال حاصل ہونیکے بھی یہ سمجھکر
کہ وہ بالکل ناپائدار ہے اور اوسکا حاصل کرنا بھی مشکل کام ہے ۔ اوسکو ترک کر دیتے ہیں ۔ لیکن
تو باوجود تمام علوم سے ماہر ہونیکے جسکی خواہش کرنا مناسب نہیں ہے ۔ ایسے غیر اختیاری رنج آلود
اور ناپائدار چیز کا خواہشمند بنکر بیکسی کے ساتھ مصیبت اوٹھایا کرتا ہے ۔ اگر قدرتی راز کا علم
حاصل کرنیکی تجھکو خواہش ہے تو تو اس دولت و ثروت کو ترک کر دے ۔ کیونکہ یہ دولت دراصل
نہایت مصیبت اور برائی کی مخزن ہے اور اسی کے بدولت دنیا میں تمام مصیبت کی ابتدا ہوتی ہے
اور اسلئے یہ مصیبت دہوکے سے دولت پر خوشنما چیز کا گمان پیدا کر دیتی ہے ۔ بہت سے لوگوں
دیکھا ہوگا کہ اکثر دولت حاصل کرنیکے طمع میں اونکی اندوختہ دولت بھی برباد ہوگئی ہے ۔ کئی لوگ
دولت ہی کو بے انتہا راحت حاصل کرنیکا لازوال ذریعہ سمجھکر اوسکے پیدا کرنے کے کوشش میں
سرگرداں رہتے ہیں ۔ دولت و ثروت کے حاصل کرنے میں مبتلا شدہ شخص خیال کرتا ہے کہ
اس سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی افضل ترین شئے نہیں ہے ؛ جب اسطرح اوسکے دماغ میں سماکے
بعد آیندہ چلکر اوسکے دوسرے کاروبار بند ہوجاتے ہیں ۔ جب ایک مرتبہ کاروبار بند
ہو چکنے کے بعد مشقت سے حاصل کی ہوئی عزیز دولت چلے جانے سے اوسکے متعلق وہ
برگشتہ خاطر ہوتا ہے ۔ چند شریف طبع نیکی کا سہارا اختیار کرتے ہیں اور آخرت میں راحت
حاصل کرنیکے خواہش سے دنیوی راحت کے نسبت موہنہ موڑ لیتے ہیں ۔ بہت سے دولت
کے لالچی دولت نہونیکے باعث اوسکے بغیر زندگی بالکل ہیچ تصور کرکے اس خام خیالی سے اپنی
عزیز جان رخصت کر دیتے ہیں ۔ انکی نادانی اور رورگت پر نظر کر ۔ باوجود زندگی ناپائدار
ہونیکے جن فرایض کا ادا کرنا لازمی ہے اونکو ترک کرکے وہ صرف دولت ہی پر دہیان
لگائے بیٹھے رہتے ہیں ۔ لیکن جمع کرنیکا اخیر نتیجہ اصراف و بربادی ۔ حیات کا نتیجہ موت

وصال کا نتیجہ جدائی ۔ اسکا ہونا بالکل لازمی ہے ۔ جب یہ حالت ہے تو دولت و ثروت کے
تباہ ہونیسے کو نسا لایق شخص دلکو رنج و ملال دینے والا ہوگا ۔ لاکھہ کوشش کے ساتھ

دولت کی حفاظت کیجائے تاہم کسی نہ کسی روز دولت کا چھوڑ جانا لابدی ہونے کے باعث
دولت جاتی رہنے سے کونسا دانا آدمی رنج و غم کرتا رہیگا ؛ ہماری طرح ہمارے دوست واغیار
وغیرہ کی دولت بھی برباد ہوا کرتی ہے۔ انسان کے جس درجہ خواہشات بڑھے ہونگے اُنکے پورا
کرنے کے لئے اوسیقدر دولت کی ضرورت محسوس ہوگی جو خواہشات کو مٹا چکا ہو اوسکے نزدیک
روپیہ اور مٹی دونو مساوی درجہ میں ہیں۔ اے راجہ تو خوب یاد رکھ کہ انسان اپنے خام خیالی سے
کسی واقعہ کو مصیبت تصور کرتا ہے۔ لیکن دراصل کوئی واقعہ مصیبت نہیں ہوتا بلکہ اُسکے متعلق
انسان کا ایک وہم ہی وہم ہے۔ تو اپنے خیالات پر قابو حاصل کر۔ زبان کو قابو میں رکھ
جس سے تجھکو اسکی اصلی حقیقت معلوم ہوگی۔ نادان اور دشمن کے پاس بھی اگر یہ دولت چلی جائے
تو وہ اوسکو ترک نہیں کرتا دنیوی چیزیں حاصل کرنیکی غرض سے پرمیشور نے انہیں پیدا کیا ہے
تاہم شومئی قسمت کے باعث اگر وہ جاتی رہے اور اوسکے حاصل ہونیکی امید بھی نہو جب بھی
اعلےٰ درجہ کی لیاقت ہونیکے باعث دلکا غنی بنا ہوا تیرے مانند ہادر شخص اوسکے چلے جانیکا
رنج و ملال نہیں کیا کرتا۔ مختصر یہ کہ دولت کا خواہشمند۔ عجلت کو ترک کرچکا ہوا۔ متین! اعضا
پر قابو حاصل کیا ہوا۔ خیالات میں سکون پیدا کرچکا ہوا۔ اور تجرد کا درجہ حاصل کیا ہوا
تیرے مانند لایق شخص رنج نہیں کیا کرتا۔ گمراہی پیدا کرنیوالے خیالات کی خواہش کرنا تیرے لئے
زیبا نہیں ہے۔ اور کثیر گناہوں سے لبریز معیوب۔ اور بدو لئے ہی جو باتیں مہیا ہیں ان سب کو ترک کر کے مطلق خیال والوں کا طریقہ اختیار کرنا
تجھکو زیبا نہیں ہے۔ پہل پہاڑ ہی پر ہی تو اپنی بسر اوقات کر کے زبان پر قابو رکھکر نفس پر قابو پا اور روح کی نسبت جسم کو تنہا ہی اس بڑے صحرا میں پھرا کر اور انکے دیکھنے
قدرتی اشیاء سے مسرت حاصل کرنا اور دنتیلے ہاتھی کے بڑے دانت دیکھکر شاباش
بنے ہوئے صحرا میں تنہا رہنا یہ عالم اور گیانی کے لئے ہی زیبا ہے۔ وہاں تیرے
دل کا رنج و ملال مٹ جائیگا۔ اسکے سوا کسی اور علاج کی ضرورت نہیں اگر کسی بڑے زبردست
ڈھو میں طوفان پیدا ہو تو وہ خود بخود فرو ہو جائیگا۔ حاصل کلام موجودہ حالت میں راحت
کے ساتھ تجھکو زندگی بسر کرنے کا یہی ایک معقول علاج میرے سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن اے راجہ

دولت حاصل ہونیکے باوجود کوئی امید باقی نہوکر۔ وزرا کی عدم موجودگی اور زمانہ ناموافق ہونیکے صورت میں کیا حکمراں کو اسکے علاوہ کوئی اور کام کو کرنا مفید ہوگا؟ کچھ اس کے نسبت تیرے رائے میں بہی آتا ہے؟۔

باب (۲۱)

دروغ اور راستی

یودہشٹر - اے بہرت خاندان کے سرتاج نیک طریقہ کیساتہہ عمل کرنیکا خواہشمند کسطرح اپنا برتاؤ رکہے اس سے آگاہ ہونیکی مجہکو خواہش ہے۔ اسلئے آپ اوسکے نسبت تفصیل کیساتہہ بیان کیجئے۔ راستی اور دروغ ان سے تمام عالم بہرا ہوا ہے۔ منجملہ اونکے راستی ہی سے عمل کرنیکے نسبت جسنے مصمم ارادہ کرلیا ہے وہ کس طریق کے ساتہ اپنا عمل رکہے۔ راستی ہمیشہ نیکی ہی کے لئے مفید ہے یا جہوٹ کے لئے بہی؟ کس محل اور موقع پر راستگوئی اختیار کریں اور کس موقع پر دروغ؟۔

بہشم پتامہ - راست گوئی یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اس سے بڑہکر کوئی اور بات نہیں ہوسکتی۔ تاہم اسکے نسبت جس بات کا صحیح علم ہونا نہایت مشکل ہے اوسکو میں تجہہ سے بیان کرتا ہوں۔ سُن لے۔ جس موقع پر راستی جہوٹ کیطرح نتیجہ پیدا کرتی ہو اور جہوٹ کی وقعت راستی کے برابر ہو اوس موقع پر گو صحیح بات ہو تاہم اوسکو نہ بیان کرکے دروغ گوئی کرنا مناسب ہے۔ کس قسم کی گفتگو کرنیسے راستی کی اصلی غایت برآتی ہے۔ اسکے نسبت جسکو کچہہ بہی تمیز نہو وہ انسان بالکل حیوان ہے۔ اسلئے وہ مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ راستی اور جہوٹ انہیں دونوں کے نسبت صحیح رائے قایم کرنیکی تمیز ہونے سے انسان نیک بنتا ہے۔ بدتہذیب

بدخیال ۔سنگدل اور نہایت خطرناک انسان ہو جب بھی اتفاقی طور پہ اوس سے ثواب کا کام
سرزد ہو جاتا ہے ۔ راستی اور دروغ گوئی سے کس قسم کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے ۔ اسکے اندازہ کرنیکی
قوت نہو کر صرف راست گوئی ایسا نیک کام ادا ہو اگر اس خیال پر بیوقوف عمل کرتا رہے تو وہ
نیکی پر ہرگز مبنی نہو گا۔ کیونکہ اسکے راست گوئی سے عام کو نقصان پہونچتا ہے۔
جس راست گوئی سے عام لوگونکی بہبودی ہوگی اوسکے نسبت راست گوئی کا اطلاق ہوسکتا ہے۔
اور وہی نیک کام ہے۔ راست گوئی یہ گو نیک بات ہوتا ہم جو لوگ کیسکے دولت کو ناجائز طور پر
غصب کرنیکا ارادہ کرتے ہوں اونہیں اوسکے نسبت آگاہ نکرنا ہی نیکی ہے ۔ یہی سچا فیصلہ ہے
کیسکے مال و دولت کے نسبت ڈاکو اگر دریافت کریں تو اگر اوسبارہ میں کسی قسم کی معلومات بیان
نکرتے ہوئے اونسے رہائی حاصل ہوسکتی ہے تو خاموشی اختیار کریں ۔لیکن کوئی نہ کوئی
بات بیان کرنا ضرور ہے اگر اوسکے نسبت کچھہ بھی بیان نکرتے ہوئے خاموش رہیں
تو اوس سے سارقوں کو شک و شبہ ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ اسلئے ایسے موقع پہ بہ نسبت
راست گوئی کے دروغ گوئی نہایت افضل ہے ۔صرف اسی پر منحصر نہیں بلکہ جھوٹی قسم کہاکر
اگر بدوں کے پنجہ سے رہائی حاصل ہوسکتی ہو تو یہ کوئی نامناسب فعل نہیں ہے ۔ یہی گویا
متقدمین کا فیصلہ ہے ۔ اگر ممکن ہو تو کسیطرح بدوں کو دولت ندیں کیونکہ اونہیں دولت
دیجائے تو اوس سے اوروں کے سوا دولت دینے والے کو بھی نقصان پہونچتا ہے ۔ فرض
کیجئے کہ تجارت کے غرض سے کسی نے ایک مہاجن سے قرضہ لیا ہو ۔ آئندہ چلکر سارقوں نے
اون روپیونکو چرالے جانے سے وہ دولت جاتی رہے ۔ مہاجن نے جسکو قرضہ دیا تھا اوس سے
وصول کرنے کے ارادہ سے مدیون کو جسمانی تکلیف کا اندیشہ ہو اور صحیح حقیقت ظاہر ہونیکے
غرض سے پیش کرچکے ہوئے گواہ اوس موقع پر غلط بیان نکرتے ہوے 'تو فلاں کا روپیا قرض'
اگر یہ کہدیں تو نتیجہ کے لحاظ سے وہ تمام صحیح بیان جھوٹ کا درجہ حاصل کریگا ۔ اگر کسی کی جان
لی جاتی ہو اوس موقع پر یا شادی بیاہ قرار دینے کے غرض سے دروغ بیانی کرنا چنداں مضایقہ

زید بکر کے ساتھ جس طریق سے برتاؤ کرتا ہے۔ بکر بھی زید کے ساتھ اوسی قسم کا برتاؤ کرنا بھی انصاف کا مقتضی ہے اور یہی راستی ہے۔ مکر و فریب کا طریقہ رکھنے والوں کے ساتھ اوسی قسم سے پیش آکر اون کو تباہ کردیں۔ اور نیک چلن سے نیکی کا برتاؤ رکھ کر اوس کے احسانات سے سبکدوشی حاصل کریں۔

باب (۲۲)

مصیبت سے نجات حاصل کرنیکا علاج

یودھشٹر۔ تمام ذی روح کو اپنے نیک و بد کردار کے بموجب حالت حاصل ہونیکے باعث تکلیف یا راحت پاتے ہیں۔ لیکن اے پتامہ جو بد کردار ہوتے ہیں اونہیں اوس مصیبت سے نجات حاصل کرنیکا کونسا علاج ہے اوسکو آپ بیان کیجیئے۔

بھیشم پتامہ۔ جو برہمن کھشتری اور ویش اپنے خیالات پر قابو حاصل کرکے شاستر کے احکام کے بموجب عمل کرتے ہیں وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جنکا عمل مکارانہ و فریبانہ نہیں ہوتا بلکہ خیالات پر قابو حاصل کرچکا ہوا جنکا چلن ہوتا ہے جو اعضاؤں پر قابو حاصل کرتے ہیں۔ کسی کے بیہودہ کلام کا بھی اولٹ کر جواب نہیں دیتے۔ کسی کے ضرر پہنچانے پر بھی اوسکے نقصان کے درپے نہیں ہوتے۔ (دان) خیرات دیتے ہیں۔ لیکن دست سوال پیش نہیں کرتے۔ روزانہ مسافر کی اپنے گھر مہمان نوازی کرتے ہیں۔ کبھی کسی کے بغض و حسد نہیں کرتے۔ علم حاصل کرنے میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ جو نیک بخش اپنے والد و والدہ کی اطاعت بجا لاتے ہیں اور دن میں نہیں سوتے وہی تمام مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ ارادہ۔ عمل۔ دل۔ اور زبان سے جو گناہ کا کام نہیں کرتے۔ اور بلا وجہ

کسی ذی روح کو اذیت نہیں پہنچاتے وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جو رو سا طمع سے دولت کو
حاصل نہیں کرتے اور اپنے سلطنت کی حفاظت کرتے ہیں وہ مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں
جو لوگ اپنی بیاہی بیوی سے اور صرف ایام آینکے چوتھے روز ہمبستر ہوتے ہیں اور اگنی ہوتر
کرنے میں مشغول رہتے ہیں وہی مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جو دلاور بہادر کسی طرح موت کا
خوف نکرکے نیک طریقہ کے ساتھ صرف فتح حاصل کرنیکے خواہش سے میدان کارزار میں جاتے ہیں
وہ مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ دنیا میں جان عزیز بھی جانیکا موقع آئے تاہم جو لوگ
راست بازی سے باز نہیں آتے وہ عام کے نظر میں واجب التعظیم بنکر مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔
جھوٹی فوقیت ظاہر کرنے کے ارادے سے جنکے افعال نہیں ہوا کرتے۔ نیک کلام کرتے ہیں اور جنکی
دولت راستی سے حاصل کرچکی ہوئی ہوتی ہے وہ مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اعلےٰ طریقہ
سے ریاضت کرنے والے جو ریاضی برہمن جس روز پڑنیکے نسبت شاستر امانعت کیگئی ہے
اوس روز نہیں پڑتے وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جو خرد سالی سے ہی مجرد بنے ہوئے۔
شاستر اور بید مقدس کو کامل طور سے ختم کرچکے ہوئے ریاضت کیا کرتے ہیں وہ مصیبت سے
نجات حاصل کرتے ہیں۔ خواہشات نفسانی میں سکون حاصل کرچکے ہوئے جو مہاتما بالکل نیک
نہاد ہوتے ہیں وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جس سے کیسکو خوف وخطر نہیں ہے اور جو کسی سے
نہیں ڈرتے اور جنہیں تمام لوگ اپنے جان عزیز کے برابر سمجھتے ہیں وہ مصیبت سے نجات
حاصل کرتے ہیں۔ جو شریف طبع اور اعلےٰ خیال کے لوگ دوسروںکی دولت و ثروت۔ جاہ
وحشمت دیکھکر رنجیدہ نہیں ہوتے۔ غیر کے شکوے اور گلے سے مخلصی حاصل کرچکے ہیں۔ کل
دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور معتقد بنے ہوئے اور دلکو سکون حاصل کرکے تمام نیک باتونکو
سنتے ہیں وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جو اپنے تعظیم و توقیر کے خواہاں نہیں ہوتے۔ دوسروںکی
عزت و وقعت کرتے ہیں۔ اور واجب التعظیم کی پرستش کرتے ہیں وہ مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں
جو اولاد حاصل کرنیکے خواہشمند نہایت راسخ الاعتقادی کے ساتھ معترہ روز بزرگونکا شرادھ بری

کرتے ہیں وہ مصیبت سے نجات پاتے ہیں۔ جو اپنے غصہ کو برداشت کرتے ہیں اور دوسرے کے
غصہ کو فرو کرتے ہیں۔ کسی ذی روح پر برہم نہیں ہوتے۔ گوشت اور شیریں غذا کو ترک کر دیتے ہیں
اور ایام تولد ہی سے شراب سے اجتناب کر لیتے ہیں وہ مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں جنکا
طعام صرف بقائے زندگی کے غرض سے ہوتا ہے۔ صرف اولاد کے خاطر بیوی سے ہمبستر ہوتے ہیں
اور جنکی گفتگو صرف راستی کے غرض سے ہوتی ہے وہ مشکل سے نجات پاتے ہیں۔ اے **یودہشٹر**
تمام عالم کے نجات دہندہ بھگوان **سری کشن جی مہاراج** ہی ہیں۔ جسطرح جسم گوشت و
استخواں سے بھرا ہوا ہے اسیطرح یہ سری بھگوان مہاراج بھی تمام عالم میں بھرے ہوئے ہیں۔
تمام مخلوق کی زندگی اور فنا کے بھی باعث ہیں۔ جو انہیں اپنا نجات دہندہ تصور کرکے انہیں
سے دھیان لگائے رہتے ہیں۔ وہ تمام مصیبتوں سے نجات حاصل کرتے ہیں۔

باب (۲۳)

شیر اور کولے کا مباحثہ

رؤسا کے مصاحبت میں رہنے والونکی خصلت

یودہشٹر۔ اکثر لوگ بہ ظاہر متین نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت باطن میں ویسے نہیں ہوتے
اور بہت سے باوجود حقیقت میں متین ہونیکے بھی بظاہر غصہ ور نظر آتے ہیں۔ اسلئے اے پتا
ہم اون لوگوں کو کسطرح شناخت کریں آپ اوسکو بیان کیجئے؛
بھشم پتامہ۔ اے **یودہشٹر** اسبارے میں شیر اور کولے کے ایک قدیم مباحثہ کو تاریخی
طور پر اسطرح بیان کیا جاتا ہے اوسکو سن لے۔

زمانۂ قدیم میں شہر پورنیک کا حکمراں پورہی کا نامی جو دوسروں کے قتل و خون میں مصروف - قسی القلب اور نہایت بدخصلت ہوا ہے - اوسکی حیات ختم ہوچکنے کے بعد بوق کے بداعمالی کے باعث اوسکو آئندہ کوے کا جنم حاصل ہوا - اسلئے وہ اپنے سابق کی شان اور رسول کو یاد کر کے نہایت نادم ہونیکے باعث دوسروں کے لائے ہوئے گوشت کو نہیں کھایا کرتا تھا - اور کسی ذی روح کی جان بھی نہیں لیتا تھا - راست گو تھا - وہ اپنے عادات کا استقلال کیساتھ پابند تھا - اور وقتاً فوقتاً درخت سے خود بخود جھڑ چکے ہوئے پھل کو کھا کر اپنی زندگی بسر کیا کرتا تھا - اُس کوے کو مرگھٹ میں رہنا نہایت مرغوب تھا - وہی اُسکا زاد بوم ہونیکے باعث کسی اور جگہ رہنا اوسکو پسند خاطر نہیں معلوم ہوتا تھا - اسکی طہارت - پاکیزگی اور نیک چلنی کو دیکھکر رشک و حسد کے باعث اوسکے تمام ہمقوموں کو ناگوار خاطر گذرتا تھا - جسکے باعث انہوں نے بظاہر لجاجت کیساتھ گفتگو کر کے اوسکے استقلال میں لغزش پیدا کرنا شروع کی - اونہوں نے اوس کوے سے کہا کہ اُس خوفناک مرگھٹ میں رہکر تو نہایت تقویٰ کیساتھ اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے - یہ بالکل خلاف اصول ہے - چونکہ تو گوشت خوار قوم کے قسم میں سے ہے اسلئے تو ہماری طرح عمل رکھا کر - ہم تجھے کھانیکے چیزیں دیا کرینگے - تو اُس زہد و تقوے کو ترک کر کے اوسکو کھا لیا کر - جو ہم کھایا کرینگے وہی تجھکو ہمیشہ ملا کریگا -

کوے نے اوسکے بیان کو سنکر نہایت نرمی سے عمدگی کیساتھ مفصل طور پر مطلب آمیز جواب دیا کہ کسی خاندان کے قرار دینے کے غرض سے میں نے جنم نہیں لیا ہے - نیک و بد خاندان یہہ ہر ایک کے چلن سے قرار دیا جاتا ہے - اسلئے جسکے باعث نیک نامی میں ترقی ہو وہی کام کرنیکی میری دلی آرزو ہے - گو میں مرگھٹ میں .... بود و باش رکھتا ہوں پھر بھی کسطرح میرا دلی اطمینان ہوا کرتا ہے - اسکو میں بیان کرتا ہوں - سُن لے -

اچھے خصلت سے نیک کام کرنیکی خواہش پیدا ہوتی ہے - مذہب یا طریقہ یہ دراصل کسی نیک کام کا باعث نہیں کہلاتا - کسی مذہب میں رہکر اگر کسی خدا رسیدہ بزرگ کو قتل کر دیا جائے

توکیا اوسکا وہ فعل گناہ نہیں سمجھا جائیگا؟ اگر کوئی لامذہب نیک کام میں خیر خیرات سے حاجتمندوں کی مقصد براری کرے تو کیا وہ بیکار سمجھا جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ اسلئے صرف کسی مذہب یا ملت کا کہلانا یہ نیکی کا باعث نہیں ہوسکتا۔ خودغرضی میں مبتلا ہونیکے وجہ سے تم صرف کہانے میں ہی مشغول ہو۔ اس محویت کے باعث نتیجہ کے لحاظ سے آیندہ چلکر پیدا ہونے والے بڑے عیوب تم کو نہیں نظر آتے۔ اسے دنیا اور آخرت میں جو درگت حاصل ہوگی اوسکو میں پسند نہیں کرتا۔"

کولے کے اس گفتگو کو سنکر اوسکے متقی اور پرہیزگار ہونیکے نسبت ایک مشہور دلیر شیر کو یقین ہوا اور اوسنے اپنے حوصلہ کے بموجب اوس کولے سے مباحثہ کرکے اوسکو اپنے وزارت کی خدمت عطا کی۔

شیر۔ اے متین کولے۔ تیرے خصلت سے میں آگاہ ہوچکا ہوں۔ اب تو میرے ہمراہ رہا کر۔ تجھکو جو چیزیں مرغوب ہوں اوسکو قبول کرکے غیر مرغوب چیزوں کو ترک کردے تیرے سخت گیر ہونیکے نسبت شہرت ہے۔ لیکن میں تجھکو آگاہ کرتا ہوں کہ عمدگی کے ساتھ تیرے مفید ہونے والے باتونکا مجھ سے برتاؤ ہوگا۔

کولے نے اوس بادشاہ حیوانات کی گفتگو سنکر کسقدر ادب کیساتھ عجز و انکسار سے گفتگو کرنا شروع کی کہ

کولا۔ اے بادشاہ سلامت۔ میرے نسبت آپ نے جو خیال ظاہر فرمایا ہے وہ آپکے بلند نظری کے لحاظ سے زیبا ہے۔ نیک اور اپنے بہبودی سے واقف کار۔ پاکیزگی کے ساتھ عمل رکھنے والے وزیر کو آپ تلاش کرتے ہیں۔ فرمانروا کو بغیر وزیر کے اپنے شان کی حفاظت کرنا غیر ممکن ہے۔ اور باوجود وزیر ہونیکے بھی اگر وہ بدخصلت اور جسمانی نقصان دینے والا ہو تو اوس سے بھی حفاظت ہونا ممکن نہیں۔ اے عالی جناب۔ تجھ سے دلی محبت کرنیوالے منصفانہ برتاؤ رکھنے والے۔ آپس میں اتفاق کے ساتھ بسر کرنیوالے۔ آپس میں ایک دوسرے سے رشتہ ناتا رکھنے والے۔ دشمن کو شکست دینے کے خواہشمند کسی بات میں محو نہ ہوچکے ہوئے

بہبودی عامہ کی نسبت مستعد رہنے والے - عالم اور دانشمند اس قسم کے آدمی کو اپنا و زیر مقرر کرکے مرشد یا والد کیطرح تو اونکی عزت و وقعت کیا کر - اے بادشاہ سلامت - سوائے دلی مسرت حاصل کرنیکے مجھکو کوئی اور بات پسند نہیں ہے - راحت دینے والے اور حظ پیدا ہونیوالے چیزونکی یا اونکے متعلق دولت ثروت کی مجھکو خواہش نہیں ہے - اسکے ماسوا تیرے سابق کے فرمانبرداروں کے عادات سے مجھکو اتفاق ہی نہوگا - اسکے باعث وہ بدخصلت لوگ میری نسبت انواع واقسام کے گلے شکوے کرکے آپکے دلمیں مخالفت پیدا کردینگے - نیک اور بردبار لوگونکا آپکے علاقہ میں رہنا اونہیں ناگوار خاطر ہوگا - میں اپنے دلپر قابو حاصل کرچکا ہوا تو انگر نسبت اور گناہ گاروں کے ساتھہ سختی کا برتاؤ نکرنے والا - دور اندیش - حوصلہ مند - فیاض - نیرو ہوشیار - بیکار باتوںمیں وقت ضایع نکرنے والا - جن چیزونسے حظ اوٹھانیکی مجھکو خواہش ہے اون سے میں بہرہ ور ہوچکا ہوں - اور مختصر حالت میں ہی خوش رہا کرتا ہوں - میں اتبک نہ کسی کی اطاعت بجالایا ہوں اور نہ مجھکو اطاعت بجالانیکا طریقہ یاد ہے - میں اپنے حسب دلخواہ آزادی کے ساتھہ صحرا میں گشت لگانے والا پرمیشور کا ایک ناچیز بندہ ہوں - بادشاہ کے زیر سایہ پرورش پانے والونکی شکایت اوس بادشاہ کے پاس ہوا کرتی ہے - اور وہ الزام کا مستوجب قرار پاتا ہے - صحرا میں بسر کرنیوالے جاندار کو سوائے پرمیشور کے کسپر بھی بہروسہ کر بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ کسی سے بھی خوف کرنیکی حاجت - وہ تمام برت کو ادا کرسکتا ہے - فرمانروا جنہیں طلب کرتا ہے اونکے دلمیں خوف وخطر پیدا ہوتا ہے - لیکن پہلی پہلائی کہا کر مسرت دلی کیساتہہ صحرا میں بسر کرنیوالے جاندار کو وہ بات پیش نہیں آتی - بلا تردد آزادی کے ساتھہ حاصل ہونے والا صرف پانی اور آئندہ چلکر خوف پیدا ہونیکا کہٹکا لگا ہوا نعمت ان دونو نسبت غور کرچکنے کے باعث میری رائے ہے کہ جسمیں قلب کو اطمینان حاصل ہوتا ہے وہی سچی راحت دینے والی شئے ہے - حکمراں کے ایذا رسانی سے نقصان پیدا ہوکر جسقدر مرنے والونکی تعداد ہے فی الحقیقت اونمیں کے اکثر کسی گناہ کے مرتکب شدہ نہیں ہوتے - خیر - اے عالم پناہ - مجھہ سے

خدمت لینا ہی آپ کو منظور رہے تو اسبارہیں میری درخواست ہے کہ میرے ساتھہ آپ کا کسطرح برتاؤ ہوگا اسبارہیں کوئی قاعدہ مقرر کیا جائے ۔ جو لوگ میرے متعلقین سے ہونگے اونکی تو عزت و وقعت کیا کرے ۔ میرے خیرخواہانہ مشورہ کو تجہے سننا ہوگا ۔ میں جو کچہہ تیرے لئے مقرر کرونگا اوسمیں کسی قسم سے رد و بدل نکرتے ہوئے وہی دوامی طور پر قایم رہے ۔ میں تیرے سابق وزراء سے کسی بارہیں مشورہ نکرونگا ۔ کیونکہ نیک طریقہ کے ساتھہ عمل نکرنے والے دوسرے وزراء امتحان لینے کے ارادہ سے بے ضرورت مجھہ سے کچہہ بہی کہدیا کرینگے ۔ میں تنہائی میں ہر ایک سے جداگانہ طور پر ملاقات کرکے اونکے لئے مفید باتیں بیان کرونگا ۔ اپنے تمام عزیز و اقارب کے بارہیں وہ تیرے لئے مفید ہو یا مضر ۔ اسکے نسبت تو مجھہ سے کوئی سوال نکرنا ۔ مجھہ سے مشورہ کرنیکے بعد تو سابق کے وزراء کو تکلیف ندینا ۔ اور جو میرے متعلقین ہوں اونپر بیرحم ہو کر سزا ندینا ۔

شیر نے اُن تمام باتونکو سنکر اوسکے رائے سے اتفاق کیا ۔ اور اوسکی عزت و توقیر کیکے وزارت کی خدمت عطا کی ۔ اپنے فرایض میں ثنا و صفت حاصل کرنے کے لایق اوس کوے کو وزارت کی خدمت عطا ہوئی ۔ شیر کے قدیم ملازمین نے اوسکو دیکھکر مارے رشک و حسد کے آپس میں مشورہ کرکے اتفاق کرلیا اور اوس کوے سے ہمیشہ مخالفت کرنا شروع کی ۔ بہ ظاہر دوستانہ طور پر شیریں کلامی کرکے اوسکے دلکو اپنے جانب رجوع کریں اور اپنے برابر اوسکو بہی ملزم قرار دلائیں ۔ اس بدنیتی سے اوسکے ساتھہ چال چلنا شروع کی ۔ غیر کے مال و متاع کو غصب کرنیوالے قدیم ملازمین سابق میں کسی اور طریق سے اپنا عمل پر کہا کرتے تہے ۔ لیکن اسنو کوے کے ضوابط مقرر کردینیکے باعث اونہیں کسی غیر کے مال کو غصب کرلینا غیر ممکن ہوگیا تہا ۔ کوے کے خیالات کو برگشتہ کرنیکے ارادہ سے اون دغابازوں نے طرح طرح کی چالیں چلکر طمع دلائی کہ تجھکو بہت کچہہ مال و متاع حاصل ہوگا ۔ یہ کہکر اوسکے دلمیں دولت کے نسبت محبت پیدا کرنیکے کوشاں ہوئے ۔ لیکن اوس دانا ۔ دور اندیش اور مستقل مزاج کوے کے ارادہ میں

کسی قسم کی لغزش نہیں پیدا ہوئی۔ بعدازاں اور چند شریروں نے اوس کوے کو تباہ کرنیکا
مستقل عہد کرلیا۔ اور اُس شیر کا مرغوب طبع گوشت جس مقام پر روزانہ رکھا جاتا تہا اوس کو
اونہوں نے وہاں سے اوٹہا کر کوے کے مکان میں لاکر رکھدیا۔ اوس گوشت کو کس غرض سے چرایا گیا
اور اس ترکیب کو کس نے ایجاد کیا ان باتوں سے کولا آگاہ ہوا۔ لیکن کسی سبب سے اوسنے ان تمام
باتونکو برداشت کرلیا۔ چونکہ اوسنے وزارت کے خدمت کو قبول کرتے وقت شیر سے عہد و پیمان
کرلیا تہا کہ اگر تجھکو میری دوستی کی خواہش ہے تو تو مجھکو کسیوقت ایذا یا تکلیف ندیا کر۔

ہشتم تیامہ۔ بعدازاں وہ شیر بہوکا ہوا اور غذا کہانیکے ارادہ سے اوٹہا۔ لیکن حسب قاعدہ
اوسکے کہانے کے غرض سے جو گوشت لاکر رکھدیا جاتا تہا اوسکا کہیں پتہ نہ تہا۔ اسپر اوس بہوکے
شیر نے دریافت کیا کہ میرے غذا کو کسنے چرایا ہے اسکا پتہ لگاؤ۔ اسطرح اوسکا حکم ہوتے ہی
چند عیار دغا بازوں نے اوس گوشت کے نسبت شیر سے عرض کیا کہ جناب عالی آپکے وزیر جو بڑے
دانا کہلاتے ہیں وہی حضرت آپکی غذا کو اوٹہا لیگئے ہیں۔

کوے کے چالاکی کا حال سنکر شیر کو غصہ آیا اور اوسکے جان لینے کا خیال پیدا ہوا۔ اُس
کوے کے نسبت شکایت کرنیکا یہی بہتر موقع ہے اوسکو غنیمت سمجھکر شیر کے سابق رفقاء نے بیان کرنا
شروع کیا۔ کہ اس کوے نے ہم سبکی دوستی اور محبت کو آپسے قطع کرانے کا ارادہ کیا ہے۔
یہ کہکر اوسکے چند باتوں کو یقین کے طور پر اوس سے بیان کیا کہ دراصل آپکی یہ حالت ہے
اور وہ کونسے باتیں ہیں جو اونسے ہونگے۔ آپنے اوسکی نسبت جیسا سنا تہا فی الحقیقت
وہ ویسا نہیں ہے۔ وہ صرف زبانی ہی نیک ہے۔ لیکن عادات کے لحاظ سے اوسکے برعکس ہے
اوس بدخو نے نیک ہونیکا ایک مکر پہیلایا ہے۔ صرف اپنے مطلب براری کے غرض سے غذا
حاصل کرنیکے خاطر اس برت کو اختیار کرنیکی زحمت اوٹہائی ہے۔ اگر صرف ہمارے بیان پہ
آپ اعتنا نکرتے ہوں تو تشریف لے چلیئے ہم آپکو تقینی طور پہ ثبوت دیدینگے۔ یہ کہکر شیر کو
اوس کوے کے گہر لیگئے۔ اور اوس مقام پر رکھا چکا ہوا گوشت تبلادیا۔ جسکے باعث وزراء

کے بیان کی تصدیق ہوکر کوے کی نسبت گوشت چرانے کا یقین ہوا۔ اسلئے شیر نے کوے کو قتل کرنیکا حکم دیا۔

اوسوقت شیر کی والدہ ان باتونکو سنکر نہایت مفید اور نصیحت آمیز کلمات کہنے کے غرض سے وہاں آئی اور یوں کہنا شروع کیا کہ "اے میرے عزیز چونکہ حسن خدمت کے لحاظ سے دوسرونمیں رشک اور مخالفت پیدا ہونیکا جو عیب ہوتا ہے بدخصلت لوگوں کے لئے اوس سے کام لیکر نیکوں کو بہی الزام کا مستوجب قرار دینا ممکن ہے کیونکہ عروج ہوتا ہوا دوسرا شخص دیکہکر برداشت نہیں کرتے اچہے اور نیک کام بہی مخالفت پیدا ہونیکا باعث ہوتے ہیں اسلئے نیک عمل پر کہنے والے اور خیرخواہ نہ کام کرنے والوں پر بہی الزام لگایا جاتا ہے۔ تارک الدنیا لوگ صحرانشینی اختیار کرکے صرف اپنے فرایض بجا لانے والے روشنی ہونی کے نسبت بہی دوست دشمن اوران دوسے بہی مبرا ادواسی اس قسم کے تین فریق ہوا کرتے ہیں۔ لالچی اور خودغرض لوگ پاکیزہ سیرت والونکی کم جرأت جری لوگونکی۔ بیوقوف عالمونکی۔ مفلس توانگرونکی۔ بدخصلت نیک سیرت کی فاحشہ عاصمہ کی اور زشت رو حسین اور خوبصورت کی مخالفت کرتے ہیں۔ بہت سے چالاک لالچی اور خودغرض نیڈت مکرو فریبانہ طریقہ اختیار کرکے اوسپر اپنی بسر اوقات کرتے ہیں وہ صرف کسی بے عیب شخص کے نسبت ہی نہیں بلکہ برہسپتی[12] کے عقل و فراست پر بہی الزام لگانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ہم نے اسکو مانا کہ تیرے گہر میں کسیکے غیر موجودگی کے وقت وہ گوشت چرالیگیا لیکن باوجود اس کے کہ تو اوسکو گوشت دینا چاہتا تہا اوسنے اوسکے لینے کی کیوں نہیں خواہش ظاہر کی۔ اسپر اچہی طرح غور کر۔ کمظرف بہی بظاہر مہذب معلوم ہوتے ہیں۔ اور مہذب بہی بظاہر غیر مہذب نظر آتے ہیں۔ اکثر چیزیں ہم کو ظاہر میں جس قسم کی نظر آتی ہیں وہ درحقیقت اوس قسم کی نہیں ہوتیں۔ اسلئے اوس کے نسبت امتحان کرے۔ ہم کو بظاہر آسمان کو کنارہ ہوا دکہائی دیتا ہے۔ اور جوگنے آگ کیطرح نظر آتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت نہ آسمان کو کنارہ ہوتا ہے اور نہ جوگنے میں آگ کی صفت ہوتی ہے۔ حاصل کلام بدہی نظر آنے والے چیز وںکے نسبت بہی

اطمینان کرلینا ضرور ہے۔ بعد امتحان کسی کام کے نسبت حکم دینے سے اوسکے متعلق آئندہ چلکر ندامت نہیں اوٹھانی پڑتی۔ میرے پیارے عزیز۔ باحکومت شخص کا کسیکو ایذا یا نقصان پہونچانا چنداں وقت طلب کام نہیں ہے۔ لیکن اوسمیں عفو کا جوہر البتہ لایق ستایش ہوکر عام لوگوں میں نیکنامی کا باعث ہوتا ہے۔ اے عزیز صاحبزادے۔ تونے اوسکو اپنے مصاحب میں رکھا ہے اسلئے وہ تمام باجگذار رؤساء میں شہرت حاصل کرچکا ہے۔ اس قسم کے نیک صفات شخص کے حاصل کرنے میں وقت اوٹھانی پڑتی ہے۔ اسلئے تو اس خیرخواہ کے جان عزیز کو کسی قسم سے نقصان نہ پہونچا۔ اچھے اور بے لوث انسان پر اوسکے دشمنوں کے جھوٹا اتہام لگانے سے اوس نیک کے نسبت خود فرمانروا بدگمان ہوتا ہے وہ خود ہی وزراء کے دلوں کو رنجیدہ کرنیکا باعث ہوکر بہت جلد تباہ ہوجاتا ہے

یہ تمام گفتگو ختم ہوچکنے کے بعد اوس کوّے کے مخالف گروہ میں سے ایک خداترس باہر نکل آیا اور ان وزراء نے کسطرح دغابازی کی اوسنے اوسکا تمام حال بیان کردیا۔ شیر نے اس کیفیت کو سنا اور کوّے کے نیک چلنی کا حال معلوم ہونے سے اوسکی نہایت عزت و وقعت کرکے دلی محبت سے متعدد بار بغلگیر ہوا اور اوسکو سزا دینے سے بری کردیا۔

اسطرح ناگوار خاطر بات گذرنے کے باعث اوس علم الاخلاق سے واقف کار کوّے نے شیر کی اجازت حاصل کرکے اپنی جان عزیز دینے کے غرض سے (ادپواس) روزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا۔ اوسوقت شیر نے اوس نیک خصلت کوّے کی محبت دلی کے ساتھ عزت و وقعت کرکے اوسکو اس ارادہ سے باز رکھا۔ بعدازاں محبت کے جوش کے باعث شیر کے حالت کو دیکھکر کوّے کا دل بھرآیا۔ اور اُسنے انکساری کے ساتھ غیر صحیح طور پر ادا ہونے والے الفاظ سے کہنا شروع کیا کہ " تونے سابق میں میری عزت و توقیر کی اور آخر بے وقعتی کرکے مجھکو اپنے دشمن بننے کے قابل بنادیا۔ اسلئے مجھکو تیرے پاس رہنا مناسب نہیں ہے۔ حکومت سے معزول کرچکے ہوئے۔ بیوقعتی کرنیکے باعث ناراض بن چکے ہوئے۔ غیر کے دولت کو غصب کرچکے ہوئے۔ دھوکا باز۔ نہایت حقیر بن چکے ہوئے۔ خودغرض۔ خوف زدہ۔ دوسروں کے

الزام کے متوجب بن چکے ہوئے۔ جیسے دولت کو جبر سے چھین لیا گیا ہے اس قسم کے باآبرو لوگ۔ روپیہ اور دولت کو قبول کرنا ترک کر چکے ہوئے۔ بربادی کے خواہشمند۔ ایذا و تکلیف دینے کے باعث بہت سے مصیبتوں کے آمد کا منتظر بنے ہوئے۔ درپردہ شکار کرنے والے نفاق پیدا کرنیوالے اور خدمت گذار لوگ یہ تمام دلی محبت سے مبرا ہو کر اور اکثر مفلس ہوئے ہیں۔ خیر۔ ازحد بیوقوف بن چکا ہوا۔ اور خدمت سے معزول شدہ مجھ جیسے پر اب آپکا کس طرح اعتماد قایم ہوگا۔ ؛ اور میں ہی تیرے پاس کسطرح رہ کر وں۔ کام کرنے کے لایق تصور کرنیسے تو نے مجھکو قبول کرکے اپنے پاس رکھہ لیا۔ اور میرا امتحان کر چکا۔ سابق کے اقرار کو فراموش کرکے تو نے میری بیوقعتی کی۔ سابق میں جسکی نسبت عام لوگوں میں اچھا اور نیک ہونا بیان کیا گیا ہو اپنے زبان کا پاس ولحاظ رکھنے والا شخص بعد ازاں اوسکے برے ہونے کی نسبت ہرگز بیان نکرے۔ لیکن تجھ سے وہ بات ہوچکنے سے اس موقع پر میری بیوقعتی ہوئی ہے اسلیئے اب مجھپر تیرا اعتبار قایم نہوگا۔ اور مجھ پر سے تیرا اعتبار اٹھہ چکنے کے بعد مجھکو رنج گذریگا حال کلام تو مجھ سے شکوک اور میں تجھ سے خوف زدہ۔ اکثر لوگ دوسرونکے عیب جو دلمیں کسی قسم کی محبت نرکھنے والے۔ اور کسی بات سے خوش نہونے والے ہوتے ہیں۔ اس حالت میں اونکی کام میں بہت کچھہ مکر وفریب ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کسی چیز کے ٹوٹ جانے کے بعد اوسکو جوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اور جو ایک مرتبہ جوڑ چکے پہر اونکے شکست کرنے کیلئے نہایت دقت پیش آتی ہے۔ ایک مرتبہ کسکے نسبت شکستہ دل ہوچکنے کے بعد اگر اتفاق سے محبت بہی پیدا ہو جائے تو کسطرح وہ سابق کا لطف نہیں آتا۔ اپنے ذاتی اور غیر کی فلاح نکرتے ہوئے صرف اپنے آقا ہی کی بہبودی کرنیوالا شاذ و نادر ہی نظر آتا ہے۔ اپنے ذاتی کام کے خواہشمند یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے آرزومند بہت سے ہوتے ہیں۔ دوسرونکے حاجت براری کے لیئے فطرتی طور پر دلمیں سچی محبت رکھنے والونکا ملنا مشکل ہے۔ انسان فطرتاً تلون مزاج ہوتا ہے۔ اسلیئے اوسکے اصلی طبعیت کا شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے

قوت رکہنے والا اور نڈر شاید سو میں ایک ملے - کسی انسان کو وقت واحد میں عروج پہ پہونچانا
اور علیٰ ہذا وقت واحد میں قعر ذلالت میں ڈالنا - دفعتاً اچھی اور بری حالت میں پہونچانا
اور آن واحد میں اوسکو بزرگی دینا اس قسم کے حرکات گویا کم فہمی کا باعث ہیں" غرضکہ
ہر طرح پرمعنی اور مطلب آمیز شیریں کلامی سے کوینٹے فرمانروائے حیوانات کو خوش
کر کے جنگل میں چلے جانیکے ارادہ سے نکلا - اوسوقت شیر نے اوسکی ہر طرح دلجمعی کرنا شروع کی -
لیکن اوس دانشمند کوینٹے اوسکی کسی طرح پرواہ نکرتے ہوئے (اوپوشن) روزہ رکھکر
اس کالبد خاکی کو چھوڑ دیا اور بیکینٹہ میں داخل ہوا -

باب ۲۴

اونٹ گری اور پھیان

(کاہلی سے پیدا ہونیوالا عیب)

یودہشٹر - اے تمام نیکیوں کے مخزن - فرمانروا کو کیا کرنا چاہیے اور کس قسم کے کام کرنے سے
اوسکو راحت حاصل ہوگی اسکے نسبت آپ صراحت کیساتھ بیان کیجئے -

بہشم تیامہ - مناسب ہے - فرائض کے اصول یعنے فرمانروا کو دنیا میں کیا کرنا چاہیے
اور کس طریقہ کا عمل کرنے سے اوسکو راحت حاصل ہوگی - اسکو میں بیان کرتا ہوں -
ایک شتر کے متعلق ہم نے جو بڑا واقعہ سنا ہے اوسکے طرح فرمانروا کا عمل نہوا کرے اے یودہشٹر
اس واقعہ کو میں تجھہ سے بیان کرتا ہوں سن لے -

زمانہ سابق میں **پراجا پادی** نامی جگ میں گذشتہ جنم سے آگاہ ایک شتر تھا

اُسنے قابل تعریف چلن کے ساتھ صحرا نشینی اختیار کرکے بہت بڑی ریاضت کی۔ جسکے ختم ہونے پر
برہماجی اوس سے بہت خوش ہوئے۔ اور اپنی دلی التجا بیان کرنیکے نسبت اوس شتر سے کہا
اوسنے عرض کیا کہ بھگوان میں چرنے جانیوالا ہوں اسلئے آپکے اسیر باد کے باعث میری
گردن پورے سو یوجن دراز ہو جائے تاکہ میں ادہر اودہر دوادوی کرنیکے بغیر ایک ہی
مقام پر بیٹھے ہوئے چرا کروں۔ برہماجی نے اوسکے معروضہ کو سنکر جواب دیا ٹھیک ہے
تیری دلی آرزو بر آئیگی۔ وہ شتر نیک بر حاصل کرکے اپنے صحرا کے جانب چلا گیا۔ بعد ازان
از حد نالایق بنا ہوا اور گردش زمانہ کے باعث خود کو فراموش کر چکا ہوا بد خصلت
شتر کاہلی سے کام لینے لگا۔ اور چرنے جانیکے نسبت کچھہ بھی خیال نہیں کیا۔ چند دن
گزرنے کے بعد اوس شتر کو ناتوانی معلوم ہوئی اور وہ اپنے سو یوجن دراز شدہ اپنے
گردن کو پھیلا کر چرتا رہا۔ اتفاق سے اوسوقت ہوا کا بہت بڑا طوفان پیدا ہونے سے
وہ جانور اپنی دراز گردن اور سر کو ایک کھوہ میں رکھکر بیٹھ گیا۔ اس اثناء میں تمام دنیا کو
جل تھل کر دینے والی بارش کا سلسلہ شروع ہوا۔ اوسوقت بارش کے پانی سے مصیبت اٹھا چکا ہوا
سردی کے مارے لرزتا ہوا اور اشتہا کے باعث تھکن پیدا کر چکا ایک کولا معہ اپنے مادا کے
عجلت کیا تھہ اوس کھوہ میں داخل ہوا۔ اوسوقت اسے یو د سطر بھوک کے تکلیف میں مبتلا شدہ
گوشت خوار جانور نے اوس شتر کے دراز گردن کو گوشت کا انبار تصور کرکے کھانے لگا۔ بعد ازاں
اوس شتر کو احساس ہونا شروع ہوا کہ کسی نے مجھکو کھانا شروع کیا ہے۔ اوسوقت وہ نہایت
آزردہ خاطر ہوکر اپنے دراز گردن کو سمیٹنے کی کوشش کرنے لگا اور اُسنے اپنے گردن کو
ہلا کر سمیٹنا چاہا تھا کہ اس عرصہ میں کولا اور اوسکے مادا نے اوس شتر کے گردن کو کھا لیا۔
اسطرح اون دونوں نے اُسکا خاتمہ کر دیا۔ بارش اور ہوا کا طوفان موقوف ہونے کے
بعد وہ کولا معہ اپنے مادا کے کھوہ کے باہر چلا گیا۔ اوس بیوقوف شتر کو اسطرح موت آگئی
دیکھہ یہ تمام کاہلی کے بدولت پیدا ہونے والا بُرا نتیجہ ہے۔ اسلئے تو بھی اس قسم کے کاہلی

کو ترک کر دے اور اپنے اعضاء پر قابو رکھکر کام کو انجام دیا کر۔

اے راجہ منو جی مہاراج کا قول ہے کہ لیاقت یہی فتح یابی کا باعث ہے لیاقت کے بدولت انجام پانے والے کام اعلیٰ درجہ کے جسمانی قوت سے ادا ہونیوالے اوسط درجہ کے پیر کے گردش لگانے سے انصرام پانے والے ادنےٰ درجہ کے اور ہر قسم سے اپنے اوپر بار اوٹھاکر انجام پانے والے کام نہایت ادنیٰ درجہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے فریضہ کو انجام دینے میں مستعد اور اعضاؤں پر قابو حاصل کیئے ہوئے راجہ ہی کی سلطنت قایم رہتی ہے۔ منو مہاراج کا بیان ہے کہ "بے شمار دولت حاصل کرنیکی جسکو تمنا ہے اوسکو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہونا یہ صرف اوسکی فراست پر منحصر ہے"۔

اے بے عیب یودہشٹر جو پوشیدہ طور پر راز کے مشورہ کو سننے والا۔ اعلیٰ درجہ کے لایق لوگوں کی امداد حاصل کر چکا ہوا۔ اور غور وخوض کرنے کے بعد کسی کام کو انجام دینے والا ہو اوسی کے پاس دولت قایم رہتی ہے۔ جو فرمانروا ہر طرح امداد حاصل کر چکا ہو کامل طور پر تمام دنیا کی پرورش کرنا اوسی سے ممکن ہے۔ اپنے فرایض سے واقف کار عالموں نے اوسکو زمانۂ سابق میں بیان کیا تھا۔ اسلیئے میں نے بھی عالمانہ نظر سے اوسکو بیان کیا ہے۔ لہذا اون تمام باتوں کو ذہن نشین کر کے تو اپنا طرز عمل رکھہ۔

(۲۵)

باب

ندّی اور دریا کا مُباحثہ

(انکساری کی عظمت)

یودہشٹر اے بھرت خاندان کے سرتاج۔ ہر فرد بشر کو جسکا حاصل ہونا مشکل ہے اس قسم کا

شاہی رتبہ فرمانروا کو حاصل ہونے کے بعد دشمن زبردست بچائے اور اوسکے انسداد کی
قوت اوسمیں موجود نہو تو وہ کسطرح اپنا عمل رکھے۔

ہشتم پتامہ۔ اے بھرت خاندان میں جنم لینے والے۔ اسبارےمیں دریا اور ندی کے
ایک قدیم مباحثہ کو تاریخی طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ تمام ندیوں کا سرتاج جو دریا ہے اوسکو
ایک شک پیدا ہونے سے اوسنے اوسبارےمیں ندیوں سے سوال کیا کہ۔

دریا۔ اے تمام ندیو۔ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ تم بڑے بڑے تنا ور درختوں کو جڑ سے
اوکھیڑ کر اوسکو بہاتے ہوئے لاتے ہو۔ لیکن اوسمیں بید کا وجود کہیں نہیں پایا جاتا۔ تمہارے
کنارے پر اوگنے والا بید حیثیت میں چھوٹا اور کم قوت بھی ہوتا ہے۔ اسلئے کیا تم اوسکو
بے حقیقت چیز سمجھکر نہیں لاتے۔ یا اوسنے تمہارا کوئی ایسا کام انجام دیا ہے جسکے عوض
تم نے اوسکے ساتھ یہ رعایت کی ہے۔ حاصل کلام وہ بید کنارہ چھوڑکر یہاں کیوں نہیں آتا ہے
اسبارےمیں تمہارا کیا خیال ہے اوسکو میں سننا چاہتا ہوں۔

بھاگرتی ندی نے دریا کے سوال کو سنا اور دلچسپ پیرایہ میں مطلب آمیز جواب دیا کہ
یہ درخت صرف ایک ہی مقام پر قایم رہکر اپنے جگہ سے نہیں ہلتے۔ غرور کے باعث جب وہ
ہمارے مخالف بنکر تنکر کھڑے ہوئے پائے جاتے ہیں اوسوقت اونکے سرکوبی کے
خیال سے ہم اونکے جڑ و نہیں گھسکر بیدم کر دیتے ہیں۔ جسکے باعث اونہیں اپنے مقام
چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسطرح اوس بید کی نوبت نہیں آتی۔ ہمارا سیلاب آتا ہوا دیکھتے ہی
وہ بید خود ہی خم ہو جاتا ہے۔ ایسا دوسرے قسم کے درخت نہیں کرتے۔ ندی کا سیلاب
اگر نکل جانے کے بعد وہ اپنے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ موقعہ اور محل کو جاننے والا۔
ہمیشہ با اختیار۔ تیری کا ماتا چکا ہوا۔ رفتار زمانہ کا ہم خیال اور غرور سے تنا ہوا نہونیکے
باعث وہ بید وہاں نہیں آیا کرتا۔ ہوا اور پانی کے روانی کے مطابق جو نباتاتی درخت
یا جھونڈ خم ہو جاتے ہیں اور پھر اوٹھکر کھڑے ہوتے ہیں۔ اونہیں شکست پانے کی

نوبت نہیں آتی۔

بھشم پتامہ۔ عروج حاصل کر چکے ہوئے اور طاقتور دشمن کی قوت کی روک تھام کرنا محال سمجھا جاتا ہو تو ایسے کے قوت کو جو پہلے پہل برداشت نہیں کرتا اوسکی بہت جلد تباہی آتی ہے جو لایق اور دور اندیش شخص اپنی اور اپنے مخالف کی قوت۔ فوج اور دلاوری کے نسبت غور کرتا رہتا ہے اوسکو شکست نہیں ہوتی۔ ہم کو جب اس بات کا علم ہو جائے کہ ہم سے دشمن کی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اوسوقت لایق شخص کو مناسب ہوگا کہ بید کیطرح انکسار کا سہارا اختیار کرے۔ یہی دانشمندی کی علامت ہے۔

باب (۲۶)

بیوقوف اور بیعزت سے دانشمند کا برتاؤ

یودھشٹر۔ اے پتامہ۔ باوجود بیوقوف ہونیکے کسی قسم کا خوف نکرنے والا۔ اور بظاہر متین لیکن درحقیقت سخت مزاج۔ اس خصلت کا آدمی اگر بھرے مجلس میں کسی سے بیہودہ کلمات کرنا شروع کرے تو اونکے نسبت کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے؟

بھشم پتامہ۔ اے عالم پناہ اسبارہمیں بانیان شاستر نے جو باتیں بیان کی ہیں اوسکو سن لے۔ لایق شخص ہمیشہ کمظرفوں کے قصور کو معاف کیا کرے۔ جو یاوہ گوئی کرتا ہے اسپر جو برہم نہیں ہوتا اوسکو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ برداشت کنندہ کا جو کچھ عذاب ہوگا وہ تمام اس بیہودہ گو کے جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ کرخت آواز سے چلا کر عاجز ہونے والی ٹیٹری کیطرح بیہودہ بکنے والو نکے حرکت کو نظر انداز کرنا چاہیئے۔ اوس بد خصلت کو اگر کچھ کہدیا جائے تو دوسرونکے الزام کا مستوجب بن چکا ہوا فضول باتیں بکا کرتا ہے؛

اسطرح کہکر وہ بعزت اپنے بدکاری کے ذریعہ اپنی تعریف کر لیا کرتا ہے۔ یا بھرے مجمع میں
بین تہمتیں فلاں معزز کو اسطرح کہدینے سے شرمندہ اور ذلیل بنایا اور چہرہ پہ مُردنی چھاگئی
جسطرح بکتے ہوئے اپنے بیہودہ افعال کے ذریعہ سے وہ شیخی کیا کرتا ہے۔ اس قسم کے نہایت
کمینے اور کمظرفوں کے باتوں کے نسبت جہانتک ممکن ہو کوشش کے ساتھہ چشم پوشی کرتے رہیں
کم فہم لوگ اگر کچھہ کہدیں تو اوسے لایق لوگونکو برداشت کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جنگل میں
بیکار چلانے والے کوے کے مانند صفات کے بیوقوف لوگ تعریف یا مذمت کریں تو اوس سے
ہوتا ہی کیا ہے۔ گناہ گار اگر کسی کے نسبت کچھہ بیہودہ کہدے جسکے بموجب فوراً عمل ہوا
تو خاص زبان ہی اوسکے ہر ایک کام کو ادا کردینے کا ذریعہ بن جائیگی۔ اگر کسیکے قتل کا
ارادہ کریں تو اوس فعل کو کرنیکی ضرورت درپیش نہوگی بلکہ صرف ارادہ ہی کافی ہوگا۔ وہ
اسقدر کمینہ خصلت ہوتے ہیں کہ اپنے عزیز محترم والدہ کو بھی ناجائز الزام لگانے میں کوتاہی
نہیں کرتے۔ اور جب پردہ کھولکر ناچا چہتا ہے اُسوقت اُسکا اندام نہانی لوگوں کو نظر آتا ہے
جسطرح اسبات کی اوسکو کوئی شرم وحیا نہیں معلوم ہوتی۔ اوسیطرح اپنے طرز بیان سے اپنی
والدہ کے عیوب ظاہر کرتے ہیں بھی اونہیں کچھہ پاس ولحاظ نہیں ہوتا۔ جن لوگوں میں
کوئی بات ناقابل الزام نہیں اور ناز یبا حرکت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ایسوں
سے خواہ لاکھہ ضرورت اور مواقع پیش آئیں تاہم نیک سیرت انسان اون سے گفتگو کرنے کا
ہرگز موقع نہ لائے۔ جو انسان حاضر میں تعریف و توصیف اور غائب میں شکایت کرنیوالا
ہوتا ہے وہ اس دنیا میں مانند کتے کے ہے اور اوسکا نیک انجام۔ عقل اور نیکی ان سکا
خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے غائب میں شکایت کرنے والے چغلخور اگر صدہا لوگونکو خیر
خیرات دیں۔ گھنٹوں پوجا پاٹ کریں۔ نذر و نیاز چڑھائیں۔ وظیفہ پڑھیں۔ عبادت
کریں۔ جگن کریں تاہم اُس حالت میں یہ تمام باتیں فوراً بیکار ہوجاتے ہیں۔ اس لئے
جسطرح دانا آدمی کتے کے گوشت کو نجس جانکر ترک کردیتا ہے۔ علیٰ ہذا جن میں بدکاری

بھری ہوتی ہے اونسے اجتناب اختیار کرنا ضرور ہے جسطرح ناگ اپنے پھن کو کھڑا کرتا ہے اسیطرح
اچھوں سے نیک بزرگوںکی شکایت کرنیوالا نا ہنجار اپنے عیوب کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے بدکار کی
اپنے خصلت کے بموجب کام کو انجام دیتے وقت جو اُسکے ناز یبا حرکات کو روک تھام کرنیکی
خواہش کرتا ہے۔ وہ بیوقوف خاک کے تودے میں لوٹنے والے گدہے کیطرح مصیبت میں
گرفتار ہوتا ہے۔ ہرطرح لوگوں کے سر الزام تھوپنا اپنی دلی مقصد رکھنے والا اور طبعیت مین
متانت حاصل نکرچکے ہوئے حیوان بشکل انسان کو بدست بکڑ چلاتے پھرنے والے ہاتھی یا
ازحد خطرناک بن چکے ہوئے کتے کیطرح ترک کردینا چاہیئے۔ نالایق لوگوں کے اختیار
کرچکے ہوئے طریقہ کے بموجب عمل کرنے والا۔ اعضاؤں پر قابو حاصل نکرچکا۔ اور عجز و
انکسار سے معرا دشمن کیطرح برتاؤ رکھنے والا اور کسیکی خوش حالی کو دیکھکر برداشت نکرنے والا
جو بدباطن ہوتا ہے اوسپر ہمیشہ تف اور لعنت ہے۔ اس قسم کے لوگ اگر تجہیر غلبہ پاکر خلاف
مرضی باتیں کہنا شروع کریں تو رنجیدہ خاطر نہوا کر۔ کیونکہ جن کے مزاج میں متانت اور
بردباری ہوتی ہے وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے لوگونکا ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے پیرتاؤ ہونا
معیوب سمجھتے ہیں۔ غصہ ور۔ بیوقوف۔ اگر برہم ہوجائے تو آخرکار رنجیدہ سے حملہ کریگا ڈھول
اُچھال دیگا۔ آنکھیں نکالکر خوف دلائیگا کیونکہ اوسمیں فطرتی طور پر یہ صفات موجود ہوتے ہیں
بے انتہا کمینہ خصلت کی عام مجمع میں کرچکے ہوئے شکایت کو جو برداشت کرتا ہے اور اوسکے
متعلق اوسی قسم کے کتابونکا مطالعہ کرتا ہے اُسے کسی قسم کا نقصان نہوگا۔

باب ۲۷

سلطنت حاصل کرنیکا علاج

یودہشٹر - اے گیانی پتامہ - مجھکو ایک بہت بڑا شک پیدا ہوا ہے جسکو آپ رفع کیجئے
اے جناب - بدسیرت اور بدمعاشو نکے زبان سے جس قسم کے الفاظ ادا ہوتے ہیں اُنہیں
آپنے سابق میں بیان کیا ہے - اب میں آپ سے عرضپرداز ہوں کہ تمام کاروبار سلطنت اور
ہمارے خاندان کو جس سے راحت حاصل ہو - فی الحال اور آئندہ مفید ثابت ہونیوالی جو اولاد
اور سلطنت کے لئے بہی جن سے ہر طرح بہبودی ہو اس قسم کے چند باتیں مجھ سے بیان کیجئے
جو فرمانروا حکمرانی حاصل کرکے دوست اور خیر خواہ کیساتھ سلطنت میں رہتا ہے وہ رعایا کو کسطرح
خوش رکھا کرے؟ جو اعضا پر قابو حاصل نہیں کرتا اوپر محبت اور خواہشات کو غلبہ حاصل ہوتا ہے
اسکے باعث اوسکی بُری حالت ہوتی ہے - تمام اہل خاندان اور ملازمین اوسکے مخالف بنتے ہیں
اوس سبب سے اونکے امداد کے ذریعہ حاصل ہونے والے دولت سے وہ فرمانروا محروم رہتا ہے
اس کیے متعلق مجھکو کسطرح اپنا برتاؤ رکہنا چاہیے اسبارےمیں مجھے شک پیدا ہوا ہے - اس لئے
آپ آئین ریاست سے مجھکو آگاہ کیجئے - تاکہ میرے قلب کو راحت حاصل ہو اور میں آرام کیساتھ
نیند لوں - مصاحبت میں رہنے والے ملازم کس قسم کے ہونے سے یہ سمجھا جائیگا کہ وہ تمام نیک
باتوں سے مستفید ہیں؟ اور کس خصلت اور کس خاندان میں پیدا شدہ کو ہمراہ لیکر سفر کریں
اسکے نسبت آپ مجھہ سے بیان کیجئے - خاندان شاہی سے تعلق رکہنے والے ہر ایک فرد بشر
کو سلطنت حاصل کرنیکی خواہش ہوتی ہے - اسلئے بغیر ملازمین کے حکمران بےشبہ رعایا کی
حفاظت نہیں کر سکتا -

بہشم پتامہ - کیکی امداد حاصل کئے بغیر سلطنت کے کاروبار کو ادا کرنا غیر ممکن ہے
صرف یہی نہیں بلکہ دولت کو حاصل کرنا اور اوس حاصل کی ہوئی دولت کی حفاظت کرنا ممکنات سے
نہیں ہے - جس حکمران کے تمام ملازمین علوم سے بہرہ ور - تجربہ کار - لیاقت میں کامل خیر خواہ
شریف - خاندانی اور رحم دل ہوتے ہیں اوسکو سلطنت کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے - جس فرمانروا
کے وزراء اور مشیر عالی خاندان - رشوت حاصل کرکے مخالف گروہ کے طرفدار نہونیوالے

حکمران کے خاص مصاحبت میں رہنے والے ـ نیک مشورہ دینے والے ـ تعلقات اور وجوہات کو
تاڑنے میں چالاک ـ نیک سیرت ـ موقع اور محل کے جاننے میں ہوشیار ـ مصیبت آنیکے قبل ہی اوسکے
انسداد کا انتظام کرنیوالے ـ اور گذرے ہوئے باتوں کا رنج کرنے والے ہوتے ہیں ـ اوس کو
سلطنت کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے ـ جس حکمراں کے مدد و معاون ایسے ہوتے ہیں کہ مالک پر گزرنیوالے
رنج و راحت کے اثر کو اپنے اوپر تصور کریں ـ اور دولت کی نسبت غور کرنے والے اور راسخ الاعتقاد
ہوں اوسکو حکمرانی کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے ـ جسکے قلمرو میں رعایا کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ـ
فرمانروا اُسے عزیز کیطرح اپنے دلمیں جگہ دیتا ہے یعنے وہ گویا قربت میں رہنے والوں کے
مانند ہوتا ہے ـ اور حکمراں کمینہ خصلت نہوکر نیک روش اختیار کرنیوالا ہوتا ہے اوس فرمانروا
سلطنت سے راحت کا حظ حاصل ہوتا ہے ـ خزانہ کو ترقی دینے کے غرض سے مقرر شدہ لوگ
قابل اعتبار ہونے سے ہمیشہ خزانہ کو ترقی دیا کرتے ہیں ـ دولت کے طمع سے غیر کے جانبدار
نہونیوالے ـ اجناس کو فراہم کرنے میں مستعد ـ لایق اور طمع کو مٹا چکے ہوئے لوگوں کو ہی
غلہ کے انبارخانہ کی حفاظت کے غرض سے جو مقرر کرتا ہے اوسکی ترقی ہوتی ہے ـ جسکے دار الحکومت
میں مدعی اور مدعی علیہ کو اونکے مقدمہ کے حیثیت کے بموجب ازروئے عدل سزا یا جزا ملنے کے
قواعد منضبط کیگئے ہوں اوسی فرمانروا کو فرایض کے پابندی کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے ـ جو
فرمانروا لایق لوگوں کو اپنے پاس جمع کرتا ہے ـ آئین حکمرانی سے واقف ہے اوسی کو
فرایض کی پابندی کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے ـ

بہشتم تیاسہ۔ نیک خصلت عام لوگوں کے ساتھ کس طریق سے ہمیشہ برتاؤ کرتے ہیں اسکی متعلق
زمانہ سابق کا ایک تاریخی واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور علی ہذا اوسی طرح میں نے تپوبن میں بھی ایک
قصہ سنا ہے۔ اور مونی شیر نے اوس قصہ کو جمد گنی رشی کے فرزند پرشورام سے بیان کیا تھا
وہ یہ ہے۔

ایک بڑے لق ودق صحرا میں جہاں انسان کا گذر ہونا محال ہے ایک مہاتما رشی سکونت
کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ پہل پھلاری کو اپنی غذا قرار دے لیا تھا۔ اپنے عقیدے کے پابند
ہو کر اعضاؤں پر قابو حاصل کر چکے تھے۔ برت کی پابندی اور بیرونی مصائب کو برداشت کرنے میں مستعد رہا کرتے تھے۔ پاکیزگی طہارت۔ دیا میں مستعد
نرملیں سکون حاصل کر چکے تھے۔ (اوپواس) روزہ رکھنے کے باعث باقاعدگی صفا حاصل ہو چکی تھی وہ ہمیشہ ستیہ نیت سے رہا کرتے تھے وہ گیانی پرشو کا دیدار حاصل کئے آسن
جمائے ہوئے بیٹھا رہتے تھے۔ جسکے باعث ہر قسم کے صحرائی جانور اونکے پاس آیا کرتے تھے۔ نہایت خونخوار
شیر ببر کے مندے۔ مست ہو چکے ہوئے زبردست ہاتھی۔ چیتے۔ گینڈے۔ ریچھ۔
اور دوسرے اقسام کے بڑے خطرناک گوشت خوار جانور اوس بڑے گیانی مونی مہاراج
کی خیریت پرسی کر کے اور مانند خادم کے مودب ہو کر اونسے دلی محبت ظاہر کیا کرتے تھے اور
بعد ازاں وہ اپنے مقام پر واپس چلے جاتے تھے۔ اُن جانوروں میں ایک کتا بھی تھا جو
مونی مہاراج کو چھوڑ کر کہیں نہیں جایا کرتا تھا۔ اے راجہ۔ وہ کتا معتقد بنا ہوا۔ دل سے
محبت کرنیوالا اور دایم الصوم ہونے کے باعث لاغر اور نحیف۔ پہل پھلاری اور پانی پر
بسر اوقات کرنیوالا۔ اور مزاج میں سکون حاصل کر کے ایک بڑے پرہیزگار کیطرح نظر آتا تھا۔ اُن
مونی مہاراج پر کسی انسان کیطرح وہ بے انتہا عقیدتمندی سے گرویدہ ہو چکا تھا۔ چند روز بعد
ایک نہایت خوفناک گوشت خوار چیتا اوس مقام پر وارد ہوا۔ وہ بھوک کے مارے زبان سے
ہونٹ چاٹتا تھا اور دُم کو زمین پر پٹکتا تھا۔ مارے بھوک کے وہ اپنے جبڑے کو کھولتا
اور جسم کو پیچ وخم دیتا تھا۔ اور اوس کتے کو کھا لینے کا اوسکا منشا تھا۔ اے راجہ اوس خونخوار جانور
کو وہاں آتے ہوئے دیکھکر اوس کتے نے مونی مہاراج سے التجا کی کہ اے بھگوان یہ کتوں کا

دشمن چیتا میری جان لینے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اسلئے اے مہاراج آپکے دعا کے برکت سے مجھکو کسی قسم کا خوف وخطر نہو۔ ایسا بند وبست کیجئے۔ آپکے ہمہ دان ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے' مونی مہاراج نے اوسکی التجا کو سنا اور دوسرونکے دلی ارادہ سے واقف ہونے والے اور کل زبان کو شناخت کرنیوالے مہاراج نے اوس کتے کے خوف کا سبب جان لیا۔

مونی مہاراج۔" اے بچے اُس چیتے سے موت حاصل ہوگی اسکا تو کسیطرح اندیشہ نکر۔ اوسکو دیکھہ کر تو کتے کی حیثیت بدلکر چیتا بن چکا ہے" یہ کہکر اُنہوں نے کتے کو چیتے کی حالت میں بدل دیا وہ کتا چیتا بن چکنے کے بعد بلا خوف وخطر جنگل میں رہنے لگا۔ وارد شدہ چیتے نے دیکھا کہ یہ بھی میرے قسم کا ایک چیتا ہے۔ اسلئے اوسنے اپنے ہمعصر سے کسی قسم سے مخالفت کرنا ترک کر دی۔ بعد ازاں ایک نہایت خونخوار زبردست شیر گرسنگی کے حالت میں سرشار اوس صحرا میں داخل ہوتا ہوا دیکھکر وہ چیتا اوسکے پنجہ سے اپنے کو بچانیکے غرض سے مونی مہاراج کے خدمت میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوا۔ مونی مہاراج نے اوس کتے کے زائد ارتباط اور محبت ہونیکے باعث چیتے کو اوس نووارد شدہ شیر سے بھی ایک زبردست شیر بنا دیا۔ اے راجہ۔ اس حالت کو دیکھکر اُس شیر نے اوسکی جان نہیں لی۔ خیر۔

اسطرح وہ کتا زبردست شیر بن چکنے کے بعد گوشت کہانے لگا اور سابق کیطرح پہلی پہلی ہری گہاس کہا کر بسر کرنے کی خواہش جاتی رہی جسطرح شیر ہمیشہ جنگل میں جانور کو کہانیکا خواہشمند رہتا ہے علی ہذا اسنے بہی اوسیطرح خواہش کرنا شروع کی۔

باب (۲۹)

کتے کی نظیر کا سلسلہ

ہشتم تنامہ شیر جب پکا ہوا اکنا شکار کیئے ہوئے جانوروں کو کہا کر سیری حاصل کرتا ہوا
مونی مہاراج کے اشرم کے قریب بیٹہا رہا۔ اس عرصہ میں ایک مست اور قوی ہیکل ہاتہی اوس جنگل
میں وارد ہوا۔ اسکو آتا ہوا دیکہکر وہ خوفزدہ ہوا اور مونی مہاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی
پریشانی حالت عرض کی۔ اسپر مہاراج نے اوس شیر کو ہاتہی کے شکل میں بنا دیا۔ وہ وارد شدہ
ہاتہی اپنے سے زبردست ہاتہی کو دیکہکر ڈر گیا اور وہ وہانسے چلدیا۔ جسکے باعث وہ ہاتہی مسرت
دلی کیساتھ مونی مہاراج کے اشرم کے قریب ایک مدت تک بسر کرتا رہا۔

بعدازاں وہ ہاتہی صحرا میں گشت لگانیکے موقع پر ایک زبردست شیر ببر اپنے روبرو
آتا ہوا دیکہکر نہایت ہراساں ہوا اور پریشان حالت میں لرزتا ہوا عاجز بنکر مونی مہاراج کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اوسکے حالت زار پر رحم کرکے اوسکو ببر کے شکل میں بنا دیا۔ ستا
کے ببر کو اسے اپنا ایک زبردست ہم جنس سمجھکے خوف پیدا ہوا اور وہانسے جنگل میں چلا گیا۔
اسکے بعد وہ ببر اسی بڑے جنگل میں بسر کرتا رہا۔ جسکے باعث دوسرے جانور اپنی جان کی
حفاظت کے غرض سے وہانسے فرار ہوگئے۔

آئندہ چلکر اتفاق زمانہ سے ایک موقع پر اوس صحرا میں بود و باش کرنے والے دیگر
تمام جانور سے قوی ہیکل خونخوار شیر ببر کے قسم سے لیکن اوس سے بہی زبردست آٹھ پیر والا
شرب نامی جانور اوس ببر کی جان لینے کے ارادہ سے مونی مہاراج کے قیام گاہ کے قریب آیا
اوسوقت مونی مہاراج نے اپنے ببر کو ایک زبردست شرب کی شکل میں بنا دیا۔ اوس جدید
شرب نے دیکہا کہ اپنا ہم مقابل ایک زبردست شرب یہاں موجود ہے۔ بس اوسنے فوراً وہانسے
جنگل کی راہ اختیار کی۔ مونی مہاراج کے کرامات سے وہ ببر شرب کے درجہ میں داخل ہو کر
مونی جی کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہکر راحت حاصل کرنے لگا۔

اسکے بعد اس شرب کے ایذا رسانی اور تکلیف کے باعث اوس صحرا کے دیگر جانور
خوفزدہ ہو کر دور دراز مقامات پر چلے گئے۔ ادہر اوس شرب نے بہی نہایت مسرت دلی کیساتھ

روزانہ بقیہ جانور و نکی جان لینے میں مشغول رہنا شروع کیا ۔ اوسکو گوشت کا چسکہ لگنے کے باعث پھل پھلاری کھانیکی وہ سابق کی خواہش بالکل جاتی رہی ۔

بعدہ کتے کے نسل میں جنم پاچکا ہوا وہ محسن کش شریر خواہشات میں رفتہ رفتہ بے انتہا ترقی کرنے کے باعث اُن مونی مہاراج ہی کی جان لینے کا ارادہ کرنے لگا ۔ مہاراج اس حالت کو دیکھکر اپنی ریاضت کی قوت اور چشم بصیرت سے اوس خونخوار جانور کے ولی ارادہ سے واقف ہوئے ۔ اور انھوں نے اوس اصلی کتے سے کہا کہ ارے تو کتے سے چیتا ۔ چیتے سے شیر شیر سے زبردست ہاتھی ۔ ہاتھی سے شیر ببر اور ببر سے شرب بنچکا ہے ۔ حاصل کلام تجھ سے بے انتہا ولی ارتباط ہونیکے باعث میں نے تجھکو اسطرح انواع اقسام کے شکل میں تبدیل کردیا ہے اگر فی الحقیقت دیکھا جائے تو تجھکو شیر وغیرہ کے خاندان سے کسی قسم کا تعلق نہیں ۔ بایںہمہ اے بدذات جس طرح تو مجھ ایسے بے گناہ کو مار ڈالنے کی خواہش کرتا ہے اوس حالت میں تو وہی سابق کی اصلی حالت حاصل کرکے کتا ہی بن جائیگا ۔ موتی مہاراج نے اس قسم سے بددعا دینے کے بعد اوس کی مخالفت کرنیوالا ۔ بدباطن محسن کش ۔ ناہنجار ۔ شرب کو پھر دوبارہ اصلی قالب میں تبدیل کردیا ۔

باب (۳۰)

وزرا کے صفات

بہشم تنامہ ۔ کتے کو اس قسم سے سابق کی اصلی حالت حاصل ہونے کے بعد اوس بدذات کو نہایت ابتر کیفیت حاصل ہوئی ۔ اور رشی مہاراج نے اوسکو اپنے تپوبن کے حدود سے نکال دیا غیرہ ۔ اسیطرح دوراندیش فرمانروا ہی ملازمین کی راستی ۔ نیک خصلتی ۔ دیانتداری ۔ عادات

علوم سے واقفیت ۔ چال چلن ۔ خاندان ۔ اعضاء پر قابو حاصل کرچکا ہوا ۔ رحم دل ۔ قوت دار
شجاع ۔ دلیر ۔ منکسر اور حلیم ان تمام صفات سے موصوف دیکھکر جو جس خدمت کے لئے موزوں
اور مناسب ہے اوسکو اوسی خدمت پر مقرر کرکے ہر طرح اوسکی پرورش کرتا رہے ۔ امتحان کرنے
کے بغیر کیسکو خدمت وزارت پر مقرر کرنا حکمراں کے لئے مناسب نہیں ہے ۔ رذیل خاندان میں
پیدا شدہ اور بدصفات ہو تو حکمراں کی نظر التفات سے بہی وہ عروج حاصل نہیں کرسکتا ۔ اگر فرمانروا
کسی شریف خاندانی کو خدمت وزارت پر مقرر کرے ۔ اور وہ کسی وجہ سے بددل ہوجائے اس
حالت میں بہی با قصور کے اوسکو کچھ ناشایستہ کلمات کہدے تب بہی وہ اوس فرمانروا کو
نقصان پہونچنے والے باتونکے جانب ارادہ نہیں کرتا ۔ لیکن جو شریف خاندانی نہو کر شایستہ
بہی نہیں ہوتا اسکو اس قسم کی اعلی درجہ کی دولت و ثروت حاصل ہوچکا دست یاب ہونا
از حد محال ہے ۔ باوجود اس قسم کا تمول حاصل ہوچکنے کے بہی وہ دوسرونکے شکایت کا
مستوجب ہوکر دشمن بنجاتا ہے ۔ خاندانی ۔ تعلیم یافتہ ۔ لایق ۔ تجربہ کار ۔ تمام علوم میں ماہر
لیاقت میں کامل ۔ تمام علوم کے اصول سے واقف ۔ متحمل مزاج ۔ مہذب ملک میں پیدا شدہ
احسان کو ماننے والا ۔ طاقت ور ۔ اور اعضاؤں پر قابو رکہنے والا ۔ ان صفات سے
موصوف شدہ بے طمع ۔ جو کچھ میسر آئے اسی پر قناعت کرنیوالا ۔ اپنے آقا کا بہی خواہ ۔
ہر قسم کی امداد دینے والا ۔ رفتار زمانہ سے واقف ۔ ذی روح کو ہموار کرنے میں مستعد
کاروبار میں ہمیشہ انہماک رکہنے والا ۔ کاہلی کو مٹا چکا ہوا ۔ اپنے سلطنت کے ساتھ جائز
طریقہ سے برتاؤ رکہنے والا ۔ فرمانرواکے فرایض سے واقف کار ۔ شہر اور سلطنت کے
باشندوںکا عزیز ۔ دلی ارادہ اور بشرہ سے ظاہر ہونے والے علامات کے اصول سے واقف
غرور کو مٹا چکا ہوا ۔ بردبار ۔ ہوشیار ۔ متانت کیساتھ دلآویز گفتگو کرنے والا ۔ دلیر ۔
کثیر دولت اور نہایت عظیم الشان تزک و احتشام ملک اور رعایا کے حالات بیان کرنیکی
قدرت رکہنے والا ۔ ان تمام صفات سے موصوف کو جو فرمانروا اپنا وزیر مقرر کرکے اوسکی

بیوقعتی نہیں کرتا۔ اوسکی سلطنت چاند کی روشنی کے مانند ترقی کرتی جاتی ہے۔

فرمانروا کے صفات

اے یودھشٹر مذکور الصدر صفات سے موصوف شدہ اور شاستر میں مہارت رکھنے والا ہی اپنا حکمران ہونیکے نسبت رعایا کی دلی آرزو ہوا کرتی ہے۔ وہ نہایت راسخ الاعتقاد۔ رعایا کی پرورش کرنے کے لئے مستعد۔ دلیر۔ مزاج میں غفور رکھنے والا۔ پاکیزہ صفت۔ موقع اور محل دیکھکر سختی کو اختیار کرنیوالا۔ انسان اور حالات زمانہ کو شناخت کرنیوالا۔ واجب الاحترام کی خدمت بجالانیوالا۔ کارگزاری کر تبلانے والا۔ دوسرونکے عرض معروض کو سننے والا۔ لایق انصاف کیساتھہ ملو ہوکر خیرات کرنے والا۔ سلیم الطبع۔ ہمیشہ نیک کام میں مصروف رہنے والا۔ رسیابی کی انفصال کرنے والا باوجود تمدن اتفاق باہم اوسکے ساتھہ رحم کا برتاؤ کرنیوالا۔ کیکو کسی شئے کے دینے اور لینے کا کام ذات سے ادا کرنیوالا۔ راسخ الاعتقاد۔ بادی النظر میں خوشنما معلوم ہونیوالا مصیبت زدونکو امداد دینے والا۔ غرور آمیز کلمات نہ کرنے والا۔ دوسرونکے تعلقات کو ترک نکرنے والا۔ بیکار کام نکرنے والا۔ کارگزار وزرا کی عزت وقعت کرنیوالا۔ جنکا اُسپر اعتقاد ہو اونکی عزت وقعت کرکے بہبودی کرنیوالا۔ عام لوگونسے محبت کیساتھہ پیش آنے والا۔ غرور نہ کرنے والا۔ ہمیشہ چہرہ پر بشاشت رکھنے والا۔ ملازمین کا خواہشمند۔ کسی پر برہم نہونیوالا غنی دل رکھنے والا۔ جایز طریقہ کیساتھہ سزا دینے والا۔ دینی کام کی حفاظت کرنیوالا۔ جاسوسونکے ذریعہ تمام رعایا کے دلی ارادہ سے واقف ہونیوالا۔ اور تمام عمدہ صفات سے موصوف۔ جو فرمانروا ہوتا ہے وہی رعایا کا مرغوب طبع ہونے کے قابل ہے۔

جو فرمانروا تمام رعایا کی بہبودی کرنے کے لئے مستعد۔ اُمور سلطنت میں مصروف رہنے والا اور جسکے اتحادانہ خیالات ہوتے ہیں وہی تمام فرمانرواؤں میں اعلی درجہ کا شمار کیا جاتا ہے اے بھرت خانداں میں جنم لینے والے جو ہزارہا پیدل اور سواران ظفرمند کی امداد حاصل

کرچکا ہوا۔ اور رعایا کی دلجمعی کرتا ہو اُسی فرمانروا سے تمام دنیا کو فتح کرنا ممکن ہے۔

باب ۳۱

ملازمین کیساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

بہشتم تیامہ ۔ مذکور الصدر کتے کے خاصیت کیطرح جن ملازمین کا جو حوصلہ ہو اونہیں اوسی حیثیت کے مطابق جو فرمانروا خدمت پر تقرر کرتا ہے وہی سلطنت کا خطا اوٹھا سکتا ہے۔ کتے کو اُسکے مقام اور درجہ سے تجاوز کرا کے بلند درجہ پر نہ پہونچانا چاہیئے کیونکہ اوسی طرح اگر اوسکا اعزاز کیا جائے تو وہ اپنی اصلی حیثیت سے بہت بڑھ چڑھ جاتا ہے اور مغرور بنتا ہے۔ ملازمین کے حوصلہ کے بموجب ویسے اونکی حالت ہوا کرتی ہے۔ اسلئے فطرتی طور پر نیک سیرت ہوکر اپنے کام میں جو مستعد ہو اونہیں کو وزارت کے خدمت پر مقرر کرے۔ غور و فکر کر لیجئے جو لوگ ناقابل ہیں اونکا اعزاز کرنا مناسب نہیں ہے۔ جو فرمانروا ملازمین کو اونکے حوصلہ کے بموجب خدمت دیتا ہے وہ اُنکے ذریعہ سے نفع حاصل کرکے سلطنت کا خط اوٹھا سکتا ہے۔ علے ہذا زبردست شیر ببر کے حوصلہ کے بموجب اوسکو اوسی درجہ پر شیر کو شیر کے درجہ اور چیتے کو چیتے کے درجہ پر مقرر کرنے اوسکے مطابق ملازمین کو بھی اونکے حسب حیثیت خدمت پر مقرر کیا جائے۔ کام کا ثمرہ حاصل کرنیکی جب فرمانروا کو خواہش ہو مذکور الصدر کے خلاف ملازمین کو اونکے حوصلہ سے زائد درجہ پر کسیوقت ہرگز مقرر نکرے۔ جو فرمانروا حد سے زاید تجاوز کرکے اس طریقہ کے خلاف ملازمین کا تقرر کرتا ہے وہ ناعاقبت اندیش رعایا کا راحت رساں نہیں ہو سکتا جس فرمانروا کو اپنی بے انتہا بہبودی مقصود ہے وہ بیوقوف۔ کمظرف۔ نالایق۔ تجربہ کا درجہ حاصل نکرچکے ہوئے۔ اور رذیل خاندان میں پیدا ہوچکے ہوئے کو اپنے علاقہ میں ملازم نرکھے جیلکرا

مصاحبت میں رہنے والے جو لوگ ہوں وہ شریف خاندانی - جوانمرد - لایق - حسد و بغض
کو ترک کرچکے ہوئے - بلند حوصلہ - پاکیزہ عمل - دوراندیش - اور کام کرنیمیں مستعد ہوا کریں
اور ہر جانب گشت لگانے والے ملازمین - عجز و انکسار حاصل کرچکے ہوئے - مستقل مزاج سلیم الطبع
نیک خصلت - برسر حکومت ہونیکے زمانہ میں عام میں بدنام نہو چکے ہوئے ان صفات کے ہوں
شیر ببر کے مصاحبت میں رہنے والا یا اوسکا مشیر شیر ببر ہی ہونا چاہیے - صرف یہی نہیں
بلکہ ببر مصاحبت میں ہونیکے بعد ببر نہونے والے جانور کو بھی ببر کے مانند ہی ثمرہ حاصل ہوتا ہے
لیکن باوجود ببر ہوکر وہ اپنے کام کا ثمرہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہو اور حاشیوں میں گھوڑونکا
مجمع رہے یعنے اوسکے خدمتگزار - مشیر - معتمد اور مصاحب ادنیٰ درجہ کے ہوں تو شیر ببر
کو جس نفع کا خط حاصل ہونا چاہیئے وہ اوسکو حاصل ہونا غیر ممکن ہے - علے ہذا حکمران کی
بھی وہی حالت ہے - جوانمرد - لایق - واقف کار - اور شریف خاندانی اس قسم کے لوگونکی
اوسکو امداد ہو تو وہ تمام دنیا کو فتح کرسکتا ہے - اے ملازمین کا سرتاج یودہشٹر علم سے
بے بہرہ - بدطبیعت - نالایق - غیبت کرنیوالا - اور مفلس قلاش کو فرمانروا اپنے مصاحب میں
نرکھے - جسطرح تیر چلے سے چھوٹتے ہی مقررہ مقام پر داخل ہوتا ہے اسیطرح جس مقام پر
جانے کے لئے حکم دیا جاتا ہے - بلا عذر و حیلہ اوس مقام پر جانے کے لیئے موہنہ نہ موڑنیوالے
اور اپنے آقا کے کام کو بجا لانے کے لئے مستعد ہونے والے جو لوگ ہوتے ہیں وہی فرمانروا
کے بہی خواہ ہیں - اونسے شیریں کلامی کریں - فرمانروا دلی توجہ کے ساتھہ ہمیشہ اپنے
خزانہ کی حفاظت کرے - حقیقت میں دیکھا جائے تو فرمانروا کو اصلی امداد خزانہ سے حاصل
ہوتی ہے - اور خزانہ ہی ملکی ترقی کا باعث ہے - اے یودہشٹر تیرے غلہ کا انبار خانہ
ہمیشہ غلہ سے معمور اور پوشیدہ ہوکر ایماندار ونکی نگرانی میں رہے - دولت ثروت اور غلہ کو
حاصل کرنیکی جانب تیری توجہ رہے - اور تیرے ملازمین ہمیشہ جفاکشی ہوا کریں
فن جنگ سے معلومات اور گھوڑونکے متعلق کمالات سے بھی فرمانروا واقف رہے -

اپنے عزیز و اقارب اور علاقہ داروں کا خبر گیراں۔ دوست اور متعلقین کو مفید و نیک مشورہ دینے والوں اور باشندگان شہر کے کام کسطرح انجام پائینگے اور کسطریق سے اونکی بہبودی ہوگی اسکے نسبت تو غور کرنے کے لایق ہیں۔ رعایا کی فلاح و بہبودی کے نسبت مستقل طور پر میری کیا رائے ہے اوسکو کتنے کتنے نظیروں میں نے تجھ سے بیان کیا ہے۔ اے یودہشٹر اسکے علاوہ اور تجھکو کن باتوں کے سننے کی خواہش ہے۔؟

باب (۳۲)

خلاصہ آئین سیاست

یودہشٹر۔ قدماجن آئین حکمرانی سے واقف ہوکر اوسکو کام میں لانے ہیں اس قسم کے بہت سے آئین کو تفصیل کیساتھہ آپنے سابق میں مجھکو سنایا اور میں اوس سے واقف ہوا۔ تاہم اوس آئین حکمرانی کو آپ بطور خلاصہ بیان کیجیئے۔

بہشم پتامہ۔ کل شاستر کی رائے ہے کہ تمام ذی روح کی حفاظت کرنا یہ حکمراں کا اصلی فرض ہے۔ اسلئے اے فرمانروائے ملک کسطرح اونکی حفاظت کرے اوسکو سن لے۔ جسطرح مور بہت سے اقسام کے رنگ برنگ پر اختیار کرتا ہے۔ اسیطرح نیک سیرت حکمراں اقسام کے صفات کو اختیار کرے۔ غصہ۔ کینہ۔ بے خوفی۔ راستی اور ایمانداری یہی وہ صفات ہیں۔ نیک طریقہ کو اختیار کرکے متوسط درجہ میں عمل رکھکر موقع اور محل کے ساتھہ اُس قسم کے صفات اختیار کرنے والا حکمراں راحت حاصل کرتا ہے۔ کام کے حیثیت کے لحاظ سے جو صفت موزوں سمجھی جاوے اوس کام کے وقت وہی صفت اختیار کرے۔ فرمانروا کے بہت سے صفات اختیار کرنے سے ذرہ برابر بھی اوسکا نقصان نہیں ہوتا۔ جسطرح موسم سرما میں کوئل خاموشی اختیار کرتی ہے

اوسی طرح فرمانروا بھی اپنے راز کے نسبت خاموشی اختیار کرے۔ وہ کم سخن ہوکر نرمی سے
گفتگو کرے۔ اور تمام علوم میں ماہر ہو۔ کسوقت پانی کا سیلاب آئیگا اور اوسکے باعث بڑی مصیبت
نازل ہوگی اوس سے خبردار رہا کرے۔ اوسیطرح ہاں سے متعلقین کے آپس میں نفاق کا پیدا ہونا
آئندہ نتیجہ کے لحاظ سے جو مصیبت کا پیش خیمہ ہے اوسکے نسبت بھی فرمانروا خبردار رہے جس
فرمانروا کو دولت و ثروت حاصل کرنیکی آرزو ہو وہ نہایت نیک طریقہ کے ساتھ اپنا عمل رکھے۔
گناہ گاروں کو سزا دینے کے نسبت ہمیشہ مستعد رہے۔ لیکن وہ حد سے زاید تجاوز نکرنے پائے۔
اسبات کا ضرور لحاظ رکھیں تاڑی کش جسطرح تاڑ کے درخت کو کسی ایک ہی مقام پر تراش کر
اوس جگہ سے عرق نکال لیتا ہے اسیطرح فرمانروا رعایا کے آمدنی اور اونکے اخراجات پر غور
کرکے اونسے روپیہ حاصل کریں۔ حاصل کلام تاڑی کا خواہشمند جسطرح تاڑ کے درخت کو تمام
تراش خراش کر اوسکو خراب خستہ نہیں کرتا۔ اسیطرح فرمانروا بھی جس میں رعایا کی ہرطرح تباہی
ہو اس قسم کا عمل نکیا کریں۔ ہم میں کن باتوں کی خامی ہے اوسپر ہمیشہ نظر کرتے رہیں جسمانی
حفاظت سے بے خبر نرہیں۔ اپنی حفاظت آپ کیا کریں۔ بعد تحقیقات خفیہ جاسوسوں کے نظر میں
جو لوگ بدمعاش قرار پاچکے ہوں اونکو ترک کردیں۔ یا کسیکے بدمعاش ہونیکے نسبت خفیہ اطلاع ملے
لیکن خود کو اوسکی صحت ہونا ضرور ہے تو اوسکی تصدیق کرنیکے لئے خود اوس مقام پر نجائیں
کیونکہ اوس کے صحت کے غرض سے اگر ہم اوس مقام پر جائیں اور وہاں بدمعاش رہتے ہوں تو
اوس سے خود کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اسلئے اوس طرح کرنا مناسب نہیں ہے جسطرح
شہد کی مکھی جنگل کے تمام پھول سے شیرینی لیکر جمع کیا کرتی ہے اسیطرح فرمانروا تمام لوگونسے
ہمہ قسم کے معلومات حاصل کریں۔ جسکے باعث خود شناخت کرنیکی قوت ہوگی۔ اس قسم کے
اخلاق کو دانا حکمراں اختیار کرے۔ کسی کام کو انجام دینے کے نسبت ذاتی لیاقت سے رائے
قایم کرکے اور اوس بارے میں دانشمندونسے مشورہ لیکر اوس بات کو مستحکم کرے۔ شاستر
میں بیان ہے کہ لیاقت ہی کے باعث لڑائی میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اتحادانہ طریقہ کے ساتھ عمل کرکے

دشمن پر اعتبار ظاہر کریں خود کے قوت کے نسبت غور کریں۔ اور خود ہی آئندہ کے نشیب و فراز پر
کامل طور پر غور کر کے اور نفع و نقصان کے نسبت جانچ کر اوس کام کے بارے میں رائے قایم کریں۔
اتحاد انہ طریقہ ادا کرنے کے نسبت جسکی طبیعت رجوع ہو۔ لیاقت حاصل کر چکا ہوا۔ فرایض اور غیر فرایض
سے واقف کار انہیں صفات سے موصوف شدہ فرمانروا ہوا کرے۔ جو اپنے خیالات کو پوشیدہ رکھتا ہے
اور جو دلکا جری ہے اوسکو کسی معاملہ میں غیر کی رائے لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی لیکن
وہ برہسپتی کے مانند لایق ہونیکے بہی اگر کسیوقت نادان کیطرح عمل کرتا ہے تو کسی گرم فولاد
کو ٹھنڈے پانی میں ڈبو دینے سے جسطرح اوس میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ علی ہذا اُسی ترکیب کیساتھ کام لینے پر
وہ اپنے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔

اے راجہ دشمن اور خود کے نسبت شاستر میں جو کچھہ فرایض بیان کئے گئے ہیں وہ اوسطرح
ادا ہوتے ہیں یا نہیں اسبارے میں فرمانروا استفسار کرتے رہیں۔ اپنے فرایض سے واقف کار
فرمانروا عادات سے بردبار۔ لایق۔ دلیر۔ جوانمرد۔ اور جسکی قوت بڑہی ہوئی ہوتی ہے
اس قسم کے لوگوں کو اپنے علاقہ جات کے خدمات پر مقرر کریں۔ اور وہ لوگ معقول طور پر
اپنے فرایض کو ادا کرتے ہیں اسکا اطمینان ہو چکنے کے بعد اونکے رائے سے کام کو انجام
دیں۔ نیک طریقہ کے تابع ہو کر جسمیں کل کی بہبودی ہو اوس قسم کے کام کیا کریں۔ جس فرمانروا
کو تمام رعایا اپنی جان عزیز کیطرح سمجھا کرتی ہے وہ فرمانروا مانند پہاڑ کے اپنے سلطنت پر
مستحکم رہتا ہے۔ یعنے اوسکی حکومت میں کسی قسم کی لغزش نہیں آنے پاتی۔ جس فرمانروا کا غصہ
اور مسرت بیکار نہیں ہوتا اور جو تمام کاموں کی نگرانی کیا کرتا ہے۔ اور کس طریقہ سے خزانہ کو ترقی دیجائے
اسکے نسبت جس نے ذاتی عقل سے تمیز کرتا ہے۔ اوس فرمانروا کو دنیا دولت سے مالامال
کر دیتی ہے۔ جسکی نوازش ظاہر میں نظر آنیوالی ہو کر جو جائز طریقہ سے اسبات کو اختیار
کرتا ہے۔ اور اپنے ذات اور سلطنت کی حفاظت کرتا ہے۔ وہی فرمانروا اوس مہاتما کہلاتا ہے
طلوع ہو چکا ہوا آفتاب جسطرح اپنے شعاع کے ذریعہ تمام عالم کو دیکھتا ہے۔ علے ہذا فرمانروا نے بہی

ہمیشہ اپنے سلطنت کے حالات کو بغور دیکھا کرے۔ خفیہ جاسوس اور اچھے خدمتگزار کو ن میں
اس سے فرمانروا واقف رہے۔ اور اپنے قوت ممیزہ سے کام لیکر عمل رکھا کرے۔ فرمانروا مذہبی
تعصب سے مبرا رہے۔ اور رفتار زمانہ کے مطابق عمل کرتا رہے۔ ؎

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

اپنے مالدار ہونیکا اظہار نہ کرے۔ اور جسطرح روزانہ گائے سے دودھ نچوڑ لیا جاتا ہے اسیطرح
فرمانروا اپنے جودت سے کام لیکر دنیا سے دولت حاصل کیا کرے۔ جسطرح شہد کی مکھی پھول
سے بتدریج مٹھاس نکال لیکر جمع کرتی ہے۔ علےٰ ہذا فرمانروا رعایا سے مال وزر وصول کرتا رہے
رعایا کی حفاظت اور اونکے بہبودی کے کام میں روپیہ صرف ہو چکنے کے بعد جو کچھ حسب بچ رہے
اوسکو حکمراں نیک کام اور اپنے ذاتی حظ اٹھانیکے مصرف میں لائے۔ شاستر کے احکام کے
بموجب عمل کرنے والے اور اپنے دل پر قابو حاصل کرچکے ہوئے فرمانروا کو لازم ہے کہ جسقدر آمدنی
ہو اوس سے زاید ہرگز صرف نکرے۔ کسی بات کو ادنیٰ یا معمولی سمجھکر اوس سے عدم التفاتی نکرے
اور اُسے ہیچ نہ سمجھے۔ دشمن کو حقیر نہ جانیں۔ ذاتی قوت ممیزہ کے ذریعہ سے اپنے عقل کی شناخت
کریں۔ بیوقوف لایعقل پر اعتبار نکریں۔ دولت خواہ مختصر ہو کثیر۔ اعضاؤں پر قابو حاصل کرے
مستعدی۔ دل پر قابو حاصل کرنے۔ لایق۔ قوت ممیزہ رکھے۔ غرور کو مٹا چکے ہوئے۔ دلیر۔
جوانمرد۔ اور ملک اور زمانہ کے حالت سے جایز طریقہ پہ باخبر رہنا یہ فرمانروا کے ترقی کے ذرایع ہیں
آگ بالکل کم مقدار میں ہو جب بھی اوسپر گھی چھڑکا جائے تو اوس میں ترقی ہوتی ہے۔ اور
تخم ایک ہی ہوتا ہم اوسمیں ہزاروں کو پلیں نکل آتی ہیں۔ علےٰ ہذا فرمانروا بالذات ایک ہو
جب بھی اوسکے متعلقین اور ملازمین کثرت سے ہوتے ہیں۔ اونکے پرورشی کے اخراجات کے
ضرورت کے لحاظ سے مختصر دولت کو ادنیٰ مقدار میں جانکر اوسکو ترک نکردیں۔ زمانہ کی رفتار کیسی
کی ہے اوس سے جو فرمانروا واقف ہے وہی تمام حکمراں میں افضل شمار کیا جاتا ہے۔ مخالفت
کرنے والا حریف خواہ قوت دار ہو یا نحیف وہ اپنے مخالف فرمانروا کے نیکنامی کے شہرت

کو مٹاتا ہے۔ نیک کاموں کا مُرّج ہوتا ہے۔ اور منافع حاصل ہونیوالے تمام ذریعوں کو برباد
کر سکتا ہے۔ اسلئے دلپرقابو حاصل کرنیوالا فرمانروا حریف سے کم درجہ نرہیگا۔ شان وشوکت
کا عروج اور زوال۔ دولت کی حفاظت اور اوسکا فراہم کرنا۔ ان تمام امور سے واقف ہوکر دولت
ثروت اور فتحیابی میں ایک دوسرے سے کسقدر تعلق ہے اسپر ہی غور کرکے دانائی سے دوراندیش
فرمانروا اگر مناسب سمجہیں تو دشمن سے صلح کرلیں۔ حاصل کلام فرمانروا اپنے عقل سلیم سے امداد
حاصل کرے۔ اگر انسان میں عقل اور فراست بڑہی ہوئی ہو تو وہ بڑے بڑے جوانمردونکو بہی تباہ
کر سکتا ہے۔ عقل ہی کے ذریعہ سے قوت میں ترقی ہوکر اپنی حفاظت ہوتی ہے۔ خواہ دشمن کا
عروج ہوتا ہو تاہم عقل کے امداد سے اوسکو ادنی حالت میں پہونچا سکتے ہیں۔ اسلئے عقل سلیم سے
رائے قایم کرکے جو کام کیا جائیگا وہ درست ثابت ہوگا۔ انسان دلکا حریص اور غلطیوں سے
مبرا ہوکر اوسکو اپنے تمام خواہشات میں کامیابی حاصل ہونیکی آرزو ہو تو اوسمیں باوجود قوت
کی کمی ہونے کے بہی اپنے مرغوب طبع کل چیزیں حاصل کرنیکی خواہش ہوتی ہے۔ اور اسکے
باعث وہ واجب التعظیم نیکوں کے خدمت میں تہوڑی سی دولت بہی نہیں گزرانتا۔ اسلئے
اوسکی فلاح وبہبودی نہیں ہونے پاتی۔ لہذا فرمانروا اپنے رعایا سے محبت کرکے دولت ثروت
کو ترقی دینے والی چیزیں ہر جانب سے حاصل کیا کریں۔ اگر رعایا سے ہمیشہ ... اور تکلیف ہی
اٹہانی پڑتی ہے تو برق ورعد کیطرح اونہیں ڈرائیں اور دہمکائیں۔ لیکن وہ حد سے زاید
تجاوز نکرنے پائے۔ علم۔ ریاضت۔ یا کثیر دولت ان تمام چیزونکا مشقت ہی کرنے کیوجہ سے
حاصل ہونا ممکن ہے۔ اور وہ تمام کام عقل کے تابع ہونیکے باعث انسان کے پاس ہوا کرتے ہیں
اسلئے بہت سی مشقت کیا کریں۔ دانشمند اور عقلا کا دارومدار اسی کام پر ہے۔ لالچی
اور حریصونکو نیست ونابود کردیں۔ کیونکہ اونہیں خواہ بہت کچہہ (دان) خیر خیرات دیں
جب بہی دوسرونکی دی ہوئی دولت سے اونکے دلکی سیری نہیں ہوتی۔ اپنے کام کا ثمرہ
حاصل کرنیکے ارادہ سے میٹہے راحت حاصل کرنیکا ہر ایک شخص خواہشمند رہتا ہے لیکن

مفلس ہونیکے صورت میں وہ اس غرض کو پورا کرنیکے خاطر نیک کام اور ذاتی خواہشات کو ترک کردیتا ہے۔ حریص طامع کی یہ دلی تمنا ہوا کرتی ہے کہ غیر کی دولت ثروت راحت دینے والے اشیاء مستورات اور شان وشوکت ان سب کا حظ مجھکو حاصل ہو۔ حریص اور طامع میں ہمہ قسم کے عیوب موجود ہوتے ہیں اسلئے فرمانروا اوسپر ہرگز نظر التفات نکریں۔ اگر کوئی شخص خواہ وہ ادنے درجہ کا ہوتاہم فرمانروا اسکا اچھی طرح امتحان کرچکنے کے بعد کسی خدمت پر مقرر کریں۔ دانشمند فرمانروا کو لازم ہے کہ دشمن کے تمام کاروبار اور اوسکے دلی ارادوں کا بلیامیٹ کردے۔ جو فرمانروا طاقتور ہوگا وہی باجگذار حکمران کو ہموار کرسکتا ہے۔

اے یودہشٹر۔ فرمانروا کے بارے میں شاستر میں جو احکامات بیان کیگئے ہیں اون سب کو اختصار کیساتھ مینے تجھ سے بیان کردیا ہے۔ اوسکو تو اچھی طرح ذہن نشین کرلے۔ جو فرمانروا اوستاد اور مرشد کامل کے رائے کے بموجب اوس طریقہ کی پابندی کرتا ہے۔ اوسے دنیا کی پرورش ممکن ہے۔ شاستر کے بیان سے ظاہر ہے کہ فرمانروا کو جو راحت حاصل ہوچکی ہے وہ خواہ قسمت کے باعث ہو یا اوسنے جبر سے حاصل کی ہو۔ اگر اوسکی بنیاد نیک طریقہ پر قایم نہو تو اوس سے فرمانروا کا انجام بخیر نہیں ہوتا اور سلطنت سے اوسکو اعلیٰ درجہ کی راحت بہی حاصل نہیں ہوتی۔ غفلت اور کاہلی کو مٹاچکا ہوا فرمانروا کسی کام کے صحیح اور غلط ہونیکے نسبت کامل طور سے غور کرچکنے کے بعد متمول۔ اعلیٰ درجہ کے لایق۔ نیک مزاج۔ بہادر۔ اور جنگ کے موقع پر اپنے دلیری کو ظاہر کرچکے ہوئے دشمن سے مڈبھیڑ ہوکر اوسکا خاتمہ کردیتا ہے کام کو انجام دینے کے جو اقسام کے طریقے ہوتے ہیں اونمیں سے اوس کام میں کامیابی حاصل کرنیکا کونسا ذریعہ مناسب ہے کوشش کیساتھ اوسکو تلاش کرے۔ اسبارے میں کونسا طریقہ مناسب ہوگا جبتک اسکا علم نہو کسی جانب اپنی رائے قایم نکریں۔ جو لوگ تمام عیوب سے مبرا ہوں اونکے عیبدار ہونیکے نسبت جو خیال کرتا ہے اوسکو دولت ثروت۔ بے انتہا شہرت اور راج شان وشوکت ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ دوستوں پر دلی محبت قایم ہوچکنے کے بعد اون کو

ایک ہی قسم کے خدمات پر مقرر کرکے اونمیں سے جو زاید ذمہ داری کو گوارا کر سکتا ہے اوس کو
زیادہ عزیز سمجھکر اوسکی عزت و وقعت کریں۔ اے **یودہشٹر**۔ آئین حکمرانی کے متعلق میں نے
اب تک تجھ سے جو کچھ بیان کیا ہے اوسکے بموجب عمل کرکے تو رعایا کی پرورش کرنیکے جانب
توجہ کیا کر۔ اگر اوسیطرح عمل کیا جائے تو تجھکو ثواب حاصل ہوگا۔ فرمانروا دنیا یا آخرت میں سے
کسی مقام کو حاصل کرنا چاہئے تو آئین حکمرانی کے بموجب عمل کرنے سے وہ حاصل ہو سکتا ہے۔

مہاراج نارد مونی نے سوالات کے پیرایہ میں راجہ **یودہشٹر** سے جو آئین حکمرانی بیان کئے تھے وہ درج ذیل ہیں۔

نارد مونی اے راجہ **یودہشٹر**[۴۲] جگین - دان دہرم کرنے اور اہل وعیال کی پرورش کے غرض سے دوسرونکی امداد کرنے کے لئے فرمانرواامیں اچھی طرح استطاعت ہونا چاہیئے کیا اُس استطاعت کی قوت تجھمیں موجود ہے ؟ علاوہ ہذا تمام رعایا کے پیشوا کے خیالات نیک طریقہ کے بموجب عمل کرنے کے جانب ہمیشہ آمادہ رہا کریں" اسلئے کیا تیرا خیال نیک کام کے جانب رجوع رہتا ہے ؟ اے راجہ فرمانروا راحت کا خط اوٹھائے لیکن اوسمیں محو ہوکر پرمیشور کا دہیان کرنے سے بے خبر نہو جائے - اسلئے تیری حالت کسطرح ہے ؟ سلطنت سے حاصل ہونیوالی چیزیں کیا تیرے موافق ہیں ؟ لیکن کیا اونمیں تیری زیادہ محویت تو نہیں ہے ؟ دنیا میں اعلے - ادنے - اور اوسط تین درجہ کے لوگ ہوتے ہیں اسلئے اونکے ساتھ اوسی درجہ کے بموجب برتاؤ رکہا جائے - واجب التعظیم نیک مہاتماؤں کے نسبت عمدہ خیال اختیار کرکے اونکے گذارے کے لئے یومیہ وغیرہ مقرر کرنا چاہیئے - بدکار اور نقصان رساں لوگونکو سزا دیکر اونپر رعب وداب قایم رکھنے کے غرض سے اونسے جرمانہ وغیرہ وصول کرنا ضروری ہے اور رعایا کی ہر طرح حفاظت کرکے اُس سے اُسکی ذاتی آمدنی کا چھٹا حصہ محصول کے شکل میں وصول کرنا کوئی مضایقہ کی بات نہیں - اسلئے تیرے بزرگ ان تین جایز باتوں کو نہایت دلی توجہ کیساتھ بجا لاتے تھے

علے ہذا کیا تونے بہی اوسی طریقہ کو اختیار کیا ہے ؟ اے راجہ - سفلہ مزاجی - نفسانیت اور شہوانی خواہشات یہ تین بدترین عیوب ہیں جو حکمراں میں ہونا نہایت نامناسب ہیں - اونکے باعث اوس سے سلطنتی کاروبار اچہے طریقہ سے ہرگز ادا نہو نگے - اسلئے حکمراں ہمیشہ ان عیوب سے مبرا رہے - وہ صرف دولت ہی کو عزیز جانکر دوسرے نیک باتوں سے بے خبر نہو جائے - صرف نیک کاموں ہی کے جانب رجوع ہوکر دولت ثروت اور فرایض دنیوی سے غافل نرہے - اور تہوڑے وقت کے راحت کو عزیز سمجہکر نیک کاموں اور دولت ثروت دونوں سے برخاستہ خاطر نہو جائے - حاصل کلام نیک کاموں سے محبت - دولت حاصل کرنیکی تمنا اور راحت حاصل کرنیکی خواہش یہ تینوں باتیں بالکل حد اعتدال کی حالت میں رہیں - اسلئے کیا تیری حالت کامل طور پر اوسی قسم سے قابل تعریف ہے ؟ اے یودہشٹر - انسانی فرایض - امور دنیوی - اور خواہشات شہوانی - یہ تینوں باتیں حد سے زاید ہرگز تجاوز کرنے پائیں اسلئے ہر ایک بہی خواہ انسان کو اون کاموں کے لئے ایک وقت مقرر کرنا مناسب ہے ، اسی اصول کو پیش نظر رکہکر شروتی نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ صبح کو اول وقت روزانہ پرمیشور کی عبادت پوجا پاٹ اور نیک کام ادا کئے جائیں - دوپہر کے بعد مغرب تک دنیوی امور اور دولت ثروت حاصل کرنیکے کام کو انجام دیں - اور بعد مغرب دنیوی راحت کا حظ اوٹہائیں - رفتار زمانہ کے لحاظ سے کن امور کو کونسے وقت انجام دینا بہتر ہوگا اس سے تو واقف ہے - اسلئے کیا تو اوسکے بموجب عمل کرتا ہے ؟ اے راجہ یودہشٹر (۱) دہریت (۲) کذب (۳) غصہ (۴) غفلت (۵) کام میں تساہلی (۶) عاقل و دانا لوگوں سے ملاقات نکرنا (۷) کاہلی (۸) اعضاوں کو قابو میں نرکہنا (۹) دولت کی طمع (۱۰) بدکاروں سے مشورہ کرنا (۱۱) نیک کام سے گریز (۱۲) راز کو فاش کرنا (۱۳) دیوتاؤں کی عبادت نکرنا (۱۴) ہر جانب کے دشمنوں کو قابو میں رکہنے کے لئے مستعد نرہنا - یہ باتیں فرمانروا کے لئے معیوب سمجہے جاتے ہیں - حکمراں میں جن صفات کا ہونا نہایت ضروری ہے اونمیں سے

یہ چھ باتیں اہم ترین ہیں (۱) دوسرونکے خیالات کو اپنے جانب رجوع کرکے اُنپر اپنا رعب داب قایم رکھنے کے غرض سے اچھی طرح تقریر کرنیکی فرمانروا میں قوت ہونا چاہیے (۲) دشمن کے دلمیں ہروقت ایسا خوف قایم رہے کہ وہ سر نہ اٹھاسکے۔ اسلئے فرمانروا اپنے شجاعت اور قوت کو ہمیشہ دشمن کے پیش نظر رکھا کرے۔ (۳) حکمراں کی نظر ہمیشہ نہایت باریک بین اور دوراندیش ہو (۴) گذشتہ باتونکو ہرگز فراموش نکرے۔ (۵) قدیم تاریخی حالات پر اچھی طرح غور کرکے آئندہ نتیجہ کا پوری طرح اندازہ کرنیکا اوسکو ملکہ حاصل ہو۔ اور (۶) آئین حکمرانی کے تمام اصول سے وہ کامل طور پر واقف رہے۔ اے راجہ یہ تمام صفات تجھہ میں موجود ہیں؟ اسلئے اُن صفات کا اچھی طرح استعمال کرکے غیر کے دلکو اپنے قابو میں لا۔ (دان) خیر خیرات دینے۔ آپس میں نفاق پیدا کرنے عملیات۔ ادویات اور نظربندی ان سات طریقوں میں سے کونسا طریقہ کس موقعہ کے لئے مناسب ہوگا۔ اسکے نسبت کیا تو اچھی طرح غور کرتا ہے؟ جنہیں کامیابی حاصل کرنیکی خواہش ہو اونہیں دشمن کے قوت کا اندازہ کرنا ضرور ہے۔ اسلئے کیا تو وہ طریقہ جاری رکھتا ہے؟ علاوہ ہذا چودہ قسم کے عہدہ داروں پر حکمراں خاص طور پر احتیاط کیساتھ نگرانی رکھا کرے۔ وہ عہدہ دار یہ ہیں۔ زمیندار۔ قلعہ دار۔ مہتمم گاڑی خانہ مہتمم اصطبل۔ مہتمم فیلخانہ۔ سپہ سالار فوج۔ مہتمم محلات۔ مہتمم باورچیخانہ۔ مہتمم سلح خانہ سررشتہ دار فوج۔ محاسب۔ مہتمم خزانہ۔ خفیہ پولیس اور دیگر عہدہ دار وغیرہ۔ کیا تو ان سب پر پوری طرح نگرانی کرتا ہے؟ اے راجہ دشمن کے قوت کا امتحان کر چکنے کے بعد اگر بہ نسبت دشمن کے اپنے قوت میں کمی معلوم ہو تو اوسموقع پر اپنی حفاظت کے بارمیں یہی طریقہ مناسب ہے کہ کسی تدبیر کیساتھ دشمن کو ہموار کرلیں۔ اسیطرح زراعت۔ تجارت۔ قلعہ جات۔ سے فیلخانہ۔ ہیرے اور طلا کے معادن۔ اور محصول وصول کرنیکے بارےمیں اچھی طرح انتظام کرکے سلطنت کے آمدنی کو ترقی دیکر وہانکے نقایص کو دور کرنا واجبات سے ہے۔ اسلئے کیا تو اوس طرح عمل کیا کرتا ہے؟ -

اے راجہ یہ صحیح ہے کہ ملک کے دولت ثروت میں ترقی دینے کے لئے زراعت وغیرہ آٹھ باتوں کی اصلاح کرنا چاہئے۔ لیکن اوس سے بہی بڑہی ہوئی ایک اہم بات یہ ہے کہ سلطنت کے ہر طبقہ میں مطلق نفاق نہ ہے۔ فرمانروا کے خیر خواہی میں تمام عہدہ داران سلطنت ہمہ تن رجوع رہیں۔ قلعہ دار سپہ سالار فوج۔ مہتمم امور مذہبی۔ مذہبی کام ادا کرنے والے اور پاپہیا اپنے اعضاء پر قابو رکہنے والے۔ یہ سب آقا کے کام کو انجام دینے کے غرض سے ہر طرح اپنے کو وقف کرکے کوشش کریں۔ اگر دشمن رشوت دیکر اور آئندہ کے طمع کا سبز باغ دکہا دہوکہ اور فریب دینے کی کوشش کرے تو ملازمین شاہی اوسکے پہندہیں گرفتار نہو جائیں علےٰ ہذا عہدہ داران سلطنت حکومت اور دولت و ثروت کے گہمنڈ میں بیخود ہوکر اپنے اصلی فرائض سے بے خبر نہ ہوجائیں۔ اگر وہ کسی قسم کی نشہ یا دیگر لہو لعب میں مصروف ہوکر گناہ کے کام کرنیکے لئے آمادہ ہوجائیں تو اونکے ذات کی اور نتیجہ کے لحاظ سے آئندہ چلکر سلطنت کی بہی ہر طرح تباہی ہوگی۔ حاصل کلام دولت ثروت میں ترقی دینے کے غرض سے سلطنت کے تمام باشندے اپنے آقا کے کام کے لئے دل وجان سے محبت کرنیوالے ہوا کریں۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت میں اوس قسم کے لوگ رہا کرتے ہیں؟ تونے جن لوگوں کو عہدہ پر مقرر کیا ہے وہ فرمانروا سے بظاہر عقیدتمندی جتاکر اندرونی طور پر کیا دشمن سے سازش تو نہیں کرچکے ہیں؟ جن وزراء یا سفراء کو تو عزیز جانتا ہے وہ تجھ سے دغا فریب کرکے تیرے معاملات کو مخالفین سے تو بیان نہیں کیا کرتے؟۔

اے راجہ ہم سے محبت کیساتہہ کون لوگ پیش آتے ہیں اور کون مخالفت کرتے ہیں اون دونو باتونسے بیترا رہکر (ہر دو جانب کے فریق سے نخواہ لیکر شخص ثالث کے حیثیت سے) کسکا ہل ہے۔ اسپر غور کرکے اونکے ساتہہ اوسی قسم کا برتاؤ رکہنا چاہیئے۔ ہم سے محبت کرنیوالوں کا پہلے اچھی امتحان کرلینے کے بعد اونکو اپنے مشورہ میں شامل کرکے اونکے امداد کے ذریعہ اپنے سے زبردست دشمن سے مصالحت یا کم قوت سے جنگ کرے۔ علےٰ ہذا شخص ثالث کے

حیثیت رکھتے ہیں اونکے ساتھ ہم بھی اوس طریقہ سے برتاؤ رکھیں۔ اسلئے کیا تیرا عمل مذکورالصدر
قاعدے کے مطابق ہوا کرتا ہے؟ سلطنت میں جو معمر۔ خاندانی۔ اپنے آقا کے بہی خواہ۔ اعلےٰ درجہ کا
مشورہ دینے والے اور نیک چلن ہوتے ہیں اونہیں کے نیک مشورہ پر سلطنت کی فتحیابی منحصر ہوا کرتی ہے
اسلئے اپنی طرح اونکی بھی عام عزت و قعت کا انتظام کرنا فرمانروا کا فرض ہے۔ اسلئے کیا تو اوسطرح
انتظام رکھتا ہے؟ اے **یودہشٹر** قاعدہ کی بات ہے کہ اگر سلطنت کے کاروبار ادا کرنیوالے
وزرا ملکی راز کو کسی پر ظاہر نکر کے امور مملکت کو جاری رکھیں تو سلطنت ہمیشہ محفوظ حالت میں رہتی ہے
اور کسی وقت دشمن سے اوسکو ضرر نہیں پہونچ سکتا۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت کے وزراء
اوسیطرح عمل کیا کرتے ہیں۔؟

اے راجہ فرمانروا کا درجہ نہایت اہم ذمہ داری کا ہوتا ہے اسلئے وہ اپنے ذمہ داریکے
نسبت شب و روز خیال رکھا کرے۔ وہ مقررہ وقت پر سو کر اوٹھے۔ تعداد سے زاید آرام کرنا
اوسکے لئے مناسب نہیں ہے۔ حکمراں وزرا سے جو کچھ مشورہ کر چکا ہو اوسکے نسبت وقت صبح کیو
خود غور کرے۔ اے راجہ۔ ان تمام قواعد سے تو واقف ہے۔ اسلئے کیا تیرا چلن بھی اوسی
طریقہ سے ہے؟ کسی معاملہ کے متعلق مشورہ کرنا مقصود ہو تو تنہا نہ کیا کرے۔ چونکہ تنہا ہی مشورہ
کرنے سے بعض وقت اہم غلطیاں سرزد ہو جانیکا احتمال ہوتا ہے۔ لہذا مشورہ میں جو دوسروں کو
شامل کیا جائے تو اونکی زاید تعداد بھی مناسب نہیں کیونکہ زاید لوگوں سے وہ مشورہ راز میں
نہیں رہنے پاتا۔ اسلئے اگر مشورہ کرنا منظور ہو تو دو ہی کی تعداد مناسب ہے۔ لہذا جو مشورہ
تو کیا کرتا ہے کیا اوسمیں اس قسم کی خبرداری کرتا ہے؟ تیرے مشورہ تو تمام سلطنت میں
فاش نہیں ہوا کرتے؟ اے **یودہشٹر** جن کاروبار میں پہلے پہل زاید روپیہ صرف کرنیکی
ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن آگے چلکر اوس سے بہت کچھ نفع حاصل ہونیکی امید کیجاتی ہے اس
قسم کے کون سے کام ہیں اسبارہ میں غور سے رائے قایم کرکے اونکی نسبت فوراً کوشش کرنا
مناسب ہے۔ زراعت۔ تجارت وغیرہ دیگر کام انہیں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اسلئے کیا اس قسم

کے کاموں کی نسبت تو اپنے علاقہ کے رعایا کو ترغیب و تحریص دیا کرتا ہے؛ علیٰ ہذا جو لوگ اس قسم کے کاروبار کرتے ہیں اونکے کام میں تو کوئی ہرج تو نہیں پیدا کرتا؟ اے راجہ جو عہدہ دار لوگ اپنے مفوضہ خدمت کے ذمہ داریسے نا اہل یا قابل اعتبار۔ مکرر سکرر خدمت پر مقرر ہو چکی ہوں تو عہدہ کے لحاظ سے اونسے جسطرح نفع حاصل ہونا چاہئے وہ بات نہیں ہوتی۔ فرمانروا کے جانب عہدہ داروں کے خیالات رجوع رہنے کے بغیر وہ دلدہی کے ساتھ کام کو انجام نہیں دیتے اسلئے جو آبا و اجداد سے قدیم ملازم ہوں۔ جنکے عادات و اطوار سے ہم کو پوری طرح علم ہو۔ آقا کے بہبودی کے لئے دل و جان سے کوشش کرنے والے ہوں وہی ملازم ہوا کریں تو وہ بڑے اہم کام کو بھی نہایت دلی جوش کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ اسلئے اے راجہ تیرے علاقہ میں جو عہدہ دار ہیں وہ اسی قسم کے ہیں؟ ملازمین کو آقا کا کام گویا اپنا ذاتی کام معلوم ہوا کرے وہ اپنے ذاتی بہبودی کے نسبت بے طمع رہیں۔ جو لوگ قدیم ملازم ہیں اونمیں اپنے آقا کے نسبت نیک خیال پیدا ہو چکتا ہے۔ اسلئے تمام امور کے نسبت ہرطرح انحصار کرنا مقصود ہو تو اونہیں کو ملازم رکھا جائے۔ اسلئے کیا تیرا طریقہ بھی اس قسم کا ہے؟ جو کام ملازمین کو تفویض کئے گئے ہیں اونمیں کونسے کام اختتام کو پہونچے۔ کونسے قریب الختم ہیں اور کن کاموں کو آغاز کرنا باقی ہے ان تمام امور سے وہ ملازمین پوری طرح واقف رہیں اگر اونسے واقف نہوں تو وہ کام مناسب وقت انجام نہ پائینگے۔ اسلئے تیرے ملازمین کیا ان تمام ضروری معلومات سے پوری طرح واقف ہیں۔؟

اے فرمانروا کا سرتاج سلطنت کا عروج اوس سلطنت کے عالموں فاضلوں اور پنڈتوں کے نیک مشورہ پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ اور وہ نیک مشورہ عالموں کے لیاقت اور حوصلہ پر منحصر ہے اسلئے تیرے سلطنت میں جو عالم اور پنڈت ہیں کیا وہ دہرم شاستر۔ فن حرب اور دوسرے اہم امور میں لیاقت رکھتے ہیں؛ علےٰ ہذا وہ اپنے شاگردوں کو فن حرب سکھلا کر اعلیٰ طور پر تیار کیا کرتے ہیں؟ عالم پنڈتوں کا رتبہ نہایت عجیب و غریب ہوا کرتا ہے۔ انکے خاطر اگر ہزار ہا نالائقوں کی

بربادی ہوجائے تو اوسکی چندان پروانکرکے ایک عالم پنڈت کو اپنے پاس رکہے کیونکہ اگر ہمپر کوئی بڑی مصیبت نازل ہو تو ایک عالم ہی اوس سے نجات دلوائیگا۔ اسلئے کیا ہر حالت میں عالم اور پنڈتوں کو اپنے پاس رکہنے کے لئے تو آمادہ رہا کرتا ہے؟ تمام قلعہ جات۔ دولت ثروت غلہ۔ پانی۔ ہتیار۔ آلات۔ کاریگر۔ شجاع اور دلیر انکا سلطنت میں کامل طور پر ہمیشہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اوسمیں خامی ہو تو موقع پر ہم کو بجائے نفع کے نقصان رسان ثابت ہونگے۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت میں کے تمام قلعہ جات غلہ وغیرہ سے معمور ہیں؟ اسبات کو تو یاد رکہہ کہ امور سلطنت میں وزرا کا رتبہ نہایت اعلےٰ درجہ کا شمار کیا جاتا ہے۔ اعضاء پر قابو رکہنے والا۔ لایق۔ دوراندیش۔ ہوشیار۔ ان صفات کا ایک وزیر حکمران اور اور اوسکے ولیعہد کو کثیر دولت و ثروت کا نفع حاصل کرادیسکتا ہے۔

اے راجہ غنیم کے جانبکے وزرا۔ مذہبی کام اداکرنے والے۔ **پروہیت**۔ ولیعہد سپہ سالار فوج ایوان شاہی اور قلعہ کے دروازونکے پاسبان۔ منتظم محلات۔ داروغہ کاریگران عہدہ دار مال۔ عہدہ دار فینانس۔ واعظ۔ نگہبان دارالسلطنت۔ خدمات کا تقرر کرنیوالا عہدہ دار۔ عہدہ دار امور مذہبی۔ میر مجلس۔ پہرہ دار۔ قلعہ دار۔ سرحدات کی حفاظت کرنیوالے بہادر لوگ اور مہتمم جنگلات اس قسم کے اٹھارہ عہدہ دار و نپر اور انکے علاوہ اپنے طرف کے وزرا۔ مذہبی کام اداکرنیوالے پروہیت اور ولیعہد انکے ماسوائے دیگر عہدہ دار و نپر فرمائر دا جاسوس مقرر کرکے نگرانی رکہے۔ ہر ایک عہدہ دار کیساتھ تین جاسوس رہا کریں۔ ادن جاسوسونکو کوئی شناخت نکرسکے اسغرض سے اونکے لباس مکار سادہو وغیرہ کیطرح ہوا کریں۔ ان جاسوسوںمیں بہی آپس میں ایک دوسرے کو شناخت نکرسکیں۔ ہر ایک امور میں وہ لوگ نہایت غور کے ساتھ خبر گیراں ہو کر جو اہم واقعات ہوں ایماندارانہ طریقہ سے بلا کم وکاست اوسکو اپنے آقا سے بیان کرکے عمدگی کے ساتھ اپنے خدمت کو بجالائیں۔

اے **یودہشٹر** کیا تونے تمام یہ انتظام کرلیا ہے؟ باوجود جاسوسونکا انتظام ہونیکے بہی حکمران اپنی ذات سے مستعدی کے ساتھ غنیم کے حالت پر نظر رکہا کرے۔ اپنے دلی ارادہ

مخالف کے جانب دار کو نہ معلوم ہوں اسکی خبرداری رکھے۔ اگر موقع ملجائے تو دشمن کے بیخ و بنیاد کو اکھاڑ دینے کے نسبت لگاتار کوشش کرتا ہے۔ اسلئے اے راجہ کیا تجھ میں یہ تمام تیاری موجود ہے۔؟

جس فرمانروا کو ہر طرح اپنی بہبودی مقصود ہے۔ اگر اُسے مذہبی کام والے پروہیت کا تقرر کرنا منظور ہو تو وہ نیک سیرت خاندانی۔ واقف کار۔ نیک باتوں کا قدردان۔ قناعت پسند اور اعلے درجہ کے معلم کو مقرر کرے۔ اور اوسکی اچھی طرح عزت و قعت کرنا مناسب ہے۔ اسلئے اس قسم کے نیک سیرت موزوں و مناسب پروہیت مقرر کرکے کیا تو اونکی عزت و قعت کیا کرتا ہے؟ آقا کے جانب سے پوجا پاٹ اور جگیہ وغیرہ کے غرض سے جسکا تقرر کیا جائے وہ قناعت پسندی کے ساتھ اس خدمت کے بجا لانے سے اچھی طرح واقف ہے۔ اسلئے ان کاموں کو انجام دینے والا کیا تیرے یہاں موجود ہے؟ اور دیگر مذاہب سے تعصب کرنیکا بدترین عیب تو کیا اوسکے خمیر میں تو نہیں ہے؟

فرمانروا عہدہ داروں کو خدمات پر مقرر کرتے وقت اونکے قابلیت اور حوصلہ کے نسبت اچھی طرح غور کرے۔ خدمت کے مدارج کے حیثیت سے اوسی قسم کے عہدہ داران خدمات پر مقرر کرے۔ اعلی۔ اوسط اور ادنی جس قسم کے خدمات ہوں اوسی لحاظ سے اور لیاقت کے عہدہ دار مقرر کرے۔ وزیر اعظم کی خدمت سپہ سالار فوج مہتمم معادن وغیرہ مہتمم خزانہ مہتمم زراعت۔ اس قسم کے اہم خدمات پر آبا و اجداد کی وقت سے خدمت بجا لانے والے بے انتہا متدین۔ عالی درجہ کے بلند حوصلہ اور نیک خصلت عہدہ دار کا تقرر کیا جائے۔ اور دیگر خدمات پر اونکے حیثیت کے بموجب عہدہ دارونکا تقرر کرنا مناسب ہوگا۔ یہ گویا نہایت ضروری امر ہے۔ اسلئے اے **یودھشٹر** کیا تونے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے؟ فرمانروا رعایا کی پرورش کرتے وقت انہیں مانند اپنے اولاد کے تصور کرے۔ جسطرح اولاد کو اوس کے حیثیت سے سزا دیجاتی ہے اوسیطرح رعایا کو بھی اولاد کے حیثیت سے سزا دینا چاہیئے۔ اگر رعایا کو اوسکے امکان سے زاید سخت سزا دیں تو وہ اوسکو برداشت نکر سکینگے۔ اور بالکل بے دل ہوکر مجبور ہو جائیگی۔ لہذا یہ طریقہ اوسکے مناسب حال نہیں ہے۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت میں

اوس قسم کی سزا تو نہیں دیجاتی ؟ وزرا ہی کے مشورہ سے رعایا کی بہبودی کرنی چاہیئے - اسلئے کیا تو اوسیطرح عمل کیا کرتا ہے ؟ حکمران رعایا سے جو ٹیکس یا دیگر محصول وصول کرتا ہے وہ اعتدال کیساتھ ہوا کرے - اگر رعایا کو قلاش کرکے روپیہ وصول کیا جائے تو اوسکا یہ فعل ایک گناہ عظیم سمجھا جائیگا - نیک عورات جسطرح بدچلن مردونسے نفرت کیا کرتے ہیں - اُسیطرح غریب مفلس نادار گداگری کرکے بسر اوقات کرنے والے نیک طبیعت شریف لوگ اوس ایذا رسانی کرنیوالے حکمران کو بڑا پاپی کے مانند سمجھکر اُسکی کوئی عزت وقعت نہیں کرتے - اسلئے جنہیں نیک نامی حاصل کرنیکی خواہش ہو وہ اس قسم کے بُرے حرکات ہرگز نہ کیا کرے - لہذا کیا تو سختی کیساتھ رعایا سے کبھی روپیہ تو وصول نہیں کیا کرتا ؟ -

اے رانی کوشلیا کے نور نظر - ملازمین شاہی میں سے جو بے انتہا دلیری اور جرات کرکے سلطنت کے اہم امور انجام دیں اونکی عزت وقعت انعام اکرام سے حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے - اگر ایسا برتاؤ نہو تو بڑے دلیری کے کام کرنے یا عقلی جودت دکہانے کے لئے کوئی ہرگز کوشش نکریگا - اسلئے اے راجہ تیرے سلطنت میں جو لوگ اس قسم کے اہم کام بجالاتے ہیں کیا اُنکا تیرے جانب سے اچھی طرح عز و وقار ہوا کرتا ہے ؟ عالموں و فاضلوں اور پنڈتوں کی حسب لیاقت خلعت وغیرہ سرفرازی اور عزت وقعت ہونیکے بغیر سلطنت میں لیاقت اور علم کی ترقی ہرگز نہوگی - اسلئے کیا تو اپنے سلطنت کے عالموں فاضلوں اور پنڈتوں کی خلعت وغیرہ عطا کرکے عزت وقعت کیا کرتا ہے ؟ جو شجاع اور بہادر لوگ سلطنت کے بہبودی کے غرض سے اپنے جان پر کھیل کر لڑتے ہیں اور بڑے بڑے خطرات میں اپنے کو مبتلا کرلیتے ہیں اونکے بیکس بیواؤں اور یتیم بچوں وغیرہ کی پرورش کرنا فرمانروا کا فرض ہے - اسلئے کیا تو بھی اوسیطرح اون لوگوں کی پرورش کیا کرتا ہے ؟ جسوقت دشمن خوفزدہ اور عاجز ہوکر یا شکست پاکر رحم کا خواستگار ہوتا ہے - اوس حالت میں اپنی اولاد کیطرح اوسکی پرورش کرنا مناسب ہے - اسلئے تیرے سلطنت میں کیا وہی طریقہ جاری ہے ؟ اپنے سلطنت کے رعایا کے

نسبت فرمانروا کو خیال رہا کرے کہ یہ گویا ہمارے عزیزوں کے مانند ہے۔ اور رعایا بھی فرمانروا
کو اپنے محترم والد و والدہ کے مثل تصور کیا کرے۔ اگر دونوں میں اسطرح دلی اتحاد قایم ہو جائے
تو سلطنت کی ضرور ترقی ہوگی۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت کی رعایا میں ایسی دلی محبت موجود ہے؟
اگر بدمعاف مستورات۔ شکار۔ مئے نوشی۔ اور لہو لعب میں مصروف ہو چکا ہو تو اوسکے باعث
اوسکی عقل زایل ہو جاتی ہے۔ اسلئے اوسکے سرکوبی کا یہی موقع مناسب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن
اسطرح عمل کرنیکے قبل وزرا سے مشورہ لے لینا اور تمام دیگر حالات کا اندازہ کر لینا ضروری ہے۔
اسلئے اے راجہ کیا تو بھی اوسیطرح عمل کیا کرتا ہے؟ حکمران فتح کر چکے ہوئے علاقہ میں وہاں کے
انتظام کے غرض سے متعدد عہدہ دار مقرر کرے۔ اور اُن لوگوں نے جائز طریقہ کیا تھا
اپنے خدمات کو بجا لا کر کام کو انجام دینا مناسب ہے۔ اسلئے فتح شدہ علاقہ جات میں تو جن
عہدہ داروں کو مقرر کرتا ہے کیا وہ اپنے خدمات کو ایماندارانہ طریقہ سے بجا لا کر آپسمیں ایک
دوسرے کی حفاظت کیا کرتے ہیں؟۔

اے راجہ۔ فرمانروا کے لئے ضروری خورونوش کے چیزیں۔ پارچہ جات اور مشک وغیرہ
خوشبودار اشیاء کی ملازمین شاہی پورے طرح حفاظت کریں۔ اگر ان اشیاء کو غیر ممالک سے
منگوایا جائے تو اونمیں سے کوئی شئے راستہ میں غائب نہو جائے۔ اسکے متعلق حکمران
بذات خود نگرانی رکھے۔ اسلئے کیا تو بھی اوسی طریقہ سے نگرانی کیا کرتا ہے؟ خزانہ۔ غلہ کے
کوٹھہ جات۔ سواری۔ قلعہ اور شہر پناہ کے دروازے سلح خانہ اور زر مالگزاری وغیرہ
وصول کرنیکے خدمات پر فرمانروا کے کامل طور پر خیرخواہ عہدہ داروں کا تقرر مناسب ہے۔
اسلئے تیرے سلطنت میں کیا اوسیطرح انتظام ہے؟ حکمران کے کون اور کس مقام سے
دشمن پیدا ہونگے اسکا کوئی قیام نہیں۔ اسلئے باورچی خانہ کے متعلقین۔ ایوان شاہی میں
شب و روز بسر کرنیوالوں۔ فوجی اور دیگر عہدہ دار جو ایوان شاہی کے باہر رہا کرتے ہیں
اونسے حکمران سب سے پہلے اپنے حفاظت کی خبرداری رکھے۔ بعد ازاں اپنی اولاد وغیرہ سے

اون عہدہ داروں کا بچاؤ کریں اور اوسکے بعد وہ عہدہ دار آپس میں ایک دوسرے سے خانہ جنگی نہ کرنے پائیں اسکا کافی بندوبست رکھیں۔ اگر اسیطرح انتظام نہ کیا جائے تو کسوقت اور کس مقام سے مصیبت پیدا ہوگی اسکا کوئی قیام نہیں۔ خیر اسلئے اے راجہ کیا تو اسبات کی خبرداری کرتا ہے؟۔

مسکرات۔ قماربازی۔ عیش وعشرت اور مستورات کے لئے جو اخراجات ہوچکے ہوں اونکا حساب وکتاب صبح میں اول وقت ہوا کرے۔ چونکہ وہ وقت پرمیشور کے دھیان اور اور دینی کام ادا کرنیکا ہوتا ہے۔ اسلئے مذہبی رسومات ادا کرنے والے پروہیت اور واجب التعظیم بزرگونکا فرمانروا سے ملنے تشریف لانیکا وقت ہوتا ہے۔ اگر اوس موقع پر حکمران ایسے ناجائز کام میں مصروف ہو اور وہ باہتما دیکھہ پائیں تو اونہیں ناگوار خاطر ہوگا۔ اور وہ وہانسے واپس چلے جائیں گے۔ اسلئے اے راجہ کیا تو ایسے نازیبا حرکات تو نہیں کیا کرتا؟ حکمران کے دولت ثروت میں ہمیشہ کسی نہ کسی مقدار میں ترقی ہوا کرے اور اسی غایت کو پیش نظر رکھکر اخراجات کے متعلق انتظام رکھے۔ ارزانی کے زمانہ میں فرمانروا آمدنی کا چوتہا حصہ سلطنت کے کام میں صرف کرے۔ غلہ کی نرخ کی حالت اوسط درجہ میں ہو تو آمدنی کا نصف حصہ۔ اور قحط کے زمانہ میں تیسرا حصہ صرف کرے۔ اسے راجہ کیا تو اس قاعدہ کا پابند ہوکر ہمیشہ خزانۂ شاہی کو ترقی دیا کرتا ہے؟ عزیز واقارب (گورو) مرشد۔ معمر ضعیف۔ شریف نیک خصلت۔ تجار۔ کاریگر۔ غربا اور اپنے زیر سایہ پرورش پانے والے ملازمین وغیرہ کی قحط کے زمانہ میں ابتر حالت ہو تو اونہیں غلہ اور مالی امداد دینا حکمران کا عین فرض ہے۔ اسلئے ایسے موقع پر کیا تو ان لوگونکو غلہ اور مالی امداد دیا کرتا ہے؟ سلطنت کی آمدنی اور اخراجات کا حساب وکتاب رکھنے کے غرض سے جو عہدہ دار مقرر کئے جائیں اونکا فرض ہے کہ روزانہ کسقدر آمدنی اور اخراجات ہوتے ہیں اوسکا جمع خرچ مرتب کرکے ہر روز صبح کو فرمانروا کے ملاحظہ میں پیش کرے۔ اسلئے کیا وہ

عہدہ دار اوس مسابات کو تیرے پاس پیش کیا کرتے ہیں؟ جو عہدہ دار اپنے مفوضہ کام سے
واقف ہوکر حکمراں کے بہبودی کے غرض سے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور اسی باعث وہ فرمانروا
کے مورد عنایت ہوتے ہیں۔ اس قسم کے عہدہ دار ونکو بلا سبب خدمت سے علحدہ کردینا حکمراں
کے لیئے بالکل نازیبا حرکت ہے۔ اگر وہ کسی الزام کے مستوجب ہیں تو اونکی علحدگی انصاف
ہی ہوگی۔ لیکن بخلاف اسکے صرف تلوّن مزاجی یا کسی اور غرض سے یا خود غرضیوں کے ناجائز
بیان پر اونکو خدمت سے معزول کردینے پر عام طور سے بے دلی اور بدامنی پیدا ہوگی۔ اور
آخر چلکر اوسکا یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ فرمانروا کو روز بد دیکھنا نصیب ہوگا۔ اسلیئے اے راجہ کیا تجھ سے
اس قسم کا ناجائز برتاؤ تو نہیں ہوا کرتا؟ عہدہ داروں کو مقرر کرتے وقت نہایت دور اندیشی
سے کام لیا کر۔ خدمت کے حیثیت کے بموجب اوس حوصلہ کے عہدہ دارونکا تقرر کر۔ اعلےٰ ادنیٰ
اور اوسط تین قسم کے ملازمین ہوتے ہیں۔ اسلیئے خدمت کے بھی یہی تین درجہ قایم کرکے
انہیں مدارج کے لحاظ سے عہدہ دارونکا تقرر کرنا چاہیئے۔ اسلیئے اے راجہ کیا تو اسیطرح
تمام باتیں بجا لاا کرتا ہے؟ اکثر ملازمین شاہی کو لایق سمجھکر خدمت پر مقرر کیا جاتا ہے لیکن
آئندہ چلکر اونہیں بُرے خصایل ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلیئے ایسے موقع پر جو عہدہ دار بدخصلت ثابت
ہوں اونہیں خدمت سے علحدہ کردیا جائے۔ اے راجہ تیرے پاس جو ملازم ہیں کیا اون میں
کوئی لالچی خود غرض۔ چور۔ رشوت خوار۔ دغاباز۔ اور نالایق تو نہیں ہے؟ رعایا کی
خوشحالی اور کسانونکا جوش اور اُمنگ یہی دو چیزیں دولت وثروت میں ترقی ہونے کے
اسباب ہیں۔ اگر چور۔ بدمعاش۔ دغاباز۔ کمظرف اور خود غرض لوگونکا امور سلطنت میں
دخل شروع ہوجائے اور نوجوان ناتجربہ کار یا مستورات کی قوت بڑھ جائے۔ اور عالم دانشمند
اور شریفونکے عزت وقعت برباد ہوجائے۔ یا فرمانروا بیخود ہوکر رعایا کے ساتھ ظلم و
زیادتی کا برتاؤ شروع کردے تو اسبات کا یقین رکھنا چاہیئے کہ تمام باشندگان سلطنت
اور زراعت پیشہ کی پوری طرح بربادی ہوگی۔ اسلیئے اے دانشمند راجہ کیا تیرے سلطنت میں

تو یہ حالت نہیں ہے ؟ سلطنت کے زراعت کو صرف بارش کے ہونے پر منحصر نہ کہے ۔ بلکہ آب پاشی کی غرض سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے تمام سلطنت میں بڑے بڑے تالاب تعمیر کرائے جائیں ۔ اور بڑے دریاؤں کو بند باندکر نہریں جاری کرائیں تاکہ افراط کے ساتھ پانی مہیا ہوکر امساک باراں کا کھٹکا باقی نہ ہے اور آب رسانی میں آسانی ہو۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت میں اوسی طرح انتظام موجود ہے ؟ زراعت میں ترقی ہونیکے لئے کسانوں کی حالت بہتر رکھنے کے غرض سے فرمانروا خبر گیراں رہے ۔ اونکے گذر اوقات کا سامان ہل وغیرہ کے لئے جانور اور تخم وغیرہ کا کافی طور پر سامان ہے یا نہیں اوسکے نسبت فرمانروا تحقیقات کرے ۔ اگر وہ نادار ہیں تو بہ نظر ترحم ماہانہ فیصدی یک روپیہ سود سے خزانہ شاہی سے اونہیں قرضہ دیا جائے ۔ اسلئے اے راجہ کیا تو نے بھی یہی طریقہ جاری رکھا ہے ؟ رعایا کی راحت اور آسائش کے ذرایع میں ترقی دینا فرمانروا کا نہایت اہم فرض ہے ۔ سلطنت کے نیک خصلت اور عالی حوصلہ لوگ جو کاروبار کیا کرتے ہیں وہ بلا کھٹکے ادا ہوسکتے ہوں تو اونکے جرأت اور حوصلہ میں ترقی ہوکر راحت میں اضافہ ہوتا ہے ۔ اسلئے زراعت ۔ تجارت ۔ جانوروں کی پرورش اور سود بٹہ وغیرہ تمام لوگوں کے کاروبار کیا تیرے سلطنت میں اچھی طرح جاری رہتے ہیں

فرمانروا ہر ایک موضع میں پانچ عہدہ دار دوامی طور پر مقرر کرے ۔ وہ عہدہ دار یہ ہیں ۔ عہدہ دار جمعبندی ۔ عہدہ دار زر لگان وصول کنندہ ۔ رعایا کے جھگڑے فساد کو تصفیہ کرنے والا عہدہ دار ۔ کارکن ۔ شہادت دینے والا ۔ اور یہ تمام عہدہ دار دلیر لائق ۔ انصاف پسند اور ایک جہتی کے ساتھ خدمت بجالانے والے ہوں ۔ اسلئے اے دہرم راجہ کیا تیرے سلطنت کے مواضعات میں یہ تمام انتظامات ٹھیک طور پر ہیں ؟ سلطنت کے جملہ شہر ۔ مواضعات اور اراضیات پر فرمانروا کا قبضہ رہے اور اونکی آمدنی خزانہ شاہی میں داخل ہوا کرے ۔ ادنےٰ قریہ سے بڑے شہر تک کا انتظام عمدگی کے ساتھ رکھا جاویگا تو اوس سلطنت کو عروج ہوگا ۔ ورنہ زوال شروع ہوگا ۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت کے

مواضعات وغیرہ کا انتظام بہتر ہے۔؟

سلطنت کے انتظام اور غیر انتظام شدہ مواضعات اور شہر کے باشندوں کو چور ڈاکو
اور بدمعاش لوگ ایذا پہونچاتے ہیں تو اونکا پتہ لگا کر اونکی بیخ کنی کے غرض سے فوجی
دستے گشت لگانے کے لئے مقرر کریں۔ رعایا کے لئے جب تک امن و راحت کا سامان
نکیا جائے سلطنت کی ہرگز بہبودگی نہیں ہوسکتی۔ اسلئے کیا تیرے سلطنت میں اس قسم کا
انتظام موجود ہے؟ مستورات کی حفاظت کرے۔ اور اگر اونپر رنج یا مصیبت نازل ہوتو
اونہیں تشفی و تسلی دینا فرمانروا کا فرض ہے۔ اسلئے کیا تو یہ باتیں کیا کرتا ہے؟ مستورات
میں جسمانی کمزوری کیطرح دلی کمزوری بھی ہوا کرتی ہے۔ اسکے باعث اونپر اعتبار کرنا
یا کسی راز کے معاملات کو اونسے ظاہر کرنا ہرطرح خطرناک ہے۔ اسلئے ان تمام باتوں کو
پیش نظر رکھکر مستورات پر اعتبار کرکے کیا اونسے راز کے معاملات تو نہیں بیان کرتا۔؟

اے راجہ۔ آئندہ چلکر ہمیں مضرت پیش آنے والی ہے۔ جب اسبات کی نسبت ذرہ برابر
بھی اطلاع ہوجائے تو فرمانروا اوسکے انسداد کے بارہمیں فوراً کارروائی شروع کرے۔
ایسے موقع پر اگر عیش خانہ میں رنگ رلیاں اوڑانے میں مصروف رہکر اون خطرات کیجانب سے
عدم التفاتی کرے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اوسکی ذات اور سلطنت دونوں کی بربادی
ہوگی۔ اسلئے کیا تو ان تمام باتوں کیجانب اپنے خیال کو رجوع رکھا کرتا ہے؟ رات کو
آرام کرنے کے بعد صبح چار بجے بیدار ہوکر دینی اور دنیوی حالات کے نسبت غور کرنا مناسب ہے
اسلئے کیا تو بھی اوسی طرح عمل کیا کرتا ہے؟ مناسب وقت پر بیدار ہوکر لباس وغیرہ
زیب تن کئے ہوئے امور سلطنت کے بارہمیں وزرا سے مشورہ کرنا چاہیے اور اونکے ہمراہ
جو کوئی اہل غرض عرض معروض کے لئے آئے اوسکے بیان کو سن کے اوسپر غور کرنا فرمانروا
کا فرض ہے۔ اسلئے اوسی طرح عمل کرنے کا کیا تو روزانہ طریقہ جاری رکھا ہے؟ فرمانروا
اپنے حفاظت کے غرض سے ہمیشہ مسلح سپاہیوں کو اپنے اطراف و اکناف میں مقرر کریں اور اونکا

لباس سرخ رنگ کا ہو اور وہ آقا کی خدمت بجالانے کے لئے مستعد رہا کریں۔ اسلئے اے راجہ کیا تیرے قریب بھی اس قسم کے مستعد بنے ہوئے فوجی لوگ رہا کرتے ہیں۔؟ بدکاروں کو سخت سزا دینا اور نیکو کاروں کا عزو وقار کرنا مناسب ہے۔ امور سلطنت کو انجام دیتے وقت ہمارے موافق اور مخالف کونسی باتیں ہیں اوسپر اچھی طرح غور کرنے کے بعد سزا دینا یا عزت وقعت کرنا لازم ہے۔ اسلئے کیا تو اوسیطرح کیا کرتا ہے؟ حکمراں کو کوئی دلی یا جسمانی مرض لاحق ہو تو اوسکو رفع کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ جسمانی مرض ہو تو ادویات اور پرہیز سے دفع کرے۔ اور دلی مرض ہو تو معمروں کے نصایح اور رہنماؤں کے اقوال سے اوسکا انسداد کیا جائے۔ اسلئے اے راجہ کیا تو نے اوسکے بموجب عمل کرنیکا طریقہ جاری رکھا ہے؟ حکیم اپنے فن میں کامل رہے (۱) کس وجہ سے کونسا مرض پیدا ہوتا ہے (۲) اوس مرض کا تخم اندر قایم ہو چکنے کے بعد اوسکے کونسے علامات ظاہر ہوتے ہیں (۳) آئندہ چلکر وہ مرض کونسی شکل اختیار کرتا ہے (۴) کس قسم کے علاج معالجہ سے اوس مرض میں کمی و بیشی ہوتی ہے (۵) اوس مرض کے لئے کس قسم کا علاج بہتر ہو سکتا ہے (۶) کونسے ادویات مفید ثابت ہوتے ہیں (۷) مریض کی خصلت اور عادت کس قسم کی ہے اور (۸) مریض کی خدمت بجالانے کیلئے متعین شدہ لوگ اور دیگر اسباب موافق ہیں یا مخالف۔ ان تمام امور کے نسبت صحت کیساتھ کامل طور سے امتحان کرنیکی حکیم میں لیاقت ہوا کرے۔ اسکے ماسوا مریض کو اچھا کرنیکے حکیم کو ذاتی طور پر فکر و ہمدردی ہو اور ہر طرح مرض کے دفع کرنے کے بارے میں طبیعت میں اُمنگ موجود رہے۔ اسلئے اے راجہ کیا تیرے ملازمین کے گروہ میں جو حکما رہا کرتے ہیں کیا وہ ان تمام امور میں کامل ہیں اور وہ ہمیشہ تیرے صحت کی حفاظت کیا کرتے ہیں؟

اے کل کو مساوی نظر سے دیکھنے والے راجہ۔ مدعی اور مدعا علیہ جو ہمارے روبرو پیش ہوتے ہیں اونکے بیان کو نہایت اطمینان کیساتھ سنکر عدل کے ساتھ اوسکا تصفیہ کرنا فرمانرواکا عین فرض ہے۔ کسی لالچ۔ لاپروائی۔ اور غرور وغیرہ میں مبتلا ہو کر اگر

فرمانروا اوس فرض کے جانب سے بے التفاتی کرے تو وہ بدخصلت سمجھا جائیگا۔ اسلئے اے راجہ کیا تو ان امور میں کسیوقت لاپروائی تو نہیں کرتا؟ اگر حکمراں اپنے فرایض سے بے خبر ہو جائے تو اوس سے عظیم نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر فرمانروا کو یہ خیال پیدا ہو جائے کہ میری حکومت لازوال ہے تو یقین جاننا چاہئے کہ اوسکی تمام شان وشوکت ملیامیٹ ہو چکی۔ اسلئے ہر ایک چھوٹے بڑے امور کو انجام دیتے وقت وہ اپنے عقل سلیم سے کام لے۔ کسی ایک کے مخبر وبیان پر۔ یا صرف چین کے خاطر۔ یا اوسمیں کسی خودغرضی کو مدنظر رکھکر یا حکومت کے زعم میں زیر سایہ رہنے والونکی روزی موقوف کردے یا اونہیں ضرر پہنچائے یا بے توقیر کرے تو نہایت نقصان کے علاوہ گناہ عظیم حاصل ہوگا۔ فرمانروا اسبات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ اسلئے اے راجہ کیا تجھہ سے تو یہ گناہ سرزد نہیں ہوا کرتا۔؟

حکمراں کا فرض ہے کہ وہ ایسا انتظام کرے جس سے سلطنت کے تمام باشندے ہمیشہ خیرخواہ رہیں۔ مدمخالف سے رشوت وغیرہ حاصل کرکے اپنے فرمانروا سے مخالفت کرنیکے آمادہ ہونے والی گروہ گویا حکمراں کے عروج کے لئے خطرناک سمجھی جاتی ہیں۔ اسلئے اس قسم کے محسن کش کیا تیرے سلطنت میں تجھہ سے مخالفت تو نہیں کیا کرتے؟ جس غنیم پر متعدد بار حملہ کرکے اوسکو زیر کرچکے ہوں وہ بھی موقع پاتے ہی اپنا سر اوٹھانیکے لئے مستعد رہتا ہے۔ اسلئے اوس ہزیمت خوردہ دشمن سے بھی ہمیشہ باخبر رہا کریں۔ کون اوس دشمن کو ورغلانا کرتا ہے۔ کون اوسکو فوج وغیرہ سے درپردہ مدد دے رہا ہے یا مشورہ اور فوج ان دونوں سے کون اوسکی مدد کررہا ہے۔ اسباتمیں فرمانروا ہمیشہ نہایت باریک بینی کے ساتھہ خبر رکھا کرے۔ اسلئے اے یودھشٹر تیرے سلطنت میں کیا اس قسم کا بدمزاج دشمن قوت دار تو نہیں بننا چاہتا؟ اے راجہ۔ خاصکر عطیہ اور عزت وقعت کے ذریعہ سے ہموار کرچکے ہوئے باجگذار حکمراں ہمیشہ اپنے شہنشاہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان سے کسیوقت سلطنت کو نقصان نہیں پہونچتا۔ اسلئے

کیا تیرے سلطنت کے باجگذار حکمراں تجھ سے محبت کرنے والے اور تیرے لئے اپنی جاں نثار کرنے کو آمادہ ہیں ؟۔

اے نیک سیرت - تمام علوم میں ماہر پنڈت اور عالم باعمل اُنکے چلن اور قابلیت کے مناسب خدمت عطا کرنے سے وہ ہمارے دلی مقاصد بر لانے کے لئے دعا کرتے ہیں - اور نذر اور چڑھاوا پیش کرنے سے وہ ہم کو نجات کا درجہ حاصل کرا سکتے ہیں - اسلئے کیا تمام شاستروں کے مطابق عالم اور نیک مہاتماؤں کی خدمت بجا لا کر تو اونہیں روزانہ (دکشنا) خیر خیرات دیا کرتا ہے - ؟ اے یودھشٹر - تینوں بید مقدس میں بیان شدہ دہرم آریاؤں کیلئے نہایت اہم اور واجب العمل ہے - جسطرح قدما شاستر کے احکام کے بموجب عمل کیا کرتے تھے اسیطرح موجودہ زمانہ کے آریاوں کو بہی اوسکے بموجب عمل کرنا مناسب ہے - اسلئے کیا تو قدیم بزرگوں کے مانند بید مقدس کے احکام کے بموجب عمل کرنے کے لئے کوشش کرکے اوسکو وسعت دیا کرتا ہے؟ سادہو مہاتما - غربا محتاجین وغیرہ کے روبرو نہایت لذیذ غذائیں پیش کرکے اونکی شکم سیری کرنا حکمراں کے لئے ثواب عظیم ہے - اسلئے اونہیں ایوان شاہی میں بلوا کر اپنے موجودگی میں طرح طرح کے عمدہ لذیذ غذائیں اونکے روبرو پیش کرنیکے علاوہ کیا تو اونہیں دکشنا وغیرہ بہی دیا کرتا ہے ؟ اے راجہ پرمیشور کے جانب دہیان لگا کر بلا کسی غرض کے جگن وغیرہ کرنا راجہ مہاراجہ کا اہم فرض ہے - اسلئے کیا تو اس قسم کے تمام جگن کیا کرتا ہے ؟ بزرگ (گوروجن) مرشد - معمر تجربہ کار - رشی - دیوتا - اور مہاتماوں کو سجدہ کرنا نہایت سودمند ہے اسلئے کیا تو ان تمام باتوں کو بجا لایا کرتا ہے؟ جس سے کمزوروں اور ناتوانوں کو کوفت و رنج اور زور آوروں کو غصہ پیدا ہو اس قسم کا برتاؤ فرمانروا سے نہوا کرے - اسلئے کیا تجھ سے اس قسم کا برتاؤ تو نہیں ہوا کرتا - ؟ علیٰ ہذا (پروہیت) دینی کام ادا کرنے والے - نیک مہاتما فرمانروا کے قریب رہکر اونہیں دعا دیں تو حکمراں کا عروج ہوتا ہے - اسلئے کیا دعا دینے والے نیک مہاتما وغیرہ اوسیطرح دعا دیا کرتے ہیں ؟

اعلیٰ خاندان میں پیدا شدہ کسی نیک خصلت اور شریف النفس بزرگ پر سرقہ وغیرہ ناجائز باتونکا بلا وجہ الزام آئے تو اونہیں بلا تحقیقات کے سزا دینا مناسب نہیں ہے۔ اس قسم کے نیک خصلت اشخاص اونکے دولت و ثروت کو لوٹ کر اور آبروریزی کرکے اونہیں موت کی سزا دینے والے عہدہ دار خودغرض اور لالچی ہوتے ہیں۔ اونکو فی الحقیقت پاگل سمجھا جائے تو بیجا نہوگا۔ اس لئے اس قسم کے ناجائز حرکات تو تیرے سلطنت میں نہیں ہوا کرتے ؟

علیٰ ہذا اگر کسی بدمعاش کو سرقہ وغیرہ خلاف قانون فعل کرتے وقت معہ ثبوت کے گرفتار کریں تو عہدہ داران مقتدر کا رشوت وغیرہ لیکر اوس بدمعاش کو رہا کردینا بھی ناجائز فعل سمجھا جائیگا۔ تیرے سلطنت میں اس قسم کے بھی حرکات نہوا کریں۔ اسلئے کیا تو ان باتوں کی خبرداری رکھا کرتا ہے ؟ سلطنت کیے بہت سے خودغرض بدمعاش لوگ موقع دیکھکر فرمانروا اور وزرا وغیرہ عہدہ دارونکو کیکے نسبت بلا وجہ غیر غلط سمجھا بوجھا کر اوس سے بدگمان کرادیتے ہیں۔ بہت سے غریب اور مالدار لوگ کاروبار اور پیشہ کرکے روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن سلطنت کے چالباز لوگونکو رشک و حسد کے وجہ سے اونکی خوشحالی دیکھی نہیں جاتی اور اونکے بارہمیں مقتدر عہدہ داروں کو باور کرادیتے ہیں کہ جعل۔ فریب چوری وغیرہ ناجائز طریقہ سے اونے اسقدر روپیہ حاصل کیا ہے۔ اسطرح سمجھا بوجھا کر اوس سے دولت لے لینے یا ملازمت سے علٰحدہ کرنے یا معاش ضبط کرنے کے نسبت اون عہدہ دارونکو آمادہ کرادیتے ہیں۔ اے راجہ اگر سلطنت میں اس قسم کی بدانتظامی اور اندھیر مچ جائے تو اوس سلطنت کا کبھی عروج نہوگا۔ لہذا فرمانروا اون ناجائز باتونکا ضرور انسداد کرتے اسلئے اے دھرم راجہ کیا تیرے سلطنت میں اس قسم کے خلاف عدل کام تو نہیں ہوا کرتا ہے؟

اے راجہ **یودھشٹر** (۱) دہریت (۲) جھوٹ (۳) غصہ (۴) غفلت بیخبری (۵) کاہلی (۶) لایق لوگوں سے ملاقات نکرنا (۷) کام میں تساہلی (۸) اعضاء پر قابو نرکھنا (۹) دولت کی طمع (۱۰) بدمعاش اور نالایقوں سے مشورہ کرنا (۱۱) اچھے اور نیک کام

کے نسبت عدم توجہی (۱۲) راز کا فاش کرنا (۱۳) دیوتاؤں کی جاترا اور اوچھاؤ نکرنا (۱۴) تمام جانب کے دشمنوںپر رعب وداب قایم رکھنے کے نسبت مستعد نرہنا۔ یہ فرمانروا کے لئے بہت بڑے عیوب شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے باعث دنیا میں بہتر حالت رکھنے والے اکثر حکمران کی بہی تباہی اور بربادی ہوئے بغیر نرہیگی۔ اسلئے اے راجہ کیا تو ان چودہ عیوب سے مبرا ہے؟ خیر۔ بید مقدس۔ دولت بیوی اور سماعت ان سب کا کیا تجھکو ثمرہ حاصل ہوچکا ہے؟۔

یودہسٹر۔ اے مونی مہاراج۔ بید مقدس۔ دولت۔ بیوی۔ اور سماعت اسکا ثمرہ کسطرح حاصل ہوتا ہے آپ اسکی تشریح فرمائے۔؟

مہاراجہ نارد مونی۔ اے **یودہسٹر** (اگنی ہوتر) آگ کی پرستش بید مقدس کا ثمرہ ہے (دان) خیر خیرات کا دینا اور حظ اوٹہانا یہ دولت کا ثمرہ ہے عیش حاصل کرنا اور لڑکے کا ہونا یہ بیوی کا ثمرہ ہے۔ طبیعت میں نیکی اور بردبار کا ہونا یہ سماعت کا ثمرہ ہے۔

اے **یودہسٹر** تجارت کے ذریعہ منافع حاصل کرنے کے ارادہ سے دور دراز ممالک سے جو تجار آیا کرتے ہیں اونسے محصول وصول کرنے کے غرض سے جو عہدہ دار مقرر کئے جاتے ہیں کیا وہ قواعد کے بموجب محصول وصول کیا کرتے ہیں؟ سلطنت کے دیہات اور شہر میں عزت مرتبہ حاصل کرچکے ہوئے تیرے علاقہ کے عہدہ دار بیوپاری ونکے باتوں کے فریب میں پہنسکر یا اور کسی وجہ سے اونکے پہندے میں گرفتار ہوکر کیا اونسے کسی قسم کا مال تو نہیں خرید کیا کرتے؟ اے راجہ۔ کن کاموں کے بجا لانے سے ہمارا جنم لینا کار آمد ثابت ہوگا اسکے نسبت بڑے بڑے گیانی ماہتما اوسکی اصلیت سے واقف ہیں اور کسطرح دنیا اور آخرت حاصل ہوتی ہے۔ ابارمیں وہ کامل طور پر معلومات حاصل کرچکے ہیں۔ اسلئے اس پایہ کے گیانی ماہتماؤں کے مفید اقوال

اور نصایح کو کیا تو روزانہ سنا کرتا ہے ؟۔ زراعت سے پیدا ہونیوالا اخراجات اور کچا غلہ۔ اور گائے سے حاصل ہونے والے دودھ اور گھی ان تمام میں گھی جو عمدہ شے سمجھی جاتی ہے کیا تو اوسکو نیک خدا رسیدہ بزرگونکو (دان) خیرات میں دیا کرتا ہے ؟ کاریگروں کو اونکی روزی اور دیگر ضروری اشیا جنکی اونہیں روزانہ ضرورت ہوا کرتی ہے اون اشیاء کو جو چار ماہ کے لئے کافی ہونگے اسیطرح وقتاً فوقتاً کیا تو اونہیں دیا کرتا ہے ؟ کوئی شخص اگر کوئی نایاب کام کر دکھائے تو عزت و مرتبہ کیسا تہہ اوسکی حوصلہ افزائی کرکے کیا تو اوسکی قدرو منزلت کیا کرتا ہے ؟۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ وغیرہ کے متعلق جو قواعد ہیں اونمیں جو نہایت کارآمد اور اہم اصول ہوتے ہیں کیا اونسے تو روزانہ واقف ہوا کرتا ہے ؟ باشندگان شہر کے محافظت کے غرض سے وہ دلاور لوگ جو فن حرب کے ماہر ہیں کیا تیرے یہاں اوس فن کے مختلف کاموں کی مشق پوری طرح جاری ہے ؟ آگ۔ سانپ۔ امراض اور بدمعاش لوٹیروں کے تعدی سے تمام سلطنت کی حفاظت کرنیکی کیا تجھ میں قوت موجود ہے ؟ نابینا گونگے۔ لنگڑے۔ لولے۔ وغیرہ اپاہج۔ دیگر جسمانی امراض میں مبتلا شدہ یتیم بے ہمہ اور تارک الدنیا۔ سناسی۔ نیک مہاتماؤں کو کیا تو اپنے بزرگوں کیطرح پرورش کیا کرتا ہے ؟ ضرورت سے زاید نیند۔ کاہلی۔ خوف۔ غصہ۔ نرمی۔ مخالفت ان چھ تباہ کن باتونکو کیا تو ترک کر چکا ہے ؟۔

مہاراجہ **نارد مونی** نے راجہ **یودھشٹر** سے مذکورالصدر سوالات کے پیرایہ میں نصایح بیان کر چکنے کے بعد کہا کہ میں نے مذکورۂ بالا جو نصایح بیان کئے ہیں اونکے موجب جو راجہ مہاراجہ حکمران عمل پیرا ہونگے اونکو تمام دنیوی دولت و ثروت اور نجات کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوگا۔

اوم۔ شانتی۔ شانتی شانتی۔

۱۔ **ویشم پاین** ۔ یہ بیاس جی مہاراج کے نامور شاگرد اور علم تاریخ اور جیوتش وغیرہ میں کامل مہارت رکھتے تہے۔ (ملاحظہ ہو مفصلی واقعات بھارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۵۶۶)

۲۔ **راجہ یودہشٹر** ۔ انکو دہرم راجہ بہی کہتے ہیں۔ یہ قوم کے چہتری تہے۔ پانچوں بہائیوں میں جو پانڈو کے نام مشہور ہیں۔ یہ سب سے بڑے تہے۔ انکی رحمدلی اور عدلگستری مشہور ہے چندربنسی خاندان سے آپکا تعلق تہا۔ پانچہزار سال قبل آپکی حکومت تہی دارالحکومت آپکا شہر دہلی ہے۔ مفصل حالات مہابہارت میں درج ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۳۔ **سری کشن جی مہاراج** ۔ یہ یدو خاندان میں راجہ یدو ولد راجہ یایاتی کے اولادمیں سے تہے۔ آپکے والد کا نام وسودیو تہا۔ سری کشن جی وسودیو کے آٹھویں لڑکے تہے۔ ششوپال وغیرہ بدوں کو قتل اور خدارسیدہ سادہوؤں اور نیکوں کی حفاظت کی غرض سے وشنو جی کے جزو سے پیدا ہوئے تہے۔ منجملہ دس اوتاروں کے آٹہویں اوتار شمار کیئے جاتے ہیں۔ آپکی ہدایات کا مجموعہ بہگوت گیتا کے نام سے مقبول عام ہے اور دنیا کے ہر مہذب زبان میں اوسکا ترجمہ ہوچکا ہے (تفصیلی واقعات کے لئے ملاحظہ ہو بہارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۱۶۰)

۴۔ **دہرم** ۔ یعنے نیک چلنی۔ نیک طریقہ مذہب اور فرض کو بہی کہتے ہیں۔

۵۔ **ارتھ** ۔ یعنے جائز طریقہ سے حسب دلخواہ کسی شئے کا حاصل کرنا۔ دولت کے نام سے بہی اسکو تعبیر کرتے ہیں۔

۶ **کام** - یعنے جائز طریقہ سے حاصل کئے ہوئے اشیاء کا استعمال کرنا۔

۷ **موکش** - یعنے راستی اور دروغ میں غور کرکے خود کو شناخت کرنیکا نام موکش ہے۔

۸ **راج رشی** - جو راجہ (فرمانروا) کو چھتری خاندان میں تولد پاکر دلیر۔ لایق اور نیک خصلت ہوتا ہے اوسکو راج رشی کہتے ہیں۔

۹ **پر برہمہ** - یعنے خالق حقیقی جسکا کسی زمانہ میں عدم نہیں ہوسکتا۔

۱۰ **منوجی مہاراج** - اس نام کے کئے شخص گذرے ہیں۔ اخیر منو کا زمانہ مسیح کے ایک ہزار سال قبل کا ہی ہندوئنکے کل قوانین انہیں کے مرتب کئے ہوئے ہیں اہل ہنود کے مذہبی مقدمات کا فیصلہ انہیں کے قانون سے ہوتا ہے۔ انکی تصنیف کی ہوئی۔ منوسمرتی مشہور ہے۔ خاصکر آئین حکمرانی اور آئین سیاست فرمانرواؤں کے لیئے قابل دید اور لایق غور ہیں۔ (ملاحظہ ہوں تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۰۲)

۱۱ **شکراچارئے** - انکو شکر بھی کہتے ہیں۔ یہ بھرگو منی کے لڑکے اور بالی اور دوسرے تمام دیوتاؤں کے پروہیت (یعنے مذہبی رسومات ادا کرنیوالے) تھے۔ بدرکے نام انکو بہارگو یا بھرگو بھی کہتے ہیں۔ انکے بیوی کا نام شوشوما یا شت پروا تھا۔ شکر کے نام سے ایک سیارہ بھی موجود ہے۔ جسکو زحل کہتے ہیں آپنے ایک دھرم شاستر گرنتھہ بھی تصنیف کی ہے۔ (تفصیلی واقعات کے لیئے ملاحظہ ہو ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۸۰)

۱۲ **برہسپتی** - انگر روشی (کے آٹھ بیٹوں) کا (بہ ہیئت مجموعی) ایک بیٹا تھا۔ دیوتاؤں کا پروہیت ہونیکے علاوہ یہ ان کے حضور میں آدمیوں کے متعلق سعی و سفارش بھی کیا کرتا تھا۔ برہسپتی کی بیوی کا نام تارا تھا۔ اسکے نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ جبکہ چاند اوسکو اٹھالے گیا تو اوسکی مفارقت کی وجہ سے تمام دیوتاؤنمیں

ایک جنگ عظیم واقع ہوگئی تہی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب تارا پہر آموجود ہوگئی اور اوسکے بطن سے ایک لڑکا بہی پیدا ہوا تو سوم (یعنے چاند) اور برہسپت ان دونوں نے دعویٰ کیا۔ بالآخر سوم نے صاف طور پر یہ کہدیا کہ یہ میرا لڑکا ہے۔ اسی وجہ سے اس لڑکے کا نام بودھ رکہا گیا تہا۔ برہسپتی کے نام کا ایک سیارہ بہی موجود ہے۔ جسکو فارسی میں عطارد کہتے ہیں۔ برہسپتی کے معنی قادرالکلام کی ہیں (تفصیلی واقعات کے لیئے ملاحظہ ہو ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۵)

۱۳۔ **راجہ مروت**۔ یہ راجہ منووئی وسوت کے خاندان میں ہوگزرا ہے۔ جو دنیا میں متعدد راجہ مہاراجوں کا چکرورتی شہنشاہ تہا۔ اس نے ایک ایسا بڑا یگیہ کیا تہا کہ تمام دنیا میں اس سے بڑہکر کوئی اگیہ کبہی نہیں ہوا تہا۔ اسمیں کل اوزار اور ہتہیار بجائے لوہے کے سونے کے بنائے گئے تہے۔ اسکے جگن میں تمام دیوتا اونکے کام کو انجام دیتے تہے اس نے اندر کو بہت خوش کیا۔ اور برہمنوں کو بہت سی دولت بہی دی تہی وایو پوران میں لکہا ہوا ہے کہ یہ راجہ مع اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے سورگ میں چلا گیا۔ مگر مارکنڈے پوران میں مذکور ہے کہ جب راجہ اپنا تاج اوتارکر جنگل میں چلا گیا تو وہیں قتل ہوا۔ اسکا تعلق سوریہ بنسی خاندان سے تہا اور اسکے بیٹے دم نے اپنے باپ کا بدلہ لیا تہا۔ (ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۴۹)

۱۴۔ **دریائے سریو**۔ اسکا آغاز کوہ ہمالیہ سے ہے۔ اور چہپرا مقام سے چودہ میل کے فاصلہ پر جانب مشرق گنڈک کی ندی میں جاملتی ہے۔ دریائے سریو کا طول تخمیناً ۶۰۰ میل ہے۔ اجودہیا نگری اسی دریا کے کنارے آباد ہے۔ اس دریا کی عظمت بہ نسبت اور دیگر مقامات کے اجودہیا جی میں زیادہ مانی جاتی ہے (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات بہارت بہرمن جلد دوم صفحہ ۲۵)

۱۵۔ **ساگر راجہ**۔ زمانہ قدیم میں اس نام کا ایک بہت بڑا بہادر حکمران گذرا ہے اسکے ساٹھ ہزار

لڑکے تھے ۔ اشومید ھ جگن کرنیکے غرض سے جس گھوڑے کو اس راجہ نے چھوڑ دیا تھا اسکو راجہ اندر نے فرار کر دیا ۔ اسلیئے اس گھوڑے کی تلاش کے غرض سے اس راجہ کے لڑکوں نے زمین کا بہت بڑا حصہ کھود ڈالا ۔ اور بعدازان اوسمیں پانی جمع ہو جانے کے سبب سے وہ سمندر بنگیا ۔ اور اس زمین کو ساگر راجہ کے لڑکوں کے کھودنے کی وجہ سے وہ ساگر کے نام سے نامزد ہوا ۔ سنسکرت زبان میں ساگر کے معنی سمندر کے ہیں ۔ (ملاحظہ ہو ۔ بھارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۱۳ ۶)

۱۶ **شیوت کیتو** ۔ یہ اودالک رشی کا فرزند تھا ۔ جو خردسالی میں بدخصلت تھا ۔ لیکن آئندہ چلکر اپنے والد کے پند و نصایح کے اثر سے ایک باخدا شخص بنا ۔ اور بزرگی کا درجہ حاصل کیا اسکے تفصیلی واقعات چھاندیوگ اوپ نشدہ میں موجود ہیں (ملاحظہ ہو بھارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۶۰۹)

۱۷ **اُدالک منی** ۔ یہہ یاگنے ولیک رشی کا اوستاد تھا ۔ (ملاحظہ ہو ۔ تفصیلی واقعات بھارت ورشے پراچین اتھاسیک کوش صفحہ ۔ ۸)

۱۸ **کو ویر** ۔ یہ سورگ لوگ کسا لھہ (لوک پال) عہدہ داروں میں کا ایک عہدہ دار اور دیوتا کا خزانہ دار بھی تھا ۔ نیز یکش ۔ راکس ۔ کینر دیدیادھرم ۔ گونیک کا فرمانروا بھی کہلاتا ہے ۔ دولت اور تمول کے تذکرہ میں قارون کیطرح مثالاً اسکا بھی نام لیا جاتا ہے

۱۹ **جمراج** ۔ اسکو یمراج بھی کہتے ہیں ۔ مُردوں کے دیوتا (ملک الموت) کا نام ہے (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۴۰۱)

۲۰ **بھارگو** ۔ انہوں نے بھرگو کے بنس میں جنم لیا تھا ۔ اور انہیں ہی نے پرشرام کا ایشوری اوتار لیا تھا ۔ اسکو بھارگو بھی کہتے ہیں ۔ جن راجاؤں نے کہ ناجایز طریق پر حکمرانی کی تھی اونکو اکیس مرتبہ نیست و نابود کرکے اخیر کشیپ رشی کو تمام دنیا دان دیدی تھی ۔ بھیم اور ارجن کو انہوں نے ہی دھنور وید اور شاستر پڑھایا تھا (ملاحظہ ہو

(پرشرام کے تفصیلی واقعات - ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۸)

۲۱ **سری رامچندر جی** - رگھوبنس میں راجہ دشرتھ کے چار فرزند تھے - اون میں سب سے بڑے بیٹے کا نام رامچندر تھا اوراونکو ایشور اوتار بھی مانتے ہیں - اوریہ بڑے پرتاپی - راست باز اور رعایا پرور گذرے ہیں - رام اوتار کو ایک بہت بڑا زمانہ گزر گیا تاہم اب بھی اکثر اہل ہنود انکی عبادت کرتے ہیں - اونکے تفصیلی واقعات رامائن میں موجود ہیں جو ایک بہت مشہور اور متبرک گرنتھ ہے -

۲۲ **بھاردواج منی** - یہ ایک صاحب ریاضت رشی تھے - جنکو علم جنگ اور فنون سپاہ گری میں کامل دستگاہ حاصل تھی اور دہنور وید - گاندہارو وید - ارتھ شاستر - داویہ کلا - سانکھیک کلا ۳ چھی طرح جانتے تھے اور نیز بہت سے کتابیں ان علوم میں تصنیف کی ہیں - وید مقدس کے گرنتھ سوترا اور ایک ویاکرن اور سوتروں کے بھی مصنف تھے

(ملاحظہ ہو ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۵۷)

۲۳ **گورشیرا** - اس نام کا ایک رشی گذرا ہے -

۲۴ **راجہ اندر** - یہ آسمان - ہوا - بادل - سورگ - (یعنے بہشت) اور اپسرا (پریاں) کا مالک ہے - وید مقدس میں تمام دیوتاؤں پر اسکو بڑی ہی برتری اور بزرگی دیگئی ہے - اور اسکا مرتبہ بہت بڑا مانا گیا ہے (تفصیلی واقعات کے لئے ملاحظہ ہو ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۲۴)

۲۵ **شروتی** - افرینش عالم کے ساتھ وید مقدس رشیون کو (شروتی) الہام کے ذریعہ سے حاصل ہوئے اسلئے اوسکو شروتی بھی کہتے ہیں -

۲۶ **ہون** - اور ہوم ایک ہی لفظ ہے - دیوتاوں کی پرستش کے غرض سے (چرو) لوٹیا میں تیار کئے ہوئے کہانے اور گھی وغیرہ یہ تمام چیزیں بید منتر کو پڑھتے ہوئے اگ میں (ہوم کوندا) ڈالنا - جگن کرنا اسکا نام ہون ہے -

۲۷ **برہمہ جی** (برہمہ دیو) پرمیشور کے قرار دئیے ہوئے خاص تین کاموں کے منجملہ عالم کو پیدا کرنیکا کام انکے تفویض ہے (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات ہند و کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۵۲)

۲۸ **مہندر** - اس نام کا ایک برہم رشی گذرا ہے اور اس نام سے ایک پربت بھی مشہور ہے

۲۹ **انگرامنی** - یہ برہمہ جی کے علم سے پیدا ہوئے تھے - انہیں دارونی انگرا بھی کہتے ہیں انکے آٹھ لڑکے تھے - جنکے منجملہ سومنوا بھی ایک لڑکا تھا (تفصیلی واقعات کے لئے ملاحظہ ہو بھارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۶)

۳۰ **وسومنا** - انہوں نے ایکہتاتیس کے راجہ ہریشو کی رانی (راجہ بیاتی کی راجکاری) مادہوی کے بطن سے جنم لیا تھا - شمالی (کوسل دیس) اودہیا - لکھنو کے علاقہ میں (برہسپتی کے بیان کئے ہوئے راجنیتی) آئین حکمرانی کے مطابق نہایت عمدگی کیساتھ اسنے حکومت کی تھی - وامدیو رشی نے (راجنیتی) آئین حکمرانی اسی سے بیان کئے تھے (ملاحظہ ہو بھارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۲۶ ۵)

۳۱ **کوسل دیش** - یہ (اودہیا) لکھنو علاقہ کا قدیم نام ہے -

۳۲ **یگیہ** - پوربی زبان میں اسکو جگن یا جگیہ کہتے ہیں - اسکے معنی ہیں ویدمقدس کے احکام کے بموجب ہوم کرنا - یگیہ کے جو کئی اقسام ہیں اونکے نام یہ ہیں - راجسو یگیہ واجپیے - اشومیدہ - سوریام گوسو اگنی اشٹوم - اینہیں بہت سے اقسام ہیں -

۳۳ **اگنی ہوتر** - اسکے دو طریقے ہیں ایک شروت - دوسرا سمارتھہ - شروت اگنی ہوتر اوسکو کہتے ہیں (گرہست آشرم یعنے طریقہ دنیاداری) جو شادی اور اولاد ہونیکے بعد حسب قاعدہ (ودیکشا) اختیار کیا جاوے - اسکے بھی دو طریقے ہیں - ایک سرواد ہان اور دوسرا اردہادہان - سروادہان میں پانچ پانچ اگنی ہوتے ہیں اور اونکے پانچ کونڈ بنائے جاتے ہیں - اور اردہادہان میں صرف تین اگنی ہوتے ہیں اور

کونڈ بھی تین ہیں۔

سمارتھ اگنی ہوتر اوسکو کہتے ہیں جب اگنی پر (وہوہا ہوم) یعنے بیاہ کیوقت ہوم ہوا کرتا ہے یہی اگنی ہے جسکو جنوا اسسے اپنے گھر لاکر زندگی تک اوسکی پرستش کیجاتی ہے۔

۳۴ **رشی۔منی** ۔ان دونوں کے یک ہی معنی ہیں۔

۳۵ **رانی۔کونتی** ۔ یہ یادو بنس کے راجہ شو رکی راجکماری ورتہا تہی ۔راجہ کونتی بہوج نے انکو اپنے آغوش میں لیا تہا۔ جسکی وجہ سے یہ کونتی کے نام سے نامزد ہوئیں۔ کرن ان کے ہی بطن سے پیدا ہوئے تہے ۔ راجہ پانڈو کے ساتہ اسکا بیاہ ہوا راجہ یودہشٹر۔ بہیم اور ارجن وغیرہ انہیں کے بطن سے پیدا ہوئے تہے (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات ۔ بہارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۱۴۴)

۳۶ **سمرتی** ۔ الہام کے ذریعہ سے جو بید مقدس کی شرح رشیوں نے کی ہے اوسکو سمرتی کہتے ہیں۔

۳۷ **اوتہتے رشی** ۔ ویوت سوت منونتر میں وروں انگرا رشی کو جو آٹھ بیٹے ہوئے تہے اونمیں کا یہ دوسرا فرزند ہے ۔سورئیے بنسی راجہ ماندا تہا کو اسینے (راجنیتی) آئین حکمرانی سنائے تہے (ملاحظہ ہو بہارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۷۵)

۳۸ **وامدیو رشی** ۔ یہ ایک فلاسفر تہا ۔حمل کے زمانہ میں ہی یعنے ماں کے پیٹ میں اسکو (اتم گیان) خود شناسی کا علم حاصل ہو گیا تہا ۔اوپنشد میں اسکا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو بہارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۵۲۸)

۳۹ **راجہ نہوش** ۔سوم بنسی خاندان میں یہ ایک بہت بڑا نبرد آزما اور نیک خصلت فرمانروا گزرا ہے ۔چند روز تک یہ سورگ لوک کا بہی (راجہ اندر) فرمانروا رہ چکا تہا لیکن نشہ حکومت میں سرشار اور خلاف طریقہ عمل کرنیکے باعث اگست رشی کے بددعا سے اجگر بن گیا جس زمانہ میں پانڈو بن باس میں تہے اوس زمانہ میں

یہ بھیم سین کو نگل گیا تھا۔ لیکن جب دہرم راجہ نے اوسکے سوالات کا تشفی بخش جواب دیا تو اس نے بھیم سین کو رہا کر دیا۔ اور خود بھی بد دعا سے نجات پائی (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات بھارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۳۱۵)

۴۰۔ **پیاتی راجہ** ۔ یہ سوم بنسی نہوش راجہ کا فرزند تھا۔ جو نہایت ہی مخیر ہونیکے علاوہ بہادر بھی) تھا۔ شکراچارے کی لڑکی دیویانی اور ورش پروا کی لڑکی شرمشٹا یہ دونوں اوسکے بیویاں تھیں۔ تاریخ میں یہی ایک چھتری راجہ گذرا ہے جسنے برہمن کی لڑکی سے شادی کی تھی (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات بھارت ورشے پراچین کوش صفحہ ۴۰۰)

۴۱۔ **کالک ورکھشے منی** ۔ یہ ایک بڑا تپسی منی تھا۔ اسنے ایک ایسا پرندہ پالا تھا جو گذشتہ اور مستقبل کے حالات کو جانتا تھا۔ ایک وقت کا ذکر ہے کہ کوسل دیش کے (یعنے اجودھیا۔ لکھنو) راجہ نے کھشم ورشی کے پاس جاکر منی جی سے فرمایش کی کہ "آپ اپنے غیب داں پرندہ سے دریافت کرکے فرمائیے کہ میرے وزراء میرے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرتے ہیں آیا وہ ظاہرداری ہے یا باطن میں بھی اوسکی کچھ اصلیت ہے" منی کے ارشاد پر جب اس پرندہ نے ایک وزیر کے اصلی عیوب صحیح صحیح طور پر بیان کر دئے۔ دوسرے وزرا جب اس کیفیت سے آگاہ ہوئے تو یہ خیال کر شاید آئندہ چلکر وہ ان کے عیوب بھی ظاہر کرے۔ ایک روز شب کے وقت اس پرندہ کی گردن مروڑ دی اور اوسکو مار ڈالا (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات۔ بھارت ورشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۱۳۰)

۴۲۔ **راجہ کھشم ورشی** ۔ (کوسل دیش ایودھیا) شمالی لکھنو کے جانب ایک علاقہ کا فرمانروا تھا۔ یہ ایسے وزراء سے جو نہایت بدخصلت تھے بہت ہی تنگ آ گیا تھا۔ کالک ورکھشی نامی ایک منی نے نہایت حکمت عملی سے اون وزراء کو نصایح سنائے اور راہ راست پر لاکر راجہ کو تکلیف سے نجات دلائی ویدہ وتشی نامی راجہ جنک کی

راجکماری انکی رانی تہی (بہارت ورشیے پراچین اتہاس کوش صفحہ ۷۰)

۴۳۔ **پوریک**۔ اسکے لایف کا پتہ نہیں چلتا۔

۴۴۔ **یوجن**۔ سنسکرت زبان میں یہ ایک طولانی پیمایہ کا نام ہے۔ چار کوس کا ایک دنڈا ہے دو ہزار ونڈ کا ایک یوجن ہوتا ہے۔

۴۵۔ **دریائے گنگا**۔ یہ ایک بہت بڑے دریا کا نام ہے جو کوہ ہمالیہ سے نکلکر گنگوتری۔ ہری دوار الہ آباد و بنارس ہوتی ہوئی کلکتہ کے قریب ہزار وہاروں سے خلیج بنگالہ میں جا ملی ہے۔ اسکو بہاگیرتی اور جاہنوی بہی کہتے ہیں۔ اسکا نام بہاگرتی اس سبب سے ہے کہ جب بہگیرتھ راجہ نے اپنے بزرگوں کے اُدہار ہونیکی غرض سے گنگا کی ادپاسنا کی تہی تو گنگا برہمنی ہوکر سورگ لوک سے مرتیو لوگ میں آئی اور بہگیرتھ راجہ کے بزرگوں کا اُدہار ہوا۔ اسکے پوتیر جل میں نہانے سے ایک قسم کا آنند حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے اکثر ہندو لوگ اسمیں نہانا ثواب سمجھتے ہیں (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات بہارت بہرمن دوسرا کہنڈ صفحہ ۲۶۴ و پانچواں کہنڈ صفحہ ۲۵)

۴۶۔ **نارومنی**۔ یہ گذشتہ جنم میں تپویں کے روشیوں کا کنیزک زادہ تہا۔ روشیوں کی اطاعت بجالانے اور اونکی صحبت میں رہنے کے باعث آئندہ جنم میں برہماجی کے پیشانی سے ظاہر ہوا۔ بہگوت بہگتوں میں اسکا درجہ بڑا شمار کیا جاتا ہے۔ اسنے شادی اور دنیاداری مطلق نہیں کی۔ (ملاحظہ ہو تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۵)

۴۷۔ **پرشارتھ**۔ انسان جس غرض سے پیدا کیا گیا ہے اوس غرض کو حاصل کرنا اور صحیح طور پر انسانی فرایض ادا کرنا اسکا نام پرشارتھ ہے۔
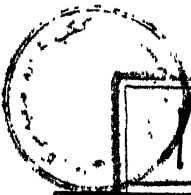
بستان آصفیہ

اہل علم اور شایقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بستان آصفیہ جو ایک مستقل اور مبسوط تاریخ ہے وہ چھپکر تیار ہوگئی ہے اسکے مصنف مؤلف مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب ہیں۔ یہ "بستان آصفیہ" ایک مفید اور کارآمد تاریخ "ملک نظام خلد اللہ ملکہ" کی تصنیف ہے جسمیں کوئی واقعہ چھوٹا یا بڑا قابل الذکر ترک نہیں ہوا ہے۔ اور فن تاریخ میں سینکڑوں ایسے بیش بہا اضافے، اور جدتیں کیگئی ہیں جنکی فی زمانا سخت ضرورت تھی کہ وہ تاریخی پیرایہ میں بیان کئے جائیں۔ چنانچہ ملک ہند کے نامی اخبارات رسالہ جات اور مشہور مشاہیر نے اسکا اقرار کیا ہے کہ "حقیقت میں یہ کتاب اپنی آپ نظیر ہے اور اسکے مؤلف نے فن تاریخ پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور حال کے مورخین کو فن تاریخ میں باعتبار صحت و اضافۂ مضامین کے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے جس سے یہ دشوار گزار اور سخت منزل آسانی کے ساتھ طے ہوسکتی ہے"۔ صرف مشاہیر کی رایوں میں سے شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ خاں بہادر کی رائے یہاں نقل کیجاتی ہے وہ لکھتے ہیں کہ

> اس بستان آصفیہ میں ایسے چمن و گلشن تاریخ کے لگے ہوئے ہیں جنکی بہار سے دلکی کلیاں کھلتی ہیں اس میں عموماً دکن کے سلاطین کے خاندانوں اور خصوصاً خاندان آصفیہ کے اس بسط و تفصیل سے حالات لکھے ہیں۔ کہ اس کے مطالعہ کے بعد پھر کسی اور تاریخ دکن کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مصنف نے معتمد و مستند تواریخ دکن سے سلاطین ماضیہ و حال کے حالات بڑی لیاقت و قابلیت و جانفشانی و عرقریزی سے استنباط کر کے لکھے ہیں۔ غرض وہ حیدرآباد نظام کے کلیات و جزئیات حالات کا آئینہ ہے"

سرکار عالی نے بھی محکمہ جات و دفاتر کے لئے کارآمد و مفید سمجھکر براہ قدردانی اسکی خریداری کا

حکم نافذ فرمایا ہے ۔ اور نیز انعام بھی عطا کیا ہے ۔ ذیل میں بنظر توضیح مزید مضامین کی مختصر فہرست درج کیجاتی ہے ۔ مطول فہرست آدھ آنہ کا ٹکٹ وصول ہونے پر ملسکتی ہے ۔ مختصر و اجمالی

فہرست کتب متعلق ملک دکن و ممالک محروسہ سرکار عالی ۔ فصل ۱ ۔ تجارت و کارخانجات ممالک محروسہ سرکار عالی ۔ فصل ۲ ۔ قدیم و جدید میلے و مراسم و تماشے **باب ۳** فصل ۱ ۔ یتیم خانہ ۔ میموریل فنڈ فصل ۲ ۔ قیام و شکست دفاتر فصل ۳ ۔ مشہور لوگوں کی موت اور مختصر حالات فصل ۴ ۔ مختلف واقعات مشہور فصل ۵ ۔ احکام متفرق ۔ فصل ۶ ۔ قحط ۔ فصل ۷ ۔ رود موسی کی طغیانیاں **ضمیمہ** خاتمہ

بستان آصفیہ ۔ ۱۰۰ صفحوں کی ضخامت پر ۔ درجہ اول کی کل جلدیں دفاتر علاقہ سرکار عالی میں خریدی گئیں ۔ قیمت درجہ دوم فی جلد عہ روپیہ سکہ عثمانیہ ۔

چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر

یہ کتاب اردو زبان کا سرمایۂ ناز ہے ۔ اور علم تاریخ میں اضافہ خاص سے منسوب کیجاتی ہے ۔

قیمت ۱۲ سکہ عثمانیہ

ویدور نیتی

ویدور کے وہ حکیمانہ اقوال اور ناصحانہ مقال جنکا تعلق راجہ دہتراشٹر سے ہے ۔ قیمت ۸ سکہ عثمانیہ

تفریح الحیات

یہ وہ اخلاقی مضامین ہیں جو سر جان لوبک کی کتاب پلیژرز آف لائف سے ماخوذ ہیں اور فن اخلاق میں اعلی درجہ کی شمار کیجاتی ہے ۔

قیمت ۱۲ سکہ عثمانیہ

کل کتابیں ذیل کے پتہ پر نقد قیمت آنے پر بذریعہ وی ۔ پی ۔ روانہ کیجاسکتی ہیں ۔ بیرون بلدہ کیلئے محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

عبد الرحیم مہتمم دفتر تاریخ بستان آصفیہ روبروے مسجد ہومناں حسینی علم حیدرآباد دکن